تصحیح شدہ مع اضافہ

تعمیرِ ادب

5

حضرت علامہ مولانا بدرالدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی
علیہ الرحمۃ والرضوان

مدرسہ قادریہ رضویہ سید العلوم
صفدر
بارہ بنکی

Scanned with CamScanner

۹۲/۸۶

مکاتب اسلامیہ کے نونہالوں کی اردو تعلیم کا سلسلہ

تعمیر ادب

حصہ پنجم

مرتبہ

حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب رضا قادری رضوی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان
سابق صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ بڑھیا ڈاکخانہ کھندسری ضلع بستی۔ یوپی۔ ہند۔

ناشر
مدرسہ قادریہ رضویہ سید العلوم چمن شاہ کھوڑی صفدر گنج ضلع بارہ بنکی یوپی

RS-14/=
ہدیہ ۱۴ روپئے

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	دعا	۳
۲	اللہ تعالیٰ	۷
۳	کروروں درود (نظم)	۱۰
۴	نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۳
۵	دیوار قہقہہ	۱۷
۶	ایک بوڑھا شیر (نظم)	۲۳
۷	اہل سنت وجماعت	۲۴
۸	مطالعہ اور آموختہ	۳۲
۹	حضرت سلطان محمود غزنوی اور بڑھیا (نظم)	۳۶
۱۰	رات اور دن	۳۸
۱۱	نعت شریف (نظم)	۴۴
۱۲	حقوق الٰہی	۴۶
۱۳	حضرت اورنگ زیب غازی علیہ الرحمۃ	۵۳
۱۴	املاء	۶۰
۱۵	نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور	۶۳
۱۶	ایسٹ انڈیا کمپنی	۶۹
۱۷	تذکرۂ میلاد شریف (نظم)	۷۴
۱۸	تلفظ	۷۷
۱۹	قومی مسلمان (۱)	۸۱
۲۰	قومی مسلمان (۲)	۸۸
۲۱	سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۸
۲۲	برٹش گورنمنٹ	۱۰۴
۲۳	سرکار ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۹
۲۴	اردو زبان کی کہانی	۱۱۷
۲۵	حضرت شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲۴
۲۶	حضرت شیر خدا اور آپ کی نسل مقدس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین	۱۲۸
۲۷	سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ	۱۳۷
	ضمیمہ از ۱۴۲ تا ۱۹۸	

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولنا خاتم
النبیین وعلی الہ وصحبہ وازواجہ واصولہ وفروعہ وابنہ
السید الکریم الغوث الاعظم الجیلانی البغدادی اجمعین

دُعاء

یاالٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

Scanned with CamScanner

ر د : واپس۔ کربلائیں رد : بلاؤں کو واپس کر۔ **شہید کربلا** سے مراد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ **سید** : آقا سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد و نسل کو سید کہتے ہیں۔ **سید سجاد** : سے مراد حضرت امام زین العابدین ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجزادے ہیں۔ **باقر علم ھدیٰ** : ہدایت کے علم کے ماہر۔ باقر علم ہدیٰ سے مراد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو حضرت امام زین العابدین کے صاجزادے ہیں۔ **ساجد** سجدہ کرنے والا، نماز پڑھنے والا۔ **صادق** : سے مراد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجزادے ہیں۔ **صدق** : سچائی، کھرا پن۔ **تصدق** : صدقہ، واسطہ۔ **صادق الاسلام** : کھرے اسلام والا۔

کاظم : سے مراد حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجزادے ہیں۔

رضا : سے مراد حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجزادے ہیں۔

شبلی : حضرت شیخ شبلی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں۔

عبد واحد : حضرت شیخ عبد الواحد بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بے ریا :۔ وہ شخص جو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے عبادت کرے۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے نہ کرے۔

قادری :۔ وہ شخص جو سرکار غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں مرید ہو۔

قدرت نما :۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر کرنے والا۔

عبد القادر :۔ سے مراد سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

قدر :۔ عزت۔ بَدْرُ العُلیٰ :۔ بلندی کا چاند۔ پُرنور :۔ نور سے بھرا ہوا۔

شمس دیں :۔ سے مراد حضرت مولانا سید شاہ شمس الدین اچھے میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کا مزار مارہرہ ضلع ایٹہ یوپی میں ہے۔

مقتدیٰ :۔ پیشوا۔ آل رسول سے مراد حضرت مولانا سید آلِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کا مزار مارہرہ شریف میں ہے۔ مولیٰ :۔ آقا۔ احمد رضا سے مراد سرکار اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبد المصطفیٰ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جن کا مزار بریلی شریف یوپی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ بہت مہربان ہے۔ اس کا احسان ساری مخلوق پر ہے لیکن اس پر کسی کا احسان نہیں۔ اس کی شان بہت بڑی ہے۔ اس کی عظمت کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی ذات کی حقیقت کو سمجھنے سے تمام جہان کی عقل عاجز ہے۔ سارے عالم کا وہ تنہا مستقل شہنشاہ ہے۔ دنیا میں اس نے ہزاروں کو بادشاہت عطا فرمائی مگر اس کی شہنشاہی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ جو اس کی بارگاہ میں زاری کرے گڑگڑائے اس کے لیے ستّار و غفّار ہے۔ اور جو اس کے سامنے اکڑے، زور دکھائے اس کے حق میں قہّار و جبّار ہے۔ ہم سب لوگ معدوم اور نیست تھے اس نے ہمیں وجود بخشا۔ اور اگر وہ چاہتا تو ہم سب نیست ہی رہ جاتے لیکن اس نے مہربانی فرمائی اور ہمیں ہست کیا۔ پھر اگر وہ چاہتا تو ہمیں کتے، بندر، گدھے یا بلی کی شکل میں پیدا کرتا لیکن اس کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں انسانی شکل میں پیدا فرمایا۔ پھر اگر وہ چاہتا تو ہم گونگے، بہرے، اندھے بن کر پیدا ہوتے لیکن اس کا یہ کرم ہے کہ اس نے

ہماری زبان کو گویائی، کان کو شنوائی اور آنکھ کو بینائی عطا فرمائی۔ پھر اگر وہ چاہتا تو ہم ہمیشہ اندھیرے ہی میں گھُٹ گھُٹ کر رہتے۔ لیکن اس نے رحم فرمایا اور ہمیں سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی عطا کی۔ پھر اگر وہ چاہتا تو ہم دانہ پانی کے بغیر تڑپا کرتے مگر اس نے فضل فرمایا اور ہمارے کھانے کے لیے طرح طرح کے میوے اور غلّے پیدا فرمائے۔ اور پیاس بجھانے کے لیے آسمان سے پانی برسائے۔ نیز زمین سے چشمے جاری کئے۔ پھر اگر وہ چاہتا تو ہم کافر گھرانے میں پیدا ہوتے اور خود کافر رہتے لیکن یہ اس کی عین رحمت ہے کہ ہم مسلم خاندان میں پیدا ہوئے۔ اور پیارے اسلام کو اپنا دین مانتے ہیں۔

پیارے بچو!

یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسان و کرم، نعمت و رحمت، مہربانی اور بھلائی کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہم مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان کیا ہے؟ لو ہم سے سنو! اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں پیارے نبی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی نصیب فرمائی۔ اور ہمیں سرکار کا نام لیوا بنایا۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی غلامی یہ وہ نعمت ہے جس کے سامنے دنیا بھر کی تمام دولتیں ہیچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا چہیتا بندہ وہی ہے جو پیارے

مصطفیٰ کا غلام ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کو سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی پسند نہیں وہ شیطان کا غلام اور دیو کا بندہ ہے۔

مشق

سَتَّار :- گناہوں کو چھپا دینے والا۔ غَفَّار :- بہت معافی دینے والا۔ شان :- عزت، مرتبہ۔ قہّار :- بہت زور والا۔ جبّار :- بڑا زبردست۔ زاری :- رونا۔ عظمت :- بڑائی۔ مَعْدوم :- جو چیز نہ ہو۔ نیست :- جو نہ ہو۔ وُجُود :- ہونا، ہستی۔ ہَسْت :- جو ہو۔ شکل :- ڈھانچہ۔ گویائی :- بولنے کی طاقت۔ شُنوائی :- سُننے کی طاقت۔ بینائی :- دیکھنے کی قوت۔ ھیچ :- ناچیز، کم تر۔ دیو :- شیطان۔ بندہ :- غلام

سُوالات

۱۔ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان کیا ہے؟

۲۔ "ہماری زبان" اس فقرہ میں مضاف کیا ہے؟

۳۔ "ہم" کا لفظ معرفہ ہے یا نکرہ؟

Scanned with CamScanner

کروڑوں درود

از۔ سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کعبے کے بدرالدُّجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمسُ الضحیٰ تم پہ کروروں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھُپا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروروں درود

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروروں درود

تم ہو جواد و کریم ، تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رسل کے امام
نوشۂ ملکِ خدا تم پہ کروروں درود

شافی و نافی ہو تم، کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

کرکے تمہارے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں درود

مشق

الدُّجیٰ: تاریکیاں۔ بدرُ الدُّجیٰ: تاریکیوں کا چاند۔ شمس: سورج۔ الضُّحیٰ: چاشت کا وقت۔ شمسُ الضُّحیٰ: چاشت کے وقت کا سورج۔ شافِع: گناہوں کی معافی کرانے والا۔ روزِ جزا: قیامت کا دن۔ دافع: ہٹانے والا، دور کرنے والا۔ جُملہ: تمام، سب بَلاء: مصیبت۔ نِہاں: پوشیدہ۔ کفِ پا: پیر کا تلوا۔ نظام: درستگی۔ جَوَاد: سخی، بخشش کرنے والا۔ قاسِم: بانٹنے والا۔ نافی: مصیبت ہٹانے والا۔ کافی: بچانے والا۔ وافی: پورا دینے والا۔ بھرن: بارش۔ نِعَم: نعمت کی جمع۔ رؤف: مہربان۔ نوشہ: بادشاہ۔ شافی: مرض دور کرنے والا۔

سُوالات

۱۔ تیسرے شعر کا مطلب بیان کرو؟

۲۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کا حاکم کس کو بنایا ہے؟

۳۔ "آ" کون فعل ہے اور اس کا مصدر کیا ہے؟

Scanned with CamScanner

نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایک اکیلا ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ ہے۔ باقی عالم کی کوئی بھی چیز ہمیشہ سے نہیں۔ سب بعد میں ہوئی ہے۔ عرش وکرسی، زمین وآسمان، جن وملائکہ، انسان وحیوان، آفتاب وماہتاب، آگ، پانی، مٹی، ہوا، سمندر اور پہاڑ وغیرہ پہلے سے نہیں تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے بعد میں ہوئے ہیں۔

ابھی اللہ تعالیٰ نے عالم بنایا نہیں تھا کہ سب سے پہلے اس نے ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس نور پیدا فرمایا پھر اسی نور سے عرش وکرسی، لوح وقلم، روح اور فرشتے، آسمان اور زمین نیز باقی عالم کی دوسری چیزیں یکے بعد دیگرے پیدا فرمائیں۔ خود سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُّوْرِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ[1] یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ

---

[1] جواہر البحار جلد ثانی صفحہ ۱۹۶ مطبوعہ مصر

نے میرا نور پیدا فرمایا ہے اور میرے ہی نور سے ہر چیز بنائی۔
اور ہاں تم یہ گمان نہ کرنا کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور پاک کو کاٹ کاٹ کر عالم بنایا گیا۔ نہیں بلکہ اس نور پاک کے عکس اور کرن سے اللہ تعالیٰ نے جہان کی ہر چیز پیدا فرمائی ہے۔
اس بات کو یوں سمجھو کہ کسی شخص نے ایک شمع روشن کی جس کے اردگرد ہزاروں چراغ بے روشنی کے پڑے تھے۔ پھر اس نے ان تمام چراغوں کی بتیاں اس شمع سے لگادیں اب سب چراغ روشن ہوگئے اور شمع کی روشنی میں ذرا بھی کمی نہیں آئی تو جس طرح ایک شمع سے ہزاروں چراغ روشن ہوئے یوں ہی اللہ تعالیٰ نے عالم بنانے سے پہلے حضور اقدس سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا پھر اس نور کی شعاع سے عالم کی ہر چیز بنائی۔
پیارے بچو! نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور ہماری دنیا میں اگرچہ تمام انبیائے کرام کے بعد ہوا ہے لیکن اس کا وجود سارے جہان سے پہلے ہے۔ چنانچہ یہی وہ نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے جو اس دنیا میں تشریف لانے سے کروڑوں سال پہلے عالم غیب میں ایک روشن تارے کی شکل میں جگمگاتا رہا۔ حضرت ابوہریرہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں[۱] کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام سرکار مصطفےٰ صلی اللہ

[۱] تفسیر روح البیان سورۂ توبہ ص ۵۴۳

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے سوال فرمایا کہ اے جبرئیل! بتاؤ تمہاری عمر کتنے برس کی ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھے اپنی عمر تو معلوم نہیں، مگر چوتھے حجاب میں ایک تارا تھا جو ستّر ہزار برس کی مدت میں صرف ایک بار چمکا کرتا تھا اس تارے کو میں نے بہتّر ہزار مرتبہ چمکتے دیکھا ہے۔ گویا جبرئیل علیہ السّلام نے جواب دیا کہ یارسول اللہ! میری عمر بہت زیادہ لمبی ہے۔ چنانچہ اس وقت میری عمر پانچ ارب چار کرور سال سے بھی اوپر ہے۔ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وَعِزَّةِ رَبِّی اَنَا ذٰلِكَ الْكَوْكَبُ۔ یعنی اے جبرئیل میرے رب کی عزت کی قسم میں وہی تارا ہوں جسے تم نے عالم غیب میں بہتّر ہزار مرتبہ چمکتے دیکھا ہے۔

مشق

عَالَم:۔ جہان، کائنات، اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز مثلاً زمین، آسمان، عرش، کرسی، حیوان، انسان، جنّات، فرشتے وغیرہ۔

شُعَاع:۔ کرن، عکس، پرتو، جھلک۔ **عَالَمِ غَیب:۔** وہ عالم جو

دنیا والوں کی نگاہوں سے اوجھل ہے۔

یکے بعد دیگرے :۔ ایک کے بعد دوسرا۔

حجاب :۔ پردہ۔

ظہور :۔ ظاہر ہونا، سامنے ہونا۔

سوالات

۱۔ ہر چیز سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس کو پیدا کیا ؟

۲۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کون ہیں ؟ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں وہ کس لیے آتے رہے ۔ ؟

۳۔ چراغ نکرہ ہے یا معرفہ ؟

دیوارِ قہقہہ

برِاعظم یورپ کو تو تم جانتے ہو گے۔ اس کے جنوبی مغربی گوشے پر اندلس[1] نام کا ایک ملک تھا جس کو موسیٰ بن نُصیر اور ان کے غلام جنرل طارق بن زیاد نے اموی بادشاہ ولید بن عبدالملک کے دورِ حکومت میں سنہ ۹۴ھ فتح کیا تھا۔ ولید بادشاہ کی طرف سے موسیٰ بن نُصیر شمالی مغربی افریقہ کے والی تھے۔ جب اندلس فتح ہوا تو اس کے بھی والی موسیٰ بن نُصیر ہی رہے۔ اندلس پر تقریباً آٹھ سو برس تک مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ پھر یہ ملک نصرانیوں کے قبضہ میں پہنچ کر دو حصوں میں بٹ گیا۔ ایک حصہ کا نام اسپین اور دوسرے حصہ کا نام پرتگال ہے۔ یورپ کے موجودہ نقشہ میں جہاں اسپین اور پرتگال دکھایا جاتا ہے وہی پرانے زمانے کا اندلس[2] ہے۔

---

[1] الف پر زبر، نون ساکن، دال پر زبر، لام پر پیش (المنجد الاعلام الشرق والغرب ص ۲۹)

[2] تاریخ اندلس حصہ اول ص ۱۲ معارف پریس اعظم گڈھ

کہا جاتا ہے[1] کہ اندلس کے مغربی میدانوں میں بحرِ ظلمات کے قریب جناتوں نے حضرت سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تانبے کا ایک شہر بنایا تھا جس کو عربی زبان میں مدینۃ النحاس اور عام بول چال میں دیوارِ قہقہہ کہتے ہیں۔ جناتوں کا بنایا ہوا یہ شہر بڑا عجیب و غریب ہے۔ اس کی فصیل یعنی شہر پناہ تانبے کی ایک بہت چوڑی بلند دیوار ہے۔ جو شہر کو چاروں طرف سے گھیرے ہے۔

جب اس انوکھے شہر کی خبر ولید بادشاہ تک پہنچی تو اس نے اپنے مغربی عامل موسیٰ بن نُصَیر[2] کو لکھا کہ تم دیوارِ قہقہہ کے بارے میں حالات معلوم کر کے میرے پاس بھیجو۔ شاہی فرمان پہنچنے پر امیر موسیٰ نے بڑے بڑے عالم فاضل حضرات کو جمع کیا۔ جو قدیم زبانوں اور تحریروں کے ماہر تھے اور پھر ایک لشکر تیار کیا اور سب کو ساتھ لے کر مدینۃ النحاس کی طرف کوچ کر دیا۔

دشوار گزار جنگلوں، پہاڑوں کو طے کرتے ہوئے چالیسویں دن امیر موسیٰ ایک وسیع میدان میں پہونچے۔ جہاں بہت سے چشمے،

---

[1] قدیم درسی کتاب آئینۂ ادب صفحہ ۱۲۴ تا صفحہ ۱۲۹ سے ماخوذ

[2] نون پر پیش، صاد پر زبر د المنجد الاعلام الشرق والغرب صفحہ ۵۲

لہلہاتے سبزہ زار اور رنگ برنگ کے بوٹے تھے۔ اور جہاں سے مدینۃ النحاس کا قلعہ نظر آرہا تھا انھوں نے اسی میدان میں فوج کو پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ سپاہیوں نے حکم کی تعمیل کی۔ اور ہر طرف کیمپ اور خیمے تان دیئے۔

جب سفر کی تکان دور ہوگئی تو امیر موسیٰ نے اپنی فوج میں سے ایک ہزار جانباز سپاہی منتخب کر کے ان پر ایک افسر مقرر کیا اور اس کو حکم دیا کہ اپنے ساتھ ان سپاہیوں کو لے کر مدینۃ النحاس کے قریب جاؤ اور اس کی شہر پناہ کے کنارے کنارے چاروں طرف گھوم کر دیکھو کہ شہر پناہ کے اندر جانے کے لیے دروازہ کہاں ہے؟

وہ افسر ایک ہزار کا دستہ لے کر شہر پناہ کے قریب پہنچا اور اس کے کنارے کنارے گھوم کر چھ دن میں چکّر پورا کیا لیکن اسے کہیں دروازہ دکھائی نہ پڑا۔ ساتویں دن وہ امیر موسیٰ کی خدمت میں واپس آیا اور بتایا کہ میں نے شہر پناہ کے چاروں طرف کا مکمل چکّر لگایا ہے مگر دروازہ کا کہیں پتہ نشان نہیں ملا۔

اب امیر موسیٰ نے اپنے ہمراہیوں سے پوچھا کہ ایسے عجیب شہر کے اندرونی حالات معلوم کرنے کے لیے کیا سبیل کرنا چاہیئے۔ مہندسوں نے عرض کی کہ شہر پناہ کی دیوار کاٹ کر راستہ نکالنا تو بہت دشوار ہے۔

ہاں اگر حکم ہو تو ہم لوگ سرنگ لگا کر زمین کے اندر ہی اندر شہر میں داخل ہونے کا راستہ بنائیں۔ امیر موسیٰ نے یہ تجویز منظور کی۔ چنانچہ سُرنگ کھودی گئی لیکن مقصد حاصل نہ ہوا کیوں کہ سرنگ کھودتے کھودتے پانی نکل آیا اور دیوار کی بنیاد ختم ہوتی نظر نہ آئی۔ پھر آپس میں یہ صلاح ٹھہری کہ سیڑھی کے ذریعہ دیوار پر چڑھ کر شہر کے اندرونی حالات معلوم کیئے جائیں۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق ایک بہت ہی اونچی سیڑھی تیار کر کے دیوار سے لگادی گئی موسیٰ بن نُصیر نے اعلان کیا کہ جو شخص اس سیڑھی کے ذریعہ دیوار پر چڑھ جائے اور خدانخواستہ ہلاک ہوجائے تو سرکاری خزانہ سے اس کے اہل وعیال کو خوں بہا ادا کیا جائے گا۔ اعلان سُن کر ایک فوجی جوان ہمت کر کے چڑھا اور دیوار کے اوپر پہونچ گیا۔ لیکن جب اس نے شہر کی طرف نگاہ کی تو دیکھتے ہی زور سے قہقہہ لگایا اور شہر کے اندر جاکودا۔ تین دن اور تین رات شہر کی طرف سے ایسی ہیبت ناک اور بھیانک آوازیں آتی رہیں جنہیں سُن کر خوف کے مارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے۔ لوگوں نے اس فوجی جوان کا نام لے کر بار بار پکارا لیکن شہر کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

دوسری دفعہ موسیٰ بن نُصیر نے پھر اعلان کیا کہ اب جو شخص دیوار پر چڑھے گا اس کی دیت ایک ہزار دینار رہے گی۔ یہ اعلان

سُن کر جب ایک شیر دل تیار ہوا تو امیر موسیٰ نے اس سے عہد و پیمان لیا۔ کہ دیکھو پہلے آدمی کی طرح نہ کرنا بلکہ جو کچھ تمہیں شہر میں نظر آئے فوراً ہم لوگوں کو بتا دینا۔ اس نے پکّا اقرار کیا ۔ اور اطمینان دلایا۔ پھر جب وہ دیوار پر چڑھ گیا اور اسے شہر نظر آیا تو قہقہہ لگانا شروع کیا ادھر لشکر والے چیخ چیخ کر اُسے آواز دینے لگے لیکن اس نے ایک نہ سنی۔ قہقہہ لگاتے اور تالیاں بجاتے وہ شہر کے اندر کود پڑا۔ اب کی مرتبہ پہلے سے بھی بڑھ کر مہیب صدائیں آتی رہیں۔

تیسری دفعہ امیر موسیٰ نے دیوار پر چڑھنے کے لئے دو ہزار دینار کی دیت متعین کی۔ ایک شیر مرد نکلا۔ اس نے کہا میں چڑھتا ہوں لیکن میری کمر میں ایک بہت مضبوط رسّا باندھ دیا جائے تاکہ جب میں شہر کے اندر کودنے کی تیاری کروں تو نیچے سے رسّے کو کھینچ لیا جائے شاید اس صورت میں کامیابی حاصل ہو۔ پھر جب وہ شیر مرد دیوار کے اوپر پہنچا اور اسے شہر نظر آیا تو قہقہہ لگاتے ہوئے اس نے بھی شہر کی طرف کودنے کا ارادہ کیا۔ ادھر لشکر والوں نے رسّا کھینچنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر تک بڑی کشمکش رہی وہ شہر کی طرف کھینچتا رہا اور لشکر والے اپنی طرف کھینچتے رہے۔ اس کھینچا تانی میں اس کا آدھا جسم شہر کے اندر جا گرا اور باقی جسم لشکر والوں کی طرف آگیا۔ یہ آخری کوشش تھی جو امیر موسیٰ نے حالات معلوم کرنے کے لیے انجام

انجام دی۔ پھر ناچار ہو کر لشکر کو واپس لوٹنے کا حکم دیا۔ اور دیوارِ قہقہہ کا حال دنیا والوں کے لیے سربستہ راز ہی رہ گیا۔

مشق

سُرنگ :۔ وہ راستہ جو زمین کے اندر سوراخ کر کے بنایا جائے۔ خوں بہا :۔ جان کے بدلہ کی رقم۔ شہر پناہ :۔ وہ دیوار جو کسی شہر کو ہر طرف سے گھیرے ہو۔ قہقہہ :۔ زور کی ہنسی۔ عہد و پیمان :۔ قول و قرار۔ مہیب :۔ ڈراونی ڈرانا۔ صدا :۔ آواز۔ خدانخواستہ :۔ خدا نہ چاہے۔ مہندس انجینئر۔ دینار :۔ اشرفی۔ متعین کی :۔ ٹھہرائی۔ دِیَت :۔ جان کے بدلہ کی رقم۔ راز :۔ بھید۔ سربستہ :۔ چھپا ہوا۔ بحرِ ظلمات :۔ بحرِ اوقیانوس۔ ناچار :۔ مجبور۔ ہیبت ناک :۔ ڈراونی۔ نصرانی :۔ وہ شخص جو اپنے کو عیسائی کہلاتا ہے۔

سُوالات

۱۔ اندلس کا ملک کہاں واقع تھا اور وہ کب فتح ہوا ؟

۲۔ موسیٰ بن نُصیر کون تھے ؟

۳۔ تیسرا آدمی جب دیوار کی بلندی پر پہنچا تو اس کا انجام کیا ہوا ؟

ایک بوڑھا شیر

کہتے ہیں اک شیر جب بوڑھا ہوا — دوڑنے اور بھاگنے سے رہ گیا
ناخن و پنجہ کی طاقت کم ہوئی — دانت ٹوٹے پشت اس کی خم ہوئی
بھوک سے لاچار ہو مرنے لگا — فکر کرکے دل میں یہ حیلہ کیا
بن گیا بیمار اور جو جانور — پوچھنے آتا نہ آتا پھر نظر
لومڑی آئی عیادت کے لیے — غار کے در پر لگی یہ پوچھنے!
ہے طبیعت آپ کی کیسی حضور! — چشم بد رکھے خدا حضرت سے دور
شیر بولا عمر تیری ہو فزوں — بچی تو اندر نہیں آتی ہے کیوں
لومڑی نے یہ کہا اے ظلِ رب — عرض کر دیتی ہوں اس کا بھی سبب
کہہ رہے ہیں برملا یہ نقش پا — ہیں جو ظاہر غار کے در پر شہا
سینکڑوں اندر گئے ہیں بالیقیں — باہر آنے کا نشاں اک بھی نہیں!

کام سے پہلے ہے لازم سوچنا
یہ کہ ہے اس کام کا انجام کیا

Scanned with CamScanner

مشق

پُشت :- پیٹھ۔ خم :- ٹیڑھی۔ فکر :- سوچ۔ عیادت :- بیماری کا حال پوچھنا، بیمار پرسی۔ در :- دروازہ۔ چشم بد :- (مرکب وصفی) بُری نگاہ نزول :- زیادہ۔ ظل رب :- اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ۔ (یہ لفظ بادشاہ کے لیے بولتے ہیں) نقش :- چھاپ، نشان۔ پا :- پیر۔ نقشِ پا (مرکب اضافی) پیر کا نشان۔ شہا :- اے بادشاہ۔ اس لفظ کے آخر میں الف ندائیہ ہے۔ حیلہ :- تدبیر۔ برملا :- اعلانیہ، کھلے طور پر۔

اہلِ سُنّت وجماعت

آج سے تقریبًا تیرہ سو برس پہلے کی بات ہے کہ ایک دن حضور پُر نور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرات صحابۂ کرام کے بھرے مجمع میں بیان فرمایا[۱] کہ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً

۱؎ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰

وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً ط یعنی بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت کے لوگ تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ان میں ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب فرقے ناری اور دوزخی ہوں گے۔ سرکار کا یہ ارشاد سن کر صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! اس فرقہ کی پہچان کیا ہوگی۔ سرکار نے جواب دیا مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔ جس عقیدہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں اسی عقیدہ پر وہ فرقہ رہے گا

سرکار کی اس حدیث پاک سے چار باتیں کھلے طور پر ثابت ہوئیں۔

ایک تو یہ کہ مسلمان کہلانے والوں میں کئی گروہ، بہت سے جتھے اور فرقے ہوں گے۔ دوسری بات یہ کہ مسلمانوں کا صرف ایک ہی فرقہ حق پر ہوگا۔ باقی تمام فرقے گمراہ اور دوزخی ہوں گے۔ تیسری بات یہ کہ جو فرقہ حق پر ہوگا اس کے عقیدے سنت مصطفےٰ اور جماعت صحابہ کے مطابق ہوں گے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) چوتھی بات یہ کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ حقانیت کی کسوٹی ہیں کہ جو ان کی راہ پر لگ جائے وہ حق پر ہے اور جو ان کی راہ چھوڑ دے وہ گمراہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے پیارے نبی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا۔ یہ قرآن شریف وہ کتاب ہے جس میں سرکار کے لیے زمین وآسمان کی ہر ہر چیز، ہر ہر ذرہ، ہر ہر قطرہ، ہر پتا، ہر تنکا،

ہر شوشہ، ہر گوشہ کا روشن اور کھلا بیان ہے۔ جو کچھ عالم میں ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوتا رہے گا وہ سب باتیں قرآن مجید کی بدولت ہمارے سرکار کی نگاہ کے سامنے تھیں۔ سرکار خوب جانتے تھے کہ میری امت کے لوگ آگے چل کر ایک راہ پر نہ جائیں گے بلکہ کئی راہ پر جائیں گے اور اس طرح ان کے کئی جتھے بن جائیں گے جن میں صرف ایک جتھہ حق پر ہوگا اور باقی تمام جتھے گمراہ ناری اور دوزخی ہوں گے۔ پھر سرکار نے یہ باتیں صحابہ کو بتا دیں تاکہ صحابہ خود چوکنے رہیں اور بعد میں پیدا ہونے والے مسلمانوں کو چوکنا رکھیں۔

پیارے بچو! سرکار جیسا بتا کر دنیا سے تشریف لے گئے بعد میں ویسا ہی معاملہ پیش آیا۔ چنانچہ خود سرکار کے زمانے کے آخری حصہ میں گمراہ فرقوں کی ابتداء ہو گئی تھی۔ لیکن صحابہ کی حقانیت اور ان کی تلواروں کی جھنکار نے ان فرقوں کو پنپنے نہ دیا۔ پھر جب صحابہ کا دور ختم ہو گیا تو پرانے فرقوں کے بچے کھچے لوگ دوبارہ ابھرے اور ان کے ساتھ کئی ایک نئے نئے فرقے بھی پیدا ہوتے گئے یہاں تک کہ بہتر ناری فرقوں کی گنتی پوری ہو کر رہی جب بعض چالاک گمراہوں نے اپنے فرقوں کا اچھا اچھا نام رکھ کر اپنی جماعت کو مشہور کیا۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو بہکا کر اپنے اپنے جتھوں میں داخل کرنے لگے تو صحابہ کی لکیر پر چلنے والوں مسلمانوں کو ضرورت پڑی کہ ہمارے فرقہ کا بھی کوئی امتیازی نام ہونا چاہیئے۔ چنانچہ

انہوں نے اپنا نام "اہل سنت و جماعت" قرار دیا۔ اور دوسرا ہلکا پھلکا مختصر سا نام سُنی رکھا۔ اہل سُنت و جماعت کے معنیٰ ہیں سنت مصطفےٰ اور جماعت صحابہ کو ماننے والے لوگ۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم) دیکھو جب صحابہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اہل حق فرقہ کی پہچان دریافت کی تھی تو اس وقت حضور نے جواب میں مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سنت رسول اللہ اور جماعت صحابہ کو ماننے والا فرقہ ہی اہل حق ہے۔ حضور کے اسی جواب کو سامنے رکھ کر اہل حق مسلمانوں نے اپنا امتیازی نام اہل سنت و جماعت تجویز کیا۔ اور اسی نام سے آج تک پوری دنیا میں مشہور ہیں۔

اہلسُنّت مسلمانوں میں بڑے بڑے مشہور امام، محدث، اولیاء، غوث، قطب، علماء، بادشاہ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے صحابۂ کرام کی راہ پر چل کر دین اسلام کی خوب تبلیغ و اشاعت کی ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حضرات صحابہ کے بعد پوری دُنیا کے سُنّی مسلمانوں کے پیشوا گزرے ہیں۔

حضور پر نور سید امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور پر نور سیدا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور پر نور سید امام موسیٰ کاظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور پر نور سید امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ خاندان اہلبیت کے شاہزادوں نے صحابۂ کرام کی راہ پر چلتے ہوئے اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اپنی روحانی تعلیمات سے لاکھوں سُنّی مسلمانوں کے دل روشن کئے۔

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری، حضرت امام مسلم بن حجاج نیشاپوری، حضرت ابو داؤد سجستانی، حضرت امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، حضرت امام قاضی عیاض اندلسی، حضرت امام بن ہمام، حضرت امام غزالی، حضرت امام جلال الدین سیوطی وغیرہ محدثین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنے اپنے وقتوں میں صحابہ کے نشانِ قدم پر رہتے ہوئے اسلامی تعلیمات پھیلائی اور سُنّی مسلمانوں کی رہنمائی کا حق ادا کیا ہے۔

حضور پر نور سرکار غوث اعظم سید عبد القادر محی الدین جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام العارفین شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خواجۂ خواجگان بہاء الدین نقشبندی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اولیائے عظام نے حضرات صحابۂ کرام کی پیروی کرتے ہوئے مذہب اہلسنت کا جھنڈا خوب لہرایا اور ہزاروں مسلمانوں کی اصلاح اور تربیت کرکے اِن کو ولی اور متقی بنایا ہے۔

حضرت سیدنا سالار مسعود غازی سرکار بہرائچ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حضرت خواجہ معین الدین غریب نواز سرکار اجمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الاولیا، سرکار دہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سرکار کچھوچھہ فیض آباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ حضرات سُنّی مسلمانوں کے وہ پیشوا ہیں جنہوں نے ہمیشہ کے لیے ہندوستان میں اسلام کا جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ بادشاہوں میں حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز اموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت غازی سلطان نور الدین زنگی علیہ الرحمۃ، حضرت غازی سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ، حضرت غازی سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ، حضرت غازی سلطان اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہِ ہند علیہ الرحمۃ یہ وہ سُنّی حکمراں ہیں جنہوں نے اپنے زمانے میں اسلام کی جڑوں کو مضبوط کیا۔ اور دین کا جھنڈا بلند کیا۔

ہندوستان کے علما، میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، حضرت میر سید مولانا عبد الواحد بلگرامی، حضرت شیخ مجدد احمد فاروقی سرہندی، حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، حضرت مولانا شاہ فضلِ رسول عثمانی بدایونی، حضرت مولانا عبد العلی فرنگی محل لکھنؤ، حضرت مولانا شاہ فضل حق خیر آبادی، حضرت مولانا شاہ سید ابو الحسین احمد نوری برکاتی مارہروی، اعلیٰ حضرت مجدد ملت شاہ احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ یہ سُنیوں کے وہ پیشوا ہیں جنہوں نے ایک طرف دین و مذہب کی حفاظت کا حق ادا کیا اور

دوسری طرف عقائد اہلسنت کے دشمن فرقوں کی دھجیاں اُڑا کر رکھ دیں۔

ہمارے زمانے میں چوں کہ بعض بے دین مولوی اور پیر بھی اپنے کو سُنی کہلواتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر کے اپنی ٹولی میں شامل کرتے ہیں اس لیے موجودہ دور میں صحیح عقیدہ والے عالم مولوی اور پیر کی پہچان یہ ہے کہ وہ سرکار اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا پیشوا تسلیم کرتا ہو اور آپ نے قرآن و حدیث کی جو تعلیمات اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں انہیں حق مانتا ہو۔

مشق

امتیازی نام :۔ خاص نام۔ خُلاصَہ :۔ لبِّ لباب، نچوڑ۔ مُحدِّث :۔ حدیث جاننے اور سمجھنے والا۔ امام :۔ پیشوا۔ تربیت :۔ عمدہ طور اور طریقہ سکھانا۔ اصلاح :۔ سدھار۔ ملت :۔ دین۔ مُجَدِّد :۔ مٹی ہوئی سُنتوں کو زندہ کرنے والا۔ مجدّدِ ملت :۔ (مرکب اضافی) دین کو تازہ کرنے والا۔ اشاعت :۔ پھیلانا۔ تبلیغ :۔ پہنچانا۔ غوث :۔ اولیا کا سردار۔ قطب :۔ اونچے درجے کا ولی۔ متقی :۔ پرہیزگار۔ روحانی تعلیمات :۔ ایسی باتوں کو سکھانا جس سے انسانی روح چمک اٹھے۔ خواجہ :۔ سردار۔ خواجگان :۔ جمع ہے۔ نار :۔ آگ

اس سے مراد جہنم ہے۔ ناری : دوزخی، جہنمی۔ تجویز کیا : ٹھہرایا۔ فرقہ : جتھہ، جماعت۔

سوالات

(۱) سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کے بھرے مجمع میں کیا بیان فرمایا؟

(۲) اسلام کی خدمت کرنے والے بادشاہوں کے نام بتاؤ؟

(۳) ہمارے زمانے میں صحیح العقیدہ عالم کی پہچان کیا ہے؟

Scanned with CamScanner

مُطالعہ اور آموختہ

ایک طالب علم کے لیے جس طرح کتاب کا آموختہ یاد کرنا اس کو دہرانا ضروری ہے یوں ہی نئے سبق کا مطالعہ کرنا بھی اس پر لازم ہے۔ استاد سے پڑھے ہوئے سبق کو آموختہ کہتے ہیں۔ اور جو سبق کل استاد سے پڑھنا ہے اسے آج دیکھنا اور خود سے پڑھنے نیز سمجھنے کی کوشش کرنا مطالعہ کہلاتا ہے۔

پیارے بچّو! مطالعہ کی عادت سے تمہارے ذہن میں کتاب سمجھنے کی قوت پیدا ہوگی۔ مطالعہ کیا ہوا سبق جب تم اپنے استاد سے پڑھو گے تو وہ تمہیں آسان معلوم ہوگا۔ استاد جو کچھ مطلب بیان کرے گا وہ تمہارے دل میں بیٹھے گا۔ اور اگر بے مطالعہ کے سبق پڑھتے رہو گے تو استاد کی بتائی ہوئی بہت سی باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آئیں گی اور تمہارا حال ان اپاہج بچّوں کے جیسا رہے گا جو خود پاؤں پاؤں چلنا نہیں سیکھتے بلکہ دوسروں کی گود میں لدے پھرتے ہیں۔

تمہیں استاد کی تعلیم سے اب جتنا علم حاصل ہو چکا ہے اس سے کام لو

اس طرح کہ اپنے آئندہ سبق کا مطالعہ کرتے رہو۔ یعنی ہر نئے سبق کو بغیر دوسرے کی مدد کے اپنے آپ پڑھنے کی کوشش کرو۔ ایسا کرنے سے تمہاری طاقت بڑھتی جائے گی۔ ہوسکتا ہے شروع شروع میں مطالعہ کا کام تمہیں دشوار لگتا ہو لیکن گھبرا کر ہمت نہ ہارنا بلکہ کوشش کرتے رہنا۔ چند دن میں تم دیکھوگے کہ کامیابی کا راستہ تمہارے سامنے ہے۔

ابتدا میں مطالعہ کرنے والوں کی کیفیت ان ننھے بچوں کی سی ہوتی ہے جو پہلے گھٹنوں کے بل چلتے ہیں پھر کھڑا ہونا سیکھتے ہیں تو گر پڑتے ہیں لیکن وہ ہمت نہیں ہارتے۔ اپنی مشق برابر جاری رکھتے ہیں۔ آخر کار رفتہ رفتہ وہی بچے ایسے مضبوط اور چست بن جاتے ہیں کہ اپنی دوڑ دھوپ کے سامنے اونچے ٹیلوں اور گہری خندقوں کی بھی پروا نہیں کرتے۔ یونہی جو طالب علم محنت کرتے کرتے مطالعہ کی استعداد پیدا کرلے گا تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کے مشکل مضمون کو حل کرکے چھوڑے گا۔

مطالعہ کے یہ معنیٰ نہیں کہ ایک دو بار آئندہ سبق کو سرسری طور پر دیکھ بھال لیا جو سمجھ میں آیا وہ آیا باقی کو اس بھروسے سے چھوڑ دیا کہ استاد سے یا کسی ہوشیار ہم سبق سے دریافت کریں گے ایسا مطالعہ بالکل بیکار ہے۔ اس سے تمہاری استعداد میں کچھ ترقی نہ ہوگی۔ اگر تمہارے منہ میں دانت ہیں تو دوسروں کے چبائے ہوئے لقموں کا انتظار نہ کرو بلکہ خود چباؤ اور کھاؤ

مطالعہ کا کارآمد طریقہ یہ ہے کہ سبق کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک فقرے پر دل لگا کر غور کرو پھر ان کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرو۔ حتی الامکان کوئی بات بغیر سمجھے نہ چھوڑو۔ جب تم اس انداز سے مطالعہ کروگے تو بعض باتیں ایسی پاؤگے جو پہلے سے تمہارے ذہن میں موجود تھیں ان پر غور کرنے سے تمہاری یادداشت تازہ اور پختہ ہو جائے گی۔ بعض باتیں تمہاری نظر سے ایسی گزریں گی جو تمہاری جانی ہوئی باتوں سے ملتی جلتی ہیں۔ ان کو تم تھوڑے تامل اور فکر سے سمجھ سکوگے اور بعض باتیں ایسی بھی پیش آئیں گی جو بالکل نئی ہیں مگر جب اچھی طرح غور کروگے تو وہ بھی تمہاری سمجھ میں آجائیں گی۔ اس وقت تم کو ایسی خوشی حاصل ہوگی گویا تم نے ایک نیا ملک فتح کیا۔ اس کامیابی کے بعد تم کو خود حوصلہ ہوگا کہ آؤ آگے بڑھ کر فتح کا دوسرا جھنڈا بلند کریں۔ ایسے مطالعہ کے بعد جب تم سبق پڑھوگے تو جو کچھ اپنے استاد کی زبان سے سنوگے اس کا سمجھنا اور یاد رکھنا تمہیں آسان ہو جائے گا۔

جس طرح کتاب کا مطالعہ طالب علم کو ترقی کے زینے پر چڑھاتا اور اس کی ذہنی قوت کو بڑھاتا ہے اسی طرح آموختہ پر نظر کرنا بھی کامیابی کا بڑا گُر ہے۔ جن باتوں کو تم نے آج اس قدر محنت اور مشقت سے سیکھا ہے اگر بے پروائی سے ان کو بھلا دیا تو افسوس کی بات ہے کیوں کہ تمہاری ساری محنت رائیگاں گئی۔ خبردار! تیلی کے بیل کی طرح نہ بنو۔ جس نے تمام دن

سفر کیا اور پھر وہیں کا وہیں رہا۔ تمہیں چاہیے کہ جو کچھ محنت سے حاصل کرتے ہو اس کی خوب حفاظت کرو۔ آج جو سبق پڑھ چکے ہو کل اس کو پھر دیکھو۔ اس طرح ایک ہفتہ کی خواندگی دوسرے ہفتہ میں اور ایک مہینہ کی دوسرے مہینہ میں دُہراتے رہو۔ جو طالب علم اپنے کام میں اس طرح لگا رہے گا اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ اس کے علمی خزانہ میں ایک کوڑی کا گھاٹا نہ آنے پائے گا۔ بلکہ دن دونا رات چوگنا اس کا علم بڑھتا جائے گا۔

مشق

ھم :۔ (فارسی لفظ) ساتھی۔ یہ لفظ ہمیشہ کسی دوسرے لفظ کے شروع میں رہتا ہے جیسے ہمدرد، دکھ کا ساتھی۔ ہم عقیدہ، عقیدہ کا ساتھی۔ ہمراہ، راستے کا ساتھی۔ ہم سبق، سبق کا ساتھی۔ **استعداد** :۔ قابلیت۔ لیاقت۔ **حوصلہ** :۔ ہمت۔ دلیری۔ **سرسری** :۔ معمولی۔ **خواندگی** :۔ پڑھائی۔ **تامُّل** :۔ غور، فکر، سوچ۔ **زینہ** :۔ سیڑھی۔ **فقرہ** :۔ جملہ کا ٹکڑا۔ **یادداشت** :۔ یاد رکھنے کا نشان، یاد رکھنے کی چیز۔

سلطان محمود غزنوی اور بڑھیا

شاہوں میں یادگار ہے محمود غزنوی
اللہ رے وہ زور وہ بل وہ سپہ گری
تھا اس کے ڈر سے رعشہ براندام ایشیا
حاصل تھی کس کو ایشیا میں ایسی سَروری
کہتے ہیں اس کے دور میں کہ قافلہ لٹا
کچھ لوگ قتل بھی ہوئے، تھے جو سب جری
اس کارواں میں ایک جواں بھی ہوا شہید
اک بوڑھی ماں کی لُٹ گئی کھیتی ہری بھری
محمود کے حضور میں آئی وہ غم نصیب
اور بولی تیرے ملک میں ہے کیسی ابتری
محفوظ جب نہیں ہے رعایا کا جان و مال
کس روز کام آئے گی تیری دلاوری
محمود نے کہا، ہے وہ خطہ یہاں سے دور
کیوں کر ہو اتنی دور بھلا عدل گُستری
بولی بہت ادب سے یہ سُن کر وہ پیرزن
اک عرض میں کروں گی جو ہو جائے جاں بری
قبضہ ہی تو نے دور کے ملکوں پہ کیوں کیا
ہے جبکہ تیرے دور کے ملکوں میں ابتری
جو راج تیرے بس میں نہ ہو شاہ ذی وقار
حاصل ہے ایسے راج سے کیا سوچ تو ذری
محمود پر اثر ہوا عورت کی بات کا
بولا کہ اب نہ ہوگی کہیں یہ ستم گری

اس پیرزن کی جھولی جواہر سے پُر کرو
غزنی کے بادشاہ پہ ہے اِس کو برتری

Scanned with CamScanner

مشق

ذی :۔ عربی لفظ ہے اس کا معنیٰ ہے والا۔ جیسے ذی علم، علم والا۔ ذیشان، شان والا
وقار :۔ عزت۔ ذی وقار :۔ عزت والا۔ یادگار :۔ یاد رکھنے کے لائق ــــ
سپہ گری :۔ سپاہی کا کام، بہادری۔ رعشہ :۔ لرزا، تھرتھراہٹ، کپکپی۔
اندام :۔ جسم۔ بر :۔ پر۔ براندام ایشیا :۔ ایشیا کے جسم پر۔ سروری :۔
سرداری۔ جری :۔ ڈھیٹ، نڈر۔ کارواں :۔ قافلہ۔ حضور :۔ دربار۔
غم نصیب :۔ مصیبت کی ماری ہوئی۔ خطّہ :۔ علاقہ۔ عدل گستری :۔
انصاف کرنا۔ بری :۔ محفوظ۔ پیرزن :۔ بڑھیا عورت۔ ستم گری :۔
ظلم۔ جواہر :۔ جوہر کی جمع موتیاں۔ پُر کرو :۔ بھرو۔ دَوْر :۔ زمانہ۔
رَعْشَہ براندام :۔ لرزتے جسم والا۔

سوالات

۱۔ قافلہ میں کس کا جوان لڑکا قتل ہوا ؟

۲۔ حضرت سلطان محمود غزنوی نے بڑھیا سے کیا کہا ؟

۳۔ بڑھیا نے کیا کہا جس سے بادشاہ کا دل نرم ہوگیا ؟

Scanned with CamScanner

رات اور دن

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس نے اپنے بندوں کے فائدہ کی خاطر انگارے کی طرح دہکتا ہوا ایک بہت بڑا گولہ پیدا فرمایا جسے ہم لوگ سورج کہتے ہیں۔ فارسی زبان میں اس کا نام آفتاب، خاور، خورشید اور عربی میں شمس اور نیر اعظم ہے۔

اللہ رب العزت نے سورج کو چکر لگانے پر مقرر فرمایا ہے۔ سورج ہی کے چکر کرنے سے رات اور دن بنتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ ہماری زمین کے سامنے پورب سے نکلنے کی تیاری کرتا ہے تو ہمارے یہاں صبح ہوتی ہے اور دن شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ دن بھر چلتا ہوا پچھم کی طرف چل کر اوجھل ہو جاتا ہے تو ہمارے یہاں رات آتی ہے اور دن ختم ہو جاتا ہے۔ رات کے بعد دن کا ہونا اور دن کے بعد رات کا آنا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے۔ کیوں کہ اگر ہمیشہ صرف دن ہی دن ہوا کرتا یا صرف رات ہی رات ہوتی۔ تو انسان یا حیوان کا زندگی گزارنا دوبھر ہو جاتا اور دنیا کے ہزاروں کام ٹھپ

رہا کرتے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی عین رحمت ہے کہ اس نے سورج کو حرکت عطا فرما کر رات اور دن بنائے اور ہمارے لیے زندگی گزارنا آسان کیا۔

تعمیرادب حصہ چہارم میں تمہیں بتایا گیا ہے کہ زمین کا گولا آسمان کے پیٹ کے اندر ٹھیک بیچ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ٹکا ہوا ہے اب ہم تمہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ زمین کا گولا نہ تو لٹو کی طرح ناچتا ہے نہ ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ جاتا ہے۔ بلکہ اپنی جگہ پر جما ہوا ساکن ہے۔ اور یہی حال آسمان کے گولے کا بھی ہے۔ کہ وہ اپنی جگہ خاموش جہاں کا تہاں رکا ہوا ہے۔ ہاں سورج البتہ اپنے گھیرے میں ہر دم چلتا رہتا ہے۔ اور اسی کی چال سے رات اور دن بنتے ہیں۔

سورج ہماری زمین کے سامنے پورب سے چلتا ہوا پچھم کو جاتا ہے پھر زمین کے اُس پار پچھم سے گھومتا ہوا پورب کی طرف واپس آتا ہے اس طرح چوبیس گھنٹے میں اس کا ایک چکر پورا ہوتا ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ سورج پچھم میں ڈوبتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سورج پانی میں چلا جاتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ پچھم کی زمین کی آڑ میں ہو جاتا ہے۔

یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے زمین گول بنائی ہے لہٰذا ایک وقت میں زمین کی پوری گولائی پر سورج کی روشنی نہیں

پہونچ سکتی بلکہ بعض حصے پر روشنی پڑے گی اور بعض حصہ سورج سے اوجھل رہے گا تو زمین کے جس حصہ پر روشنی پہونچتی ہے وہاں دن ہوتا ہے اور جو حصہ سورج سے اوجھل ہوتا ہے وہاں رات ہوتی ہے مثلاً زمین کے اس

پار ہندوستان آباد ہے اور اس پار امریکہ کی آبادی ہے تو جس وقت سورج ہندوستان کے سامنے ہوگا اس وقت امریکہ میں رات ہوگی اور ہندوستان میں دن ہوگا۔

سامنے زمین اور سورج کی تصویر دیکھو۔ سورج اس وقت ہندوستان کے اوپر ہے اس لیے یہاں دن ہے اور امریکہ میں رات ہے۔ اور پھر جب سورج چکر کرتا ہوا امریکہ کے سامنے پہونچے گا تو اس وقت امریکہ میں دن ہوگا اور ہندوستان میں رات ہوگی۔ نیچے زمین اور سورج کی تصویر دیکھو! اس وقت سورج امریکہ کے سامنے ہے اس لئے وہاں دن اور ہمارے یہاں ہندوستان میں رات ہے۔

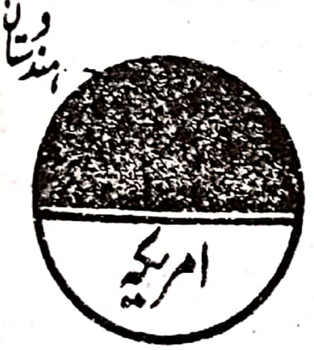

پیارے بچو! ہماری گفتگو سے تم نے بخوبی سمجھ لیا ہوگا کہ سورج ہی کے چکر اور حرکت سے زمین

کے بعض حصے پر دن ہوتا ہے اور بعض حصے پر رات ہوتی ہے لیکن بعض لوگ سورج کے بجائے زمین کو متحرک مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سورج چلتا نہیں بلکہ ساکن ہے ہاں زمین گولا لٹو کی طرح پچھم سے پورب کی طرف ہر وقت گھومتا ہے اور اسی کے گھومنے سے رات اور دن بنتے ہیں چنانچہ زمین گھومتے وقت اس کا جو حصہ سورج کے سامنے پڑتا ہے اس میں دن ہوتا ہے اور جو حصہ سورج سے اوجھل رہتا ہے اس میں رات ہوتی ہے۔

اسلامی نونہالو! یہ کہنا کہ زمین چلتی ہے سورج نہیں چلتا، غلط ہے۔ حق یہ ہے کہ زمین اپنے مقام میں ٹھہری ہوئی اور سورج اپنے گھیرے میں چل رہا ہے۔ کیوں کہ جس خدائے پاک نے سورج پیدا کیا خود ہی قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا یعنی اور سورج چلتا ہے اپنے ٹھکانے کی طرف۔ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ یعنی اور اللہ نے تم انسانوں کے فائدے کے لیے سورج اور چاند کو کام میں لگائے جو برابر چل رہے ہیں۔ دیکھو خود قرآن مجید نے فیصلہ سنا دیا کہ سورج متحرک ہے چل رہا ہے اور اسی فیصلہ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ زمین گھومتی نہیں بلکہ اپنے مقام میں ٹھہری ہوئی ساکن ہے اور رات اور دن کا ہونا زمین کے چکر سے نہیں بلکہ سورج کی گردش سے ہے۔

پیارے بچو! آج کل گھٹاٹوپ گمراہی کا زمانہ ہے اس زمانے میں

Scanned with CamScanner

بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ اپنے کو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی تعلیم قرآن کے خلاف بولتے اور لکھتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر شمس الحسن نے بچوں کے پڑھنے کے لیے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "جنرل سائنس" ہے انہوں نے اس کتاب کے صفحہ انتالیس ۳۹ میں لکھا ہے کہ "سورج نہیں چلتا بلکہ ہماری زمین چلتی ہے" اور یہی بولی دوسرے مسلمان کہلانے والے بھی بول جاتے ہیں لیکن چوں کہ یہ بولی تعلیم قرآن کے خلاف ہے اس لیے تم اس طرح کے مسلمان کہلانے والوں سے دھوکا مت کھانا۔ تم قرآن کی باتوں پر ایمان رکھتے ہوئے اس طرح جمے رہنا جس طرح زمین پر پہاڑ جما رہتا ہے۔ تم اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ تمہیں مسلمان بن کر رہنا ہے۔ مسلمان بن کر جینا ہے اور مسلمان ہی بن کر مرنا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے جو آسمان سے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ مسلمان اس کے ایک ایک حرف پر ایمان رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن مجید کی کسی ایک بات کا انکار کردے وہ مسلمان نہیں رہ جاتا ہے۔ چاہے ساری دنیا اس کو مسلمان کہے۔ لہٰذا تم کبھی بھی ایسی بات نہ ماننا جو قرآن کے خلاف ہے۔

Scanned with CamScanner

مشق

گردش: ۔ گھومنا، چکر کرنا۔ **حرکت**: ۔ چلنا۔ **متحرک**: ۔ چلنے والا۔ **ربّ العزت**: ۔ عزت والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نام۔ **نیّر**: ۔ روشنی والا **اعظم**: ۔ بہت بڑا۔ **نیّرِ اعظم**: ۔ بہت بڑا روشنی والا۔ اس سے مرادِ سورج ہے۔

سوالات

۱۔ دن رات کیسے بنتے ہیں؟

۲۔ جو شخص قرآن مجید کی کسی ایک بات کا انکار کردے کیا وہ مسلمان رہ جاتا ہے؟

۳۔ جس وقت امریکہ میں دن ہوگا اس وقت ہمارے ملک میں دن ہوگا یا نہیں؟

Scanned with CamScanner

نعت شریف

پیارے بچو! حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایران کے ایک بہت مشہور عالم گزرے ہیں۔ گلستاں اور بوستاں آپ ہی کی لکھی ہوئی کتابیں ہیں ذیل میں آپ کی لکھی ہوئی ایک فارسی نعت شریف نقل کی جاتی ہے۔ تمہارے سمجھنے کے لیے بعد میں اسکا ترجمہ بھی لکھا جائے گا۔

---

۱ جاں فدائے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دل گدائے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲ اَرحمُ الراحمین نہ بخشاید !
بے رضائے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳ گر بیابم بجائے سُرمہ کشم
خاک پائے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۴ کاشس ہر موئے من زباں بودے
در ثنائے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۵ سر نہادہ ست بر درت سعدی !
بینوائے تو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

ترجمہ

۱۔ اے اللہ کے رسول! آپ پر (میری) جان قربان اور نچھاور ہے۔ اے اللہ کے رسول! (میرا) دل آپ (کے در) کا بھکاری ہے، منگتا ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

۲ اللہ تعالیٰ جو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم والا ہے وہ بغیر آپ کی خوشی کے (کسی کو) نہیں بخشے گا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

۳ یارسول اللہ اگر میں حضور کے قدم کی دھول پاؤں تو سرمہ کے بجائے اس کو آنکھوں میں لگاؤں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

۴ کاش یارسول اللہ! میرا ہر رونگٹا آپ کی تعریف کرنے کے لیے زبان بن جاتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

۵ یارسول اللہ! سعدی جو آپ کا محتاج ہے اس نے آپ کی چوکھٹ پر سر رکھ دیا ہے (اس پر کرم فرمائیں)۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

Scanned with CamScanner

حقوقِ الٰہی

یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر غلام کے اوپر اس کے مالک کے کچھ حقوق ہوا کرتے ہیں جن کو پہچاننا اور ان کو ادا کرنا غلاموں پر فرض ہے اور پھر جس مالک کا احسان زیادہ ہوتا ہے تو اس کا حق بھی زیادہ رہا کرتا ہے۔

بچو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا تمہارا اور سب کا اصل مالک کون ہے؟ سُنو! ہم سب کا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہے اور ہم سب اس کے بندے ہیں اس نے ہمیں پیدا کیا، زندگی دی، لاکھوں نعمتیں بخشیں۔ ہم پر بے حساب احسانات کیے اس لیے ہمارے ذمہ اس کے بے شمار حقوق ثابت ہیں۔ بندہ ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے حقوق کو پہچانیں مانیں اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اب ذیل میں حقوقِ الٰہی بیان کیے جاتے ہیں۔

ہم سب کے اوپر اللہ تعالیٰ کا پہلا حق یہ ہے کہ ہم اس کو سارے جہاں کا تنہا خدا مانیں اور صرف اسی کو عبادت کے لائق جانیں۔ اللہ تعالیٰ کا دوسرا حق یہ ہے کہ ہم لوگ قرآن مجید کو اس کا سچا کلام اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا آخری رسول مانیں۔ نیز اسلام کو اس کا پیارا

Scanned with CamScanner

دین تسلیم کریں۔ اسلام کے سوا کسی دین سے واسطہ نہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا تیسرا حق یہ ہے کہ ہم اس کے بنائے ہوئے حاکم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا آقا و مولیٰ مانیں۔ ہم سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔ سرکار کے نام اور کلام کا ادب کریں اور جو لوگ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا کسی اور نبی کو اپنے جیسا بشر اور بھائی کہتے ہیں انہیں شیطان سمجھیں اور ان سے دور بھاگیں۔

اللہ تعالیٰ کا چوتھا حق یہ ہے کہ ہم اسے راضی کرنے کے لیے اس کی بندگی کریں اِس طرح کہ ہم روزانہ پانچ وقت کی نماز پڑھیں۔ رمضان شریف کے مہینہ کا روزہ رکھیں اپنے مال میں سے ہر سال زکوٰۃ ادا کریں۔ عید ضحیٰ کے دن جانور کی قربانی کریں۔ ہر فصل کے موقع پر پیداوار اور پھل میں عشر نکال کر محتاج لوگوں کو دیں۔ زندگی میں ایک بار مکہ شریف پہونچ کر حج کریں۔

اللہ تعالیٰ کا پانچواں حق یہ ہے کہ ہم اس کو سب سے بڑھ کر اپنا مہربان مالک جانیں اور اس کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ دُکھ، سُکھ، رنج و مصیبت کسی بھی حال میں ہم اس کی ناشکری نہ کریں۔ زبان کو اس کی شکایت میں بھی نہ ہلنے دیں۔ اس کے بارے میں زبان کو ہمیشہ سنبھال کر رکھیں۔ بعض لوگ جب زیادہ بارش کے سبب اپنی کھیتی یا مکان کا نقصان

دیکھتے ہیں تو ایسے موقع پر اللہ ربُّ العزت کی شکایت کرتے ہیں اور اسکی شان میں گستاخانہ لفظ بول جاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ نہایت کمینے اور احسان فراموش اور جاہل ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ مالک ہے ہم سب اس کے بندے ہیں۔ بندوں کو چاہیے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آپڑے تو اللہ تعالیٰ کی شکایت نہ کریں۔ اس کی شان میں بے ادبی کا کلمہ نہ بولیں بلکہ اس کی بارگاہ میں روئیں، گڑگڑائیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور مصیبت ٹلنے کی دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کا چھٹا حق یہ ہے کہ اس کے جتنے خاص نام ہیں وہ صرف اسی کے لیے بولے جائیں کسی انسان کے حق میں ہرگز استعمال نہ کئے جائیں مثلاً رَحمٰن، رَزَّاق، قُدُّوس، قَیُّوم، بَارِی، سَتَّار، غَفَّار، جَبَّار، وَهَّاب، صَمَدُ، رَبُّ، خَالِقْ، رَازِقْ۔ یہ سب خاص اللہ تعالیٰ کے نام ہیں ان میں کوئی نام انسان کے لیے رکھا نہیں جاسکتا اور نہ اس نام سے کسی آدمی کو پکارا جاسکتا ہے ہاں اگر ناموں کے شروع میں عبد کا لفظ جوڑکر انسان کے حق میں بولا جائے تو بالکل درست ہے۔ مثلاً عَبْدُالرَّحْمٰنِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ البَارِی، عَبْدُالقُدُّوس عَبْدُ الْقَیُّوم، عَبْدُ السَّتَّارِ، عَبْدُ الرَّبِّ، عَبْدُ الْخَالِقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الْغَفَّارِ، عَبْدُ الْوَهَّاب، عَبْدُ الصَّمَدِ۔

Scanned with CamScanner

یہ سب نام انسانوں کے لیے رکھنا، ان ناموں سے ان کو بلانا، پکارنا بے کھٹک جائز ہے۔

پیارے بچو! جس مسلمان کا نام عبدالرحمٰن ہوتا ہے لوگ اس کو رحمٰن کہہ کر یاد کرتے اور پکارتے ہیں۔ یوں ہی جس کا نام عبدالخالق ہوتا ہے اس کو خالق کہتے ہیں اسی طرح اور ناموں سے عبد کا لفظ نکال کر بولتے ہیں ایسا کرنا حرام اور سخت حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حق تلفی ہے لہٰذا انھیں تاکید کی جاتی ہے کہ اوپر اللہ تعالیٰ کے جتنے نام لکھے گئے ہیں ان میں کوئی نام کسی انسان کے حق میں کبھی استعمال نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ساتواں حق یہ ہے کہ ہم لوگ اس کو ہمیشہ انہیں ناموں سے یاد کریں جن کو اسلامی شریعت نے بتایا ہے۔ مثلاً اللہ، رحمٰن، رحیم، خالق، مالک، ربّ العزۃ، رب العٰلمین، خدائے پاک، خداوند قدوس وغیرہ اور ہم اس کے حق میں وہ نام ہرگز استعمال نہ کریں جس کی اجازت شریعت نے ہمیں نہیں دی۔ مثلاً گارڈ، پربھو رام، بھگوان، پرماتما، ایشور وغیرہ نام اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں بولے جاسکتے۔

عزیز نونہالو! بعض مسلمانوں کی عادت پڑگئی ہے کہ وہ اللہ میاں کا

لہ تفسیر خزائن العرفان پارہ ۹ سورۂ اعراف صہ ۲۵۲

Scanned with CamScanner

لفظ بولتے ہیں لیکن چوں کہ میاں کا لفظ اللہ تعالیٰ کی بلند شان کے خلاف ہے اس لئے تم لوگ اللہ میاں کہنے کے بجائے ہمیشہ اللہ تعالیٰ یا اللہ پاک بولنا۔ اس زمانہ میں بہت سے گنوار مولوی اور پیر اللہ میاں بولتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں مگر تم لوگ ان گنواروں کے بولنے اور لکھنے سے دھوکا مت کھانا اور اللہ تعالیٰ کے حق میں میاں کا لفظ بولنے سے ہمیشہ بچتے رہنا۔

اللہ تعالیٰ کا آٹھواں حق یہ ہے کہ وہ چونکہ بے انتہا عظمت والا شہنشاہ ہے اس لیے اس کے بارے میں ہمیشہ وہی کلمات و الفاظ استعمال کیے جائیں جو اس کی اونچی شان کے لائق ہیں اور جو الفاظ اس کی شان سے گرے ہیں ان کو بولنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔

پیارے بچو! ایسے بہت سے کلمات و الفاظ ہیں جو اگرچہ خود صاف ستھرے ہیں پھوہڑ اور بھونڈے نہیں لیکن اس کے باوجود ان کو اللہ تعالیٰ کے حق میں نہیں بولا جاسکتا۔ کیوں؟ محض اس لیے کہ وہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی بلند شان کے مناسب نہیں۔ مثلاً عقل، سمجھ، سوچ، غصہ، خیال یہ سب ایسے الفاظ ہیں جن کا استعمال اللہ تعالیٰ کے حق میں جائز نہیں۔ ہم ذیل میں نمونے کے طور پر چند جملے دیتے ہیں جو شانِ الٰہی کے خلاف ہیں اور جن کے بولنے سے پرہیز کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ عقل مند ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ نے سوچا۔ (۴) اللہ تعالیٰ کے غصہ سے ڈرو۔ (۵) اللہ تعالیٰ کو اپنے نیک بندوں کا بڑا خیال رہتا ہے۔

عزیز نونہالو!

اب تمہیں اس بات کی گہری سوچ ہو گی کہ مذکورہ بالا غلط جملوں کے بجائے صحیح جملے کیا ہوں گے؟ تو ہم ذیل میں تمہاری آسانی کی خاطر ہر غلط جملے کے جواب میں بالترتیب صحیح جملے لکھ دیتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ حکمت والا یا اللہ تعالیٰ حکیم[۱] ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ جانتا ہے (۳) اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا۔ (۴) اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرو۔ (۵) اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا نواں حق یہ ہے کہ ہم ان باتوں سے دُور رہیں جن سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ مثلاً ہم جھوٹ نہ بولیں۔ پرایا مال نہ چُرائیں کسی کی چغلی نہ کھائیں۔ جھوٹی گواہی نہ دیں۔ گانا بجانا نہ سُنیں۔ ناچ، سینما، تھیٹر نہ دیکھیں ماں باپ کی بے ادبی نہ کریں۔ کافروں کے پوجا پاٹ والے میلے میں نہ جائیں لوگوں سے گالی گلوچ نہ کریں۔

---

[۱] ہر چیز کی پوری حقیقت جاننے والا۔

اللہ تعالیٰ کا دسواں حق یہ ہے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لیے اس کے دوستوں سے محبت کریں اور اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لیے اس کے دشمنوں سے عداوت و نفرت رکھیں۔

مشق

حقوق الٰہی :۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر ذمہ داریاں ـــــ بالترتیب :۔ ترتیب کے ساتھ۔ کلمہ :۔ لفظ، کلمات اس کی جمع ہے۔ عُشْرُ :۔ دسواں اور بیسواں رضا :۔ خوشی۔ پرایا مال :۔ دوسرے کا مال۔

سوالات

۱ اللہ تعالیٰ کو کن ناموں سے یاد کرنا چاہیے اور کن سے بچنا چاہیے۔؟

۲ اللہ تعالیٰ کا ساتواں حق بیان کرو ؟

۳ جس کا نام عبدالرحمٰن ہے اس کو رحمٰن کہنا کیسا ہے ؟

۴ جو شخص سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گرائے اور سرکار کو بھائی بنائے اس سے ہمارا کیا برتاؤ ہونا چاہیئے۔

حضرت اورنگ زیب عالمگیر غازی علیہ الرحمۃ

حضرت عالمگیر علیہ الرحمۃ ۱۵ ذی قعدہ ۱۰۲۷ھ ہجری مطابق ۳ نومبر ۱۶۱۸ء عیسوی کو اتوار کے دن ملکہ ارجمند بانو (ممتاز محل بیگم) کے بطن سے قصبہ دُوحد (صوبۂ گجرات) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نسب یہ ہے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر بن شہاب الدین شاہجہاں بن نورالدین جہانگیر ابن اکبر بن نصیر الدین ہمایوں بن ظہیر الدین بابر۔

حضرت عالمگیر نے اپنے زمانے کے بڑے بڑے علماء سے تعلیم حاصل کی۔ عربی فارسی اور ہندی کے بہترین عالم ہوئے۔ ترکی زبان سے بھی واقف تھے۔ حضرت مولانا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ہندوستان کے بہت مشہور جیّد عالم گزرے ہیں۔ حضرت عالمگیر نے ان کی شاگردی کا بھی شرف حاصل کیا ہے۔ مغل بادشاہوں میں جس نے سب سے پہلے حافظ قرآن ہونے کی عزت پائی وہ حضرت عالمگیر ہیں

مذہبی تعلیم سے آراستہ ہونے کے ساتھ آپ نے فوجی تعلیم میں بھی مہارت پیدا کی۔ جنگی داؤں پیچ میں آپ ایک بہترین فوجی سپہ سالار تھے

ہمت و بہادری کا عالم یہ تھا کہ چودہ برس کی عمر میں ایک مست ہاتھی سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

بچپن ہی میں آپ روزہ نماز وغیرہ احکام شرع کے سخت پابند تھے۔ شہزادگی کے زمانے میں شاہجہاں بادشاہ نے آپ کو مغل فوج کا سپہ سالار بنا کر بلخ کی مہم سر کرنے بھیجا۔ جب آپ لشکر لے کر بلخ پہونچے تو مقابلہ پر عبد العزیز خاں سپہ سالار اپنا بلخی لشکر لے کر آیا اور طرفین میں لڑائی ہونے لگی۔ ۲۴ ربیع الآخر ۱۰۵۶ھ مطابق ۹ جون ۱۶۴۶ء کو سنیچر کے دن مغل فوج اور بلخی لشکر کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا۔ حضرت شاہزادہ اورنگ زیب عین میدان جنگ میں اپنے گھوڑے پر سے اتر پڑے اور نماز شروع کر دی یہ دیکھ کر اغل بغل کے سپاہی بھی نماز میں شریک ہو گئے۔ آپ نے توپوں کی چنگھاڑ اور تلواروں کی جھنکار کی پروا کئے بغیر نہایت اطمینان سے فرض، سنت اور نفل ادا کئے۔ آپ کی جرأت و ہمت کا یہ نقشہ دیکھ کر بلخی فوج کا سپہ سالار عبد العزیز خاں بہت متأثر ہوا اور اپنے جنگی افسروں سے کہنے لگا عالمگیر جیسے شخص سے لڑنا اپنے آپ کو برباد کرنا ہے پھر وہ صلح کا خواستگار ہوا اور جنگ ختم ہو گئی۔

شاہجہاں مرحوم کے چار شاہزادے تھے۔ دارا شکوہ، حضرت اورنگ زیب عالمگیر، محمد شجاع اور مراد بخش۔ ان میں سب سے زیادہ ہوشیار

سنجیدہ، بُردبار، جفاکش، تجربہ کار، بہادر اور پختہ کردار حضرت عالمگیر تھے
ان باتوں کے ساتھ آپ دین کے عالم شریعت کے حامی پاکیزہ چال چلن کے
آئینہ دار تھے۔ بھائیوں میں سب سے بڑا دارا تھا لیکن پست ہمت، بُزدل،
مزاج کا چڑچڑا، عمل کا نکما، سمجھ کا بودا تھا۔ اور پھر مسلمان کہلاتے ہوئے
اسلامی شرع کا دشمن، ملحدوں کا ساتھی اور طرف دار تھا۔ برہمنوں اور یوگیوں
کی صحبت میں رہ کر اس نے نماز اور روزہ سب چھوڑ دیا تھا۔ اس کی انگوٹھی
کے نگینہ پر اللہ کے نام کی جگہ "پربھو" کا لفظ کندہ تھا[1] اس کو اپنے بھائیوں
میں سب سے زیادہ چڑھ اور جلن حضرت اورنگ زیب سے تھی۔ چنانچہ
شاہجہاں کی علالت کے زمانے میں جب اس نے سلطنت کی باگ ڈور اپنے
ہاتھوں میں لے لی تھی تو اس وقت حضرت عالمگیر کو نیست و نابود کر دینے
میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل نے حضرت عالمگیر کو ہر موڑ
پر کامیابی عطا فرمائی اور دارا شکست پر شکست ہی کھاتا گیا۔

۲۴ رمضان شریف ۱۰۶۸ھ ہجری مطابق ۲۵ جون ۱۶۵۸ء عیسوی کو
حضرت عالمگیر نے شہنشاہ ہندوستان کی حیثیت سے زمام سلطنت اپنے
ہاتھ میں لی اور تاج پوشی کی رسم ۱۰ رمضان شریف[2] ۱۰۶۹ھ ہجری کو ادا کی گئی۔

---

[1] ہندوستان کی مذہبی روحانی تاریخ ص ۱۳۸ مؤلفہ محمد اکرام مطبوعہ لاہور ص ۱۴۱

[2] ہندوستان کی مذہبی روحانی تاریخ ص ۱۳۸

بادشاہ ہوتے ہی آپ نے شراب نوشی ممنوع قرار دی۔ بھنگ اور گانجے کی کاشت روک دی، جوا بند کر دیا، ناچنے اور گانے کی ممانعت کر دی۔ طوائفوں کو حکم دیا کہ وہ یا تو کسی مرد سے نکاح کر لیں۔ یا ملک چھوڑ دیں۔ پھر ان احکام کی تعمیل کے لیے آپ نے محکمۂ احتساب قائم کیا جس کے افسروں کا کام یہ تھا کہ جو شخص ان احکام کی خلاف ورزی کرے اس کو سزا دیں۔

آپ نے اپنے سر پر شہنشاہی تاج اس لیے نہیں پہنا تھا کہ خود عیش و آرام کی زندگی گزاریں، سکھ کی نیند سوئیں۔ اپنے ٹھاٹ باٹ کے لیے رعایا پر طرح طرح کے ٹیکس لگائیں۔ بلکہ بادشاہت آپ نے اس لیے قبول کی تھی تاکہ رعایا امن وسکون کی زندگی بسر کرے۔ ناجائز ٹیکسوں کا بوجھ عوام کے سر سے اتار دیا جائے۔ ملک میں عدل وانصاف کا جھنڈا لہرائے۔ طاقت والے کمزوروں پر ظلم نہ کر پائیں۔ مسلمان اسلامی قانون پر عمل کریں۔ چنانچہ آپ نے ساری توجہ رعیت کی خوشحالی پر لگا دی۔ رعایا کے ذمہ سے تقریباً اسّی ٹیکس معاف کر دیئے راستے اور سڑکوں کی حفاظت کا عمدہ انتظام کر کے تجارت کو خوب فروغ دیا۔ آپ نے عدل وانصاف کا ایسا مضبوط شامیانہ تانا جس کے نیچے بھیڑیا بھی ایک دُبلی کمزور بکری پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ آپ نے ملک میں تعلیم کو خوب ترقی دی۔ مدرسوں پر زمینیں وقف کیں۔ اساتذہ کے لیے شاہی خزانے سے مشاہرے اور طلباء کے لیے وظائف مقرر کئے۔ فریادیوں، دکھیوں

اور مظلوموں کے لیے آپ کا وجود رحمتِ الٰہی کا دریا تھا۔ لیکن ظالموں اور سرکشوں کے حق میں آپ شمشیر برہنہ تھے۔ آپ ہندوستان کے ایک عظیم شہنشاہ تھے۔ شاہی خزانوں کا دریا آپ کے قدم کے نیچے سے بہہ رہا تھا اور اس دریا سے سارا ہندوستان سیراب ہو رہا تھا لیکن دنیا یہ سُن کر حیرت کرے گی کہ آپ نے اپنی ذات کے لیے شاہی خزانہ سے ایک پیسہ نہیں لیا۔ آپ نے ایک بینوا فقیر کی طرح بڑی سادہ زندگی بسر کی۔ ٹوپیوں کے پلے میں بیل بوٹے کاڑھ کر اس کو فروخت کرتے نیز اپنے ہاتھ سے قرآن مجید لکھ کر اس کو ہدیہ کرتے اور اُن دونوں کی آمدنی سے اپنا ذاتی خرچ پورا کرتے تھے۔ آپ نے موت کے وقت وصیت کر دی تھی کہ چار روپئے دو آنے جو میں نے ٹوپیاں بنا کر کمائے ہیں وہ میرے کفن پر خرچ ہوں اور تین سو پانچ روپئے جو میں نے قرآن شریف کی کتابت سے حاصل کئے ہیں وہ غریبوں میں تقسیم کر دیئے جائیں[1]

آپ کے اسی ایک کردار سے ثابت ہو گیا کہ آپ نے ہندوستان کی شہنشاہی کا منصب عیش و آرام اٹھانے یا اپنی عظمت و شان بڑھانے کے لیے قبول نہیں کیا تھا ہاں یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عظمت و جلال آپ کو عطا فرمایا تھا وہ مغل بادشاہوں میں تیمور لنگ سے لے کر بہادر شاہ ظفر

---

[1] ہندوستان کی مذہبی روحانی تاریخ ص ۱۴۳

تک کسی کو حاصل نہیں۔

آپ کے عہدِ حکومت میں بے شمار مسجدیں تعمیر ہوئیں اور اسلامی قوانین کو پھولنے اور پھلنے کا موقع ملا۔ عدالتوں میں مفتی اور قاضی مقرر تھے جنہیں شرع کے مطابق فیصلہ کرنا پڑتا تھا۔ آپ نے قاضیوں کی آسانی کے لیے قانون شرع کی ایک ضخیم کتاب تیار کرائی جس کا نام "فتاویٰ عالمگیری" ہے۔ آپ نے اس کتاب کی تیاری کے لیے پانچ سو قابل علماء کی ایک جماعت قائم کی اور شاہی خزانے سے ان کا وظیفہ مقرر کیا۔ آٹھ سال کی محنت کے بعد یہ کتاب مرتب ہوئی اور اس کی تیاری میں دو لاکھ روپئے خرچ ہوئے اس کارنامہ کی بدولت آپ کی عظمت کا جھنڈا آج بھی ہندوستان سے مصر تک لہرا رہا ہے۔

آپ کے دورِ حکومت میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم رعایا بھی سکھ اور چین کی زندگی گزارتی رہی۔ ملازمت کا دروازہ آپ نے سب کے لیے یکساں کھول رکھا تھا۔ آپ کی حمایت و وفاداری میں جس طرح ایران اور توران کے مسلمان اپنی شمشیروں کے جوہر دکھاتے تھے یوں ہی آپ کے جھنڈے تلے ہندوستان کے ہزاروں راجپوت سپاہی اور افسران بھی آپ کے دشمنوں پر تلواریں چلاتے رہے

آپ کی سلطنت کا رقبہ بہت وسیع تھا۔ ہندوستان، افغانستان اور

تبت ان تینوں ملکوں کے آپ واحد شہنشاہ تھے۔ آپ نے پچاس سال ایک ماہ پندرہ یوم حکومت کی اور ۲۸ ذی قعدہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری مطابق ۲۱ فروری سنہ ۱۷۰۷ کو جمعہ کے دن احمد نگر (صوبہ دکن) میں انتقال فرمایا اور قصبۂ خلد آباد میں جو شہر اورنگ آباد سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے دفن ہوئے۔

مشق

مہارت: مشق، کسی کام میں پختگی۔ **سنجیدہ**: جچا ہوا۔ بھاری بھرکم۔ **بردبار**: برداشت کرنے والا، دوسروں کی زیادتی سہنے والا۔ **جفاکش**: سختی جھیلنے والا۔ محنتی۔ **پختہ کردار**: عمل کا پکا۔ **حامی**: بچاؤ کرنے والا، طرفدار۔ **بلخ**: خراسان کا ایک شہر۔ **جید**: عمدہ، ٹھوس۔ **مُہم سر کرنا**: جنگ فتح کرنا، لڑائی کے ذریعے کسی ملک یا شہر پر قبضہ کرنا۔ **زِمام سلطنت**: حکومت کی ڈوری، حکومت کا اختیار **وظیفہ**: (تنخواہ) اس کی جمع وظائف۔ **مُشاہرہ**: تنخواہ۔ **برہنہ**: ننگا، ننگی۔ **کارنامہ**: بڑا کام۔ **طوائف**: پتُریا، رنڈی۔ **تاج پوشی**: تاج پہننا۔ **مُحکمۂ احتساب**: دھر پکڑ کی کچہری۔ **رقبہ**: کسی ملک یا شہر کی زمین کا پھیلاؤ۔ **کاشت**: بوائی۔ **کردار**: عمل، کام۔ **مُلازمت**: نوکری، سروس۔ **کندہ**: کھدا ہوا۔ **یوگی**: جوگی۔ **احکام**: حکم کی جمع۔

سوالات

۱ حضرت عالمگیر علیہ الرحمۃ کے کتنے بھائی تھے ؟

۲ داراشکوہ حضرت عالمگیر سے کیوں چڑھتا تھا ؟

۳ حضرت عالمگیر کا وصال کس دن اور تاریخ میں ہوا ؟

۴ حضرت عالمگیر نے کتنے دن حکومت کی ؟ (اضافہ سوال)

۵ حضرت عالمگیر کا مقبرہ کہاں ہے ؟

۶ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے ؟

اِملاء

جو بچے نقل لکھنے کی مشق میں پوری کوشش کرتے ہیں ان کا املا زیادہ تر صحیح رہتا ہے۔ ان کے املا میں غلطی کم ہوتی ہے۔ لیکن جو بد شوق لڑکے نقل لکھنے سے جان چُراتے ہیں ان کا املا اکثر غلط ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڑے ہو کر جب کوئی مضمون لکھتے ہیں تو املا میں غلطی ہونے کی وجہ سے ان کو دوسرں کے سامنے بڑی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

لڑکوں کو چاہیئے کہ وہ برابر لگاتار اپنی کاپیوں میں اپنے سبق کی کتاب سے دیکھ دیکھ کر نقل لکھتے رہا کریں۔ استاد خواہ تاکید کرے یا نہ کرے۔ مگر وہ اس ضروری کام سے غافل نہ رہیں۔ نقل کی مشق کرنے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ بھونڈے بھدے حروف کے بجائے صاف ستھرے حروف بننے لگیں گے اور مشکل لفظ کا لکھنا بھی صحیح طور پر آجائے گا۔ دیکھو اردو زبان میں مریض کا لفظ ضاد سے لکھا جاتا ہے۔ مرض کے معنیٰ "بیماری" اور مریض کے معنیٰ "بیمار" ہیں۔ اب جو شخص اس لفظ کو یوں لکھے "مریظ" یا مریذ"، تو اس کا اس طرح لکھنا ایک تو بالکل ہی غلط ہوگا دوسرے جب کوئی دوسرا آدمی اس لفظ کو پڑھے گا تو کچھ مطلب نہ سمجھ سکے گا۔

اور سنو! اردو زبان میں بَعْدُ کے معنیٰ "پیچھے" ہے۔ اس لفظ کے بیچ میں عین کا حرف رہے گا۔ اب اگر کوئی شخص اس لفظ کو عین کے بجائے الف سے لکھ دے تو "باد" ہو جائے گا اور معنیٰ بدل جائے گا کیوں کہ باد کے معنیٰ "ہوا" ہوتے ہیں۔ ان باتوں سے واضح ہو گیا کہ املا کا صحیح ہونا بہت ضروری ہے اس لیے کہ املا غلط ہونے کے سبب کہیں تو لفظ بے معنیٰ ہو جائیگا اور کہیں دوسرا پڑھنے والا آدمی اس لفظ کا کوئی اور معنیٰ سمجھے گا۔ ہم ذیل میں نمونہ کے طور پر چند مشہور الفاظ کے متعلق صحیح اور غلط املا کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ تم لوگ اپنی اپنی کاپیوں میں اس نقشہ کو اپنے ہاتھ سے نقل کرو تاکہ آئندہ

Scanned with CamScanner

جب ان لفظوں کے لکھنے کا اتفاق پڑے تو صحیح املا لکھ سکو۔

صحیح املا	معنیٰ	غلط املا	صحیح املا	معنیٰ	غلط املا
عمدہ	بہترین	اُمدہ	درخواست	گزارش	درخاست
خار	کانٹا	خوار	برخاست	نوکری ختم کرنا	برخواست
خُرد	چھوٹا	خورد	قرض	اُدھار	قرز
تمنّا	آرزو	طمنّا	لذیذ	مزہ دار	لزیز
خورد و نوش	کھانا پینا	خرد و نوش	صابون	کپڑا یا منہ دھونے کی چیز	سابون
عادت	لت	آدت	غرض	مقصد	غرز
خوار	ذلیل رسوا	خار	نذر	بھینٹ	نظر
فرصت	مہلت، چھٹی	فُرست	نظر	نگاہ	نذر
بالکل	پورا، سب	بلکل، باالکل	محروم	بے نصیب	مہروم
من گھڑت	بناوٹی بات	منگھڑت	استعفاء	نوکری چھوڑنے کی درخواست	استیفاء

پیارے بچّو! تمہیں دوبارہ تاکید کی جاتی ہے کہ اپنے سبق کی کتاب

Scanned with CamScanner

سے دیکھ دیکھ کر ہمیشہ نقل لکھتے رہو تاکہ بار بار آنکھ سے دیکھنے اور ہاتھ سے لکھنے کے سبب تمہیں وقت ضرورت یاد آجائے کہ فلاں لفظ کا املاء فلاں فلاں حرف سے رہیگا۔

مشق

بَدُ شَوق : جس کو چاہت نہ ہو۔ وقت ضرورت : کام کے وقت۔ املاء : جس لفظ کیلئے جو حروف مقرر ہیں انہیں حروف سے لفظ کو لکھنا۔ اتفاق پڑے : موقع آئے۔

نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور

جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پردہ غیب سے نکل کر زمین والوں کے سامنے ظاہر ہو، تو پہلے اس نے زمین کی مٹی

سے حضرت آدم علیہ السّلام کا پُتلا تیار کیا پھر اس میں روح پھونکی اب حضرت آدم علیہ السّلام ایک زندہ انسان بن گئے۔ آپ سے پہلے پورے عالم میں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ کائنات میں پہلا "انسان" آپ ہی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی مقدس پیشانی میں نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکھا اور آپ کی تعظیم نیز نورِ محمدی کے احترام کے لیے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ تم سب آدم کو سجدہ کرو۔ کُل فرشتے ایک ساتھ ہو کر حضرت آدم علیہ السّلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے وہاں فرشتوں کی جماعت میں ابلیس بھی تھا وہ نورِ محمدی کی تعظیم اور حضرت آدم کی تکریم سے جل بُھن اُٹھا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ناراض ہو کر اسے کافر و ملعون قرار دیا اور فرشتوں کی پاک جماعت سے نکال دیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ پہلے پہل جس شخص نے تعظیمِ نبی سے انکار کیا وہ ابلیس تھا لہٰذا ثابت ہوا کہ آج جو آدمی تعظیمِ رسول سے بھاگتا ہے وہ ضرور شیطان کی اولاد ہے۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ تعالیٰ نے رہنے کے لیے جنت عطا فرمائی لیکن چوں کہ آپ تنہا تھے جنت میں آپ کے علاوہ کوئی دوسرا انسان نہیں تھا اس لیے تنہائی کے باعث آپ کا دل گھبراتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تنہائی دور کرنے کے لیے آپ کی بائیں پسلی سے حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا فرمایا اور آپ کے ساتھ ان کا نکاح کر کے ان کو آپ کی بیوی

قرار دیا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ دونوں حضرات جنت میں رہے۔ بعدہٗ بحکم الٰہی زمین پر اتارے گئے۔ یہاں پہنچ کر حضرت آدم علیہ السّلام کی اولادوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر بیٹے اور بیٹیاں عطا فرمائیں۔ یہ سب اولادیں حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مقدس سے پیدا ہوئیں۔ جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام جنّت سے زمین پر اترے تو آپ کے ساتھ نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لایا۔ پھر جس وقت آپ کے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السّلام پیدا ہوئے تو نور محمدیؐ ان کی پیشانی میں جلوہ گر ہوا۔ پھر وہ نور حضرت شیث علیہ السّلام کی نسل پاک میں ایک دوسرے سے ہوتا ہوا حضرت نوح علیہ السّلام کی پیشانی میں جلوہ نما ہوا پھر وہ نور حضرت نوح علیہ السّلام کی نسل مقدس میں ایک دوسرے کو روشن کرتا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی پیشانی میں جگمگاتا رہا۔ پھر وہ نور حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسلام سے منتقل ہو کر آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی پیشانی میں چمکا۔

پھر وہ نور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی نسل مقدس میں ایک دوسرے کو جگمگاتا ہوا حضرت عدنان تک پہنچا اور انہیں منور کیا پھر ان کی نسل پاک میں

ے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایک دوسرے کو چمکاتا ہوا حضرت ہاشم کی پیشانی میں جلوہ افروز ہوا بعدہٗ وہ نور حضرت ہاشم سے منتقل ہو کر آپ کے صاحبزادے حضرت عبد المطلب تک پہنچا اور ان کی پیشانی میں دمکتا رہا پھر وہ حضرت عبد المطلب سے منتقل ہو کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا اور آپ کی پیشانی کو جگمگاتا رہا۔ پھر وہ حضرت عبد اللہ سے منتقل ہو کر حضرت طیبہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تفویض ہوا پھر تقریباً نو مہینے کے بعد وہی نور مقدس ۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۲۰ اپریل [ا] ۵۷۱ء دوشنبہ کے دن بحکم الٰہی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مقدس سے ایک حسین وجمیل انسان کی صورت میں ہو کر ظاہر ہوا جس کا پیارا نام "سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

پیارے بچو! نور محمدی اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی دو چیز نہیں بلکہ ایک ہی ذات کے دو نام ہیں — جب تک پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پردۂ غیب میں رہے اور اس دنیا میں ظاہر نہ ہوئے تھے اس وقت تک کے لیے آپ کی ذات کو نور محمدی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور جب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک سے پیدا ہو کر اس دنیا میں جلوہ نما

[ا] نطق الہلال مصنفہ سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہوئے تو اس وقت سے سرکار کی ذات کو محمد رسول اللہ کے نام سے
یاد کیا جانے لگا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

عزیز نونہالو! سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح ہماری دنیا میں تشریف لانے سے پہلے نور تھے یوں ہی اس دنیا میں تشریف لانے کے بعد بھی نور ہیں۔ فرق یہ ہے کہ پہلے بشر نہ تھے صرف نور تھے اور اب نور ہونے کے ساتھ بشر بھی ہیں اور رہاں بشر ہونے کی وجہ سے سرکار کے نور ہونے میں کچھ فرق نہ آسکا بس ایسا سمجھو کہ جس طرح کسی شیشی میں عطر رکھ دیا گیا ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ نے گوشت، پوست، ہڈی اور خون سے بنے ہوئے بشری سانچے میں نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ یعنی اے لوگو! واقعی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور کہا۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول سے فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یعنی اے پیارے مصطفےٰ تم فرما دو کہ (اے لوگو!) خدا نہ ہونے میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں۔ قرآن پاک کی ان آیات مقدسہ سے ثابت ہوا کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ لہٰذا جو شخص سرکار کے بشر ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

مسلمان نہیں۔ اور جو شخص سرکار کو نور نہ مانے اور اپنے جیسا بشر بتائے وہ مردود و شیطان ہے۔

مشق

پُتلا:۔ ڈھانچہ، مورت۔ کائنات:۔ اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا سارا جہان۔
احترام:۔ عزت۔ تکریم:۔ عزت۔ باعث:۔ وجہ، سبب۔ کثیر:۔
بہت۔ جلوہ گر ہوا:۔ ظاہر ہوا۔ جلوہ نما ہوا:۔ ظاہر ہوا۔
جلوہ افروز ہوا:۔ ظاہر ہوا۔ منور:۔ روشن۔ طیبہ:۔ مقدس،
پاک۔ تفویض:۔ سپرد۔ بشری سانچہ:۔ انسانی شکل۔ پردۂ غیب:۔ وہ جگہ جو
دنیا والوں کی نگاہ سے اوجھل ہو۔ منتقل ہونا:۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ تعظیم:۔
کسی کو بڑا ماننا۔

سوالات

۱ ابلیس نے جب تعظیم سے انکار کیا تو اس کا کیا انجام ہوا؟

۲ جو شخص سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور نہ مانے اور اپنے جیسا بشر بتائے اس کو کیا سمجھا جائے؟

۳ اللہ تعالیٰ نے رہنے کے لئے جنت عطا کی۔ اس جملہ میں فعل فاعل اور مفعول بتاؤ۔

ایسٹ انڈیا کمپنی

یورپ کے شمال مغربی حصے میں ایک بہت ہی چھوٹا سا ملک انگلستان ہے۔ جس کو انگریزی زبان میں انگلینڈ کہتے ہیں۔ انگلینڈ کے باشندوں کو انگریز کہا جاتا ہے۔ انگلستان کا دارالسّلطنت لندن ہے۔ جو دنیا کے شہروں میں آبادی کے لحاظ سے بہت بڑا شہر ہے۔ جب مسلم بادشاہوں کے زمانے میں ہندوستان کی ترقی اور خوشحالی کا چرچا دنیا میں پھیلا تو یورپ کی بہت سی قوموں نے تجارت کے قصد سے ہندوستان کا رُخ کیا۔ چنانچہ سب سے پہلے پُرتگال کا سوداگر واسکوڈی گاما اپنا تجارتی جہاز لے کر سنہ ۹۰۴ھ مطابق سنہ ۱۴۹۸ء میں ہندوستان پہونچا پھر سنہ ۱۰۰۹ھ مطابق سنہ ۱۶۰۰ء میں ہالینڈ کے سوداگر آئے اور ہندوستانیوں سے تجارت کر کے انہوں نے خوب دولت کمائی۔ جب ان سوداگروں کی کامیاب تجارت کا شہرہ یورپ میں پھیلا تو فرانس، جرمنی، ڈنمارک اور انگلینڈ کے تاجر بھی اپنے اپنے تجارتی جہاز لے کر ہندوستان کے ساحل پر اُترے اور ساحلی شہروں میں منتشر ہو کر تجارت کرنے لگے۔

سنہ ۱۰۱۷ھ مطابق سنہ ۱۶۰۸ء میں جب کہ ہندوستان پر بادشاہ نورالدین جہانگیر کی حکومت تھی۔ انگریز سوداگروں نے بادشاہ جہانگیر سے اجازت لے کر شہر سورت میں اپنی کئی ایک کوٹھیاں تعمیر کرائیں اور وہاں آباد ہو کر تجارتی کاروبار کرتے رہے۔ پھر شہنشاہ شہاب الدین شاہ جہاں کے دورِ حکومت میں جب ان کی شاہزادی جہاں آرا بیمار پڑی اور بیماری نے خطرناک صورت اختیار کی تو انہوں نے سورت سے انگریز ڈاکٹر باؤٹن کو طلب کیا وہ سورت سے چل کر دربار میں حاضر ہوا اور شاہزادی کا علاج کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے شاہزادی کو صحت ہو گئی۔

شاہ جہاں مرحوم بہت خوش ہوئے۔ ڈاکٹر باؤٹن نے موقع سنہرا دیکھا اور کارکردگی کے انعام میں شاہ جہاں بادشاہ سے سنہ ۱۰۴۸ھ مطابق سنہ ۱۶۳۸ء میں ایک شاہی فرمان حاصل کیا کہ انگریز صوبہ بنگال میں بلا محصول دیئے تجارت کر سکتے ہیں۔ اس فرمان شاہی کے بدولت صوبہ بنگال میں انگریزوں کو اپنا تجارتی کاروبار چمکانے کا خوب موقع ملا جس تجارتی کاروبار میں کئی آدمیوں کا ساجھا ہو اس کو تجارتی کمپنی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریز تجارتی کمپنی بنا کر خرید و فروخت کا کام کرتے رہے۔ سنہ ۱۱۱۹ھ مطابق سنہ ۱۷۰۷ء تک انگریزوں کی دو کمپنی الگ الگ تجارت کرتی رہی پھر بعد میں انہوں نے آپس میں اتفاق کر کے ان

دونوں کمپنیوں کو توڑ کر ۱۱۱۲ھ ہجری مطابق ۱۷۰۰ء عیسوی میں ایک کمپنی بنا دیا اور اس کا نام ایسٹ انڈیا کمپنی رکھا۔

شہنشاہِ ہندوستان حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد صرف پانچ سال گزرنے پائے تھے کہ مغل حکومت میں بری طرح گھن لگ گیا اور وہ دن بدن کمزور ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ اس کا وسیع رقبہ کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا اور ہندوستان کے راجگان نیز نوابوں نے اپنی خود مختار الگ الگ حکومتیں قائم کریں۔ یہ افراتفری دیکھ کر انگریز ساہوکاروں کو بھی ہندوستان میں اپنی انگریزی سلطنت قائم کرنے کا حوصلہ پیدا ہوا۔ چنانچہ ان کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے ملازمین اور نوکروں کو جنگی تعلیم دلوائی اور بہت سے نئے سپاہیوں کو کمپنی کی فوج میں بھرتی کیا۔ اس طرح انہوں نے لڑنے بھڑنے کے لیے ایک لشکر تیار کر کے ہندوستان کی سلطنت میں دخل دینا شروع کر دیا ۱۱۷۰ھ مطابق ۱۷۵۷ء میں انگریزوں نے بنگال کے نواب سراج الدولہ پر جھوٹا الزام لگا کر اس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ نواب سراج الدولہ نے مقابلہ کی تیاری کی۔ جب پلاسی کے میدان میں انگریزی فوج اور نواب

ھ ہندوستان کی تواریخی اٹلس ص ۲۶

کے لشکر کا اجتماع ہوا تو انگریزوں نے اپنی فوجی طاقت کو کمزور سمجھ کر نواب کے وزیر جعفر کو پھوڑ لیا اور اس کو لالچ دے کر اپنا طرفدار بنایا۔ ۶ رشوال ۱۱۷۰ھ مطابق ۲۳ جون ۱۷۵۷ء کو جنگ شروع ہوئی لیکن جعفر کے فریب اور مکاری کے باعث نواب ہار گیا اور انگریزوں کی فتح ہوئی اس فتح سے انگریزوں کا حوصلہ بڑھا اور وہ پورے بنگال پر سیاسی حیثیت سے چھا گئے۔

۱۱۷۹ھ مطابق ۱۷۶۵ء میں انگریزوں نے مغل حکومت کے برائے نام بادشاہ "شاہ عالم" سے الہ آباد، بنگال، بہار، اڑیسہ کے متعلق ایک شاہی فرمان حاصل کیا۔ جس سے ان صوبوں کی سلطنت ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالہ ہوگئی۔ اب ہندوستان میں انگریزوں کی بھی باقاعدہ حکومت قائم ہوگئی۔ اس کے بعد سے دہلی کے مغل بادشاہ صرف نام کے بادشاہ ہوتے رہے۔ انگریزوں نے انہیں پنشن دے کر حکمرانی کے اختیارات ان سے چھین لیے تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت قائم ہونے کے بعد انگریزوں نے ہندوستان کے راجگان اور نوابوں کو آپس میں خوب ٹکرایا اس طرح ان کا زور توڑ کر اپنا راج وسیع کرتے گئے یہاں تک کہ ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ء میں وہ پورے ہندوستان کے حکمراں بن گئے۔

مشق

سَاحِل :۔ دریا اور سمندر کے کنارے کی زمین۔ منتشر ہو کر :۔ پھیل کر۔ اِفراتفری :۔ گڑبڑ، بدانتظامی۔ سیاسَت :۔ ملک کا انتظام، حکومت، سلطنت۔ سیاسی حیثیت سے :۔ حکمرانی کے اعتبار سے۔ اتفاق میل

سوالات

۱۔ سب سے پہلے کون تاجر یورپ سے ہندوستان آیا ؟

۲۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کو کن لوگوں نے قائم کیا ؟

۳۔ انگریزوں اور نواب سراج الدولہ کے درمیان کس تاریخ اور سنہ میں جنگ شروع ہوئی اور کیوں ؟

تذکرۂ میلاد شریف

صبا نے کس کی آمد کی سنائی ۔۔۔ مرادِ بلبلِ بیتاب لائی
مچی ہیں شادیاں کیسی گلوں میں ۔۔۔ مبارکبادیاں ہیں بلبلوں میں
یہ نرگس کس کا رستہ دیکھتی ہے ۔۔۔ یہ سوسن کس کی مدحت کر رہی ہے
کھلے پڑتے ہیں سب غنچے یہ کیا ہے ۔۔۔ انھیں کس پھول کا شوقِ لقا ہے
نئی پوشاک بدلی ہے گلوں نے ۔۔۔ مچایا شور ہے کیوں بلبلوں نے
نہیں معلوم ہے یہ ماجرا کیا؟ ۔۔۔ یہ کیسا حکم ہے رضواں کو آیا؟
بنا دے تو چمن ہر اک چمن کو ۔۔۔ نہ ہو جنت سے کچھ نسبت دولہن کو
ہوا مالک کو یہ حکمِ خداوند ۔۔۔ کہ دروازے جہنم کے ہوں سب بند
قریشی جانور کیوں بولتے ہیں ۔۔۔ یہ کس کے وصف میں لب کھولتے ہیں
زمیں کی سمت کیوں مائل ہیں تارے ۔۔۔ یہ کس کی دید کے سائل ہیں تارے
یہ بُت کس واسطے اوندھے پڑے ہیں ۔۔۔ زمیں پر کیوں خجالت سے گرے ہیں
یہ آمد کون سے ذی شان کی ہے ۔۔۔ یہ آمد کون سے سُلطان کی ہے
اسی حیرت میں تھے اہلِ تماشا ۔۔۔ کہ ناگہہ ہاتفِ غیبی یہ بولا
وہ اٹھی دیکھ لو گردِ سواری ۔۔۔ عیاں ہونے لگے انوارِ باری

Scanned with CamScanner

نقیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں — کسی کی جان کو تڑپا رہی ہیں
مؤدب ہاتھ باندھے آگے آگے — چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے
فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں — یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں
یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے — یہی فریاد رس ہیں بے بسوں کے
یہی بندِ الم کو توڑتے ہیں — یہی ٹوٹے دلوں کو جوڑتے ہیں
انھیں کی ذات ہے سب کا سہارا — انھیں کے در سے ہے سب کا گزارا
انہیں سے کرتی ہیں فریاد چڑیاں — انہیں سے چاہتی ہیں داد چڑیاں
کسے شوکت نہیں معلوم ان کی — مچی ہے دو جہاں میں دھوم انکی
یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت — کریں خود جو کی روٹی پر قناعت
مزیّن سر پہ ہے تاجِ شفاعت — عیاں ہے جس سے معراجِ شفاعت
فزوں رتبہ ہے صبح و شام ان کا — محمد مصطفےٰ ہے نام ان کا
ادھر بھی اک نظر او تاج والے — کوئی کب تک دلِ مضطر سنبھالے
ز مہجوری بر آمد جانِ عالم — تَرَحَّمْ یا نبیَّ اللہِ تَرَحَّمْ
نہ آخر رحمۃٌ للعٰلمینی — ز محروماں چرا فارغ نشینی
بہت نزدیک آ پہنچا وہ پیارا — فدا ہے جان و دل جس پر ہمارا

اٹھیں تعظیم کو یارانِ محفل
ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل

مشق

ذی :۔ عربی لفظ ہے جس کا معنی ہے والا۔ مثلاً ذی علم، علم والا۔ ذی عزت، عزت والا۔ ذی الحجہ، حج والا مہینہ۔ ذی شان :۔ شان والا۔ شاندار تذکرہ :۔ ذکر، چرچا۔ میلاد :۔ پیدائش۔ میلاد شریف :۔ عزت والی پیدائش۔ صبا :۔ پُروا ہوا۔ نرگس :۔ ایک پھول کا نام۔ سوسن :۔ آسمانی رنگ کے پھول کا نام۔ مدحت :۔ تعریف۔ لقا :۔ ملنا۔ ملاقات۔ شوقِ لقا :۔ ملنے کی چاہت۔ رضوان :۔ جنت کا افسر اعلیٰ۔ مالک :۔ جہنم کا سب سے بڑا افسر۔ حکم خداوند :۔ خدائے تعالیٰ کا حکم۔ وصف :۔ تعریف۔ دید :۔ دیکھنا۔ سائل :۔ منگتا۔ ہاتف :۔ آواز دینے والا۔ غیبی :۔ جو دیکھنے میں نہ آئے۔ عیاں :۔ ظاہر۔ باری :۔ پیدا کرنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ نور :۔ روشنی۔ انوار :۔ روشنیاں۔ نقیب :۔ وہ شاہی ملازم جو بادشاہ کی سواری کے آگے ہٹو، بچو کی آواز دیتا ہوا چلتا ہے۔ بند :۔ بندھن۔ اَلَم :۔ رنج وغم۔ مصیبت۔ بندِ الم :۔ مصیبت کا بندھن۔ فزوں :۔ بڑھا ہوا۔ زیادہ۔ مضطر :۔ بے قرار۔ والی :۔ مددگار۔ آقا۔ مزین :۔ سجا ہوا۔ یارانِ محفل :۔ محفل والے۔ جانِ محفل :۔ سے مراد سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ داد :۔ انصاف۔

تلفظ

جاننا چاہیے کہ جس طرح لفظ کا صحیح جاننا اور لکھنا ضروری ہے ۔ یونہی لفظ کو صحیح پڑھنا اور بولنا بھی لازم ہے ۔ ہماری اردو زبان میں عربی اور فارسی کے بے شمار الفاظ اس طرح گھلے ملے ہیں کہ غیر نہیں معلوم ہوتے ۔ لیکن ان میں بعض لفظ ایسے بھی ہیں جنہیں ناواقف حضرات غلط بول جاتے ہیں جس سے پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے اُن کی سُبکی ہوتی ہے ۔ دیکھو عربی کا ایک لفظ حتی الامکان ہے جو اردو میں بہت جاری ہے ۔ بعض لوگ اس لفظ کو حَتَّلُ امکان پڑھتے اور بولتے ہیں جو نہایت غلط ہے ۔

ذیل میں ہم ایک نقشہ پیش کرتے ہیں جس میں تمہیں چند مشہور الفاظ کے متعلق غلط اور صحیح تلفظ سے واقفیت ہو جائے گی ۔

صحیح تلفظ	معنی	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	معنی	غلط تلفظ
تَواضُع	خاکساری	تَوَاضَع	جہنّم	دوزخ	جُہنَّم
بِفَضْلِہٖ تعالیٰ	اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے	بُفُضْلہ تعالیٰ	اولیائے عظام	عظمت والے اولیاء	اولیائے عُظام
بِعَینِہٖ	ہوبہو	بَعینہ	قُرَیش	عرب کا ایک قبیلہ	قُرُیش
مُرِیدین	کسی پیر سے بیعت ہونے والے لوگ	مُرِیدِیْن	عَمْرو	آدمی کا نام	عُمرُو
مُنکَر نَکِیر	قبر میں سوال کرنے والے دو فرشتے	مُنکِر نکیر	مُستَقْبَل	آنے والا وقت	مُستَقِل
تَوَجُّہ	رُخ کرنا	تُوجُہ	مُصْطَفٰے	چنا ہوا	مُصْطَفےٰ
اِطاعَت	کسی کے حکم پر عمل کرنا	اَطاعَت	مُخاطَب	جس سے بات کی جائے	مُخاطِب
اَلفاظ	بولیاں	اِلفاظ	مُتَرجَم	ترجمہ کیا ہوا قرآن	مُتَرجِم قرآن
اَحکام	کئی فرمان	اِحکام	نبیِّ مُرسَل	نبی رسول شریف	نبی مُرسِل شریف
اَمراض	بیماریاں	اِمراض	اِختیار	قابو	اَختیار
مُؤَذِّن	اذان دینے والا	مؤذن	مُنتَخَب	چھانٹا ہوا	مُنتخِب
اِفطاری	روزہ کھولنے کا سامان	اُفطاری	مُرتَد	دین سے پھرا ہوا	مُرتِد

ے واو پڑھنے میں نہیں آئیگا

Scanned with CamScanner

پیارے بچو! اب ہم تمہیں ایک دوسری اہم بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں تم دھیان لگاکر سنو! جن دو لفظوں کو الگ الگ لکھنا چاہیئے ان کو آپس میں ایک دوسرے سے ملاکر لکھنا غلط ہے کیوں کہ ایسا بارہا ہوگا کہ دوسرے شخص کو غلط ملاوٹ والے الفاظ کو سمجھنے اور پڑھنے میں دقت پیش آئے گی۔ ہم ذیل میں بیجا ملاوٹ کی وضاحت کے لیے صحیح اور غلط نگارش کا ایک نقشہ پیش کرتے ہیں تم اس کو غور سے دیکھو اور غلط نویسی کی عادت سے اپنے کو محفوظ رکھو۔

صحیح نگارش	غلط نگارش	صحیح نگارش	غلط نگارش
ایک دوسرے کو	ایکدوسریکو	عیب دار	عیبدار
کچھ دے دو	کچھدیدو	جس سے	جسے
آہ وزاری	آہوزاری	اس قدر	اسقدر
رشتہ دار	رشتیدار	آپ نے	آپنے
اس سے	اسسے	اُن کے	اُنکے
زید کہتا ہے کہ	زید کہتا ہیکہ	چہل قدمی	چہلقدمی
کوہ طور	کوہطور	اس لیے	اسلئے
جس پر	جسپر	جس قدر	جسقدر

مشق

دِقّت :۔ رکاوٹ، پریشانی۔ مُتَوَجِّہ :۔ دھیان دینے والا
وضاحت :۔ صاف بیان۔ تلفُّظ :۔ بولنا، بولی۔ نگارش :۔ لکھائی۔ غلط نگاری :۔ غلط لکھنا۔ غلط نویسی :۔ غلط لکھنا
مُنکَر :۔ بے پہچانا ہوا شخص۔ نَکِیر :۔ بے پہچانا ہوا شخص۔ (قبر میں سوال و جواب کے لیے دو فرشتے آتے ہیں انہیں کا نام مُنکر نکیر ہے۔
تواضع :۔ کسی کی آؤبھگت کرنا۔ سُبُکی :۔ ہلکا پن۔

قومی مسلمان

۱

پیارے بچو! ذیل میں قومی مسلمان کے بارے میں غلام غوث اور غلام نبی کا ایک مکالمہ لکھا جا رہا ہے۔ دو آدمی جب کسی مضمون پر گفتگو کرتے ہیں تو ایسی گفتگو کو مُکالَمَہ کہا جاتا ہے۔ تم ذیل کے مکالمہ کو غور سے پڑھو اور سمجھنے کی کوشش کرو۔

غلام غوث:۔ السّلام علیکم

غلام نبی:۔ وعلیکم السّلام و رحمۃ اللہ

غلام غوث:۔ بھائی غلام نبی! میرے دل میں بار بار یہ سوال اٹھتا ہے کہ قرآن پاک ایک، حدیث ایک۔ تو پھر مسلمانوں کے درمیان اختلاف کیوں ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ میلاد شریف کی محفل جائز ہے اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن دوسرا کہتا ہے کہ میلاد شریف کی محفل جائز نہیں اور قیام تعظیمی کرنا نیز

صلاۃ وسلام پڑھنا حرام ہے۔

غلام نبی:۔ بیشک اللہ ایک، رسول ایک، کعبہ ایک، قرآن ایک۔ مگر مسلمان کہلانے والوں کا عقیدہ ایک نہیں۔ ان میں بعض سُنّی مُسلمان ہیں اور بعض قومی مسلمان اس لیے ان کے درمیان اختلاف ہے اور رہے گا۔

غلام غوث:۔ سُنّی مسلمان اور قومی مسلمان کا کیا مطلب؟

غلام نبی:۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے دین کے معاملہ میں جو راہ اختیار کی تھی اس راہ کے ماننے والے سُنّی مسَلمان ہیں اور جو لوگ اپنے کو مسلمان کہلواتے ہوئے سُنّیوں کے عقیدہ سے اختلاف رکھتے ہیں انہیں قومی مسلمان کہا جاتا ہے۔

غلام غوث:۔ قومی مسلمان عقیدہ میں ایک ہیں یا آپس میں اختلاف رکھتے ہیں

غلام نبی:۔ وہ لوگ عقیدہ میں ایک نہیں ان کے آپس میں بہت اختلاف ہے۔ اسی لیے ان میں بے شمار ٹولیاں او فرقے ہیں۔

غلام غوث:۔ کچھ فرقوں کے نام سے آگاہ کیجئے

غلام نبی :۔ وہابی، نیچری، رافضی، قادیانی، صُلح کُلی، دہریہ وغیرہ

غلام غوث :۔ وہابی کون سا فرقہ ہے۔

غلام نبی :۔ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں۔

غلام غوث :۔ وہابی مذہب کی تعلیم کیا ہے ؟

غلام نبی :۔ انبیائے عظام و اولیائے کرام کی شان میں بے ادبی کرنا سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا جیسا بشر اور بڑا بھائی قرار دینا، سرکار کے علم غیب کا انکار کرنا میلاد شریف کی محفل اور قیام تعظیمی کو حرام بتانا، یارسول اللہ، یاغوث پکارنے کو شرک کہنا۔

غلام غوث :۔ وہابی مذہب کی مشہور کتابیں کیا ہیں ؟

غلام نبی :۔ تقویۃ الایمان، نصیحۃ المسلمین، بہشتی زیور، تعلیم الاسلام تحذیر الناس، براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ۔

غلام غوث :۔ وہابی مذہب کے کچھ مشہور پیشواؤں کے نام بتایئے ؟

غلام نبی :۔ مُلا رشید احمد گنگوہی، مُلا قاسم نانوتوی، مُلا خلیل احمد سہارنپوری، مُلا اشرف علی تھانوی، مولوی کفایت اللہ دہلوی مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی الیاس کاندھلوی، مولوی

عبد الشکور کاکوروی لکھنوی، مولوی حسین احمد ٹانڈوی

غلام غوث:۔ بعض لوگ اپنے کو اہل حدیث بتاتے ہیں اس کا کیا مطلب؟

غلام نبی:۔ وہابیوں کی دو ٹولی ہے۔ ایک بڑی اور ایک چھوٹی ٹولی۔ بڑی ٹولی کا نام دیوبندی اور چھوٹی ٹولی کا نام غیر مقلد ہے یہی چھوٹی ٹولی کے لوگ اپنے کو اہل حدیث بتاتے ہیں۔

غلام غوث غیر مقلد اور دیوبندی میں کیا فرق ہے؟

غلام نبی:۔ یہ دونوں جتنے عقیدہ میں تو خالص وہابی ہیں کیوں کہ دونوں ملا اسمٰعیل دہلوی کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان پر عقیدہ رکھتے ہیں لیکن عمل میں فرق یہ ہے کہ غیر مقلد وہابی نماز پڑھتے وقت سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں اور نماز میں زور سے آمین بولتے ہیں۔ رمضان شریف میں تراویح کی نماز صرف آٹھ رکعت پڑھتے ہیں۔ اور رہے دیوبندی لوگ تو وہ نماز پڑھتے وقت ہم سُنّی حنفی مسلمانوں کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں اور نماز میں دھیرے سے آمین کہتے ہیں۔ نیز تراویح کی نماز کو بیس رکعت مانتے ہیں

غلام غوث:۔ جماعت اسلامی کون سا فرقہ ہے؟

Scanned with CamScanner

غلام نبی :۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے ماننے والوں میں ایک آزاد خیال وہابی مسٹر ابو الاعلیٰ مودودی ہیں جنہوں نے ایک جتھا بنا کر اس کا نام جماعت اسلامی رکھا ہے۔ انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں میں کوٹ پتلون والا طبقہ جو اسلامی شریعت اور دینی عقائد سے ناواقف ہے اس کی تعداد مسٹر ابو الاعلیٰ مودودی کے گروہ میں زیادہ ہے۔ یہ گروہ بھی دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کی طرح وہابیت میں خوب پکا ہے۔ اس کو مودودی فرقہ بھی کہتے ہیں۔

غلام غوث :۔ تبلیغی جماعت کون سا فرقہ ہے۔؟

غلام نبی :۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی الیاس کاندھلوی نے بھولے بھالے عوام سُنیوں کو پھانسنے اور ان کو وہابی بنانے کے لیے ایک جماعت بنائی جس کا نام تبلیغی جماعت ہے۔ اس جماعت کے لوگ دس بیس پچاس آدمیوں کی غول بنا کر قصبوں اور دیہاتوں میں پہونچتے ہیں اور مسجدوں میں اپنا بستر اور سامان پھیلا دیتے ہیں پھر آبادی میں گھر گھر جا کر لوگوں سے کہتے ہیں کہ کلمہ اور نماز کی تبلیغ کے لیے ہماری جماعت آئی ہے آپ لوگ چلئے۔ خدا اور رسول کی باتیں سُن لیجئے

بیچارے سادہ لوح عوام ان کی چکنی چپڑی باتیں سن کر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور پھر ان کی نمائشی تبلیغ سے متاثر ہو کر چند دن میں پکے وہابی بن جاتے ہیں۔

غلام غوث:- نیچری مذہب کے بارے میں بھی کچھ بتائیں۔

غلام نبی:- مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے بانی سر سید احمد خاں ایک نہایت ہی نیم چڑھے وہابی گزرے ہیں۔ یہ بہت عرصہ تک آزاد خیال انگریزوں کی صحبت میں رہ کر ان کا رنگ ڈھنگ سیکھتے رہے۔ وہابی تو وہ پہلے ہی سے تھے۔ اب جو آزاد خیال انگریزوں سے ان کا گہرا واسطہ پڑا تو رنگ اور چوکھا ہو گیا۔ پھر سنہ ۱۲۸۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۶ عیسوی میں انگلینڈ گئے اور وہاں اسلام کے دشمنوں سے جو کچھ سیکھا پڑھا اسے دماغ میں لے کر سنہ ۱۲۸۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۷۰ عیسوی میں ہندوستان واپس آئے اور یہاں پہنچ کر ایک نیا مذہب پھیلایا جس کا نام انہوں نے ٹھیٹ اسلام رکھا تھا۔ اور جس کو ہم لوگ نیچری مذہب کہتے ہیں۔ نیچری مذہب والے جنت و دوزخ، ثواب، عذاب، جن اور فرشتہ وغیرہ ان دیکھی چیزوں کا انکار کرتے ہیں۔ حضرات انبیائے کرام کے معجزوں کو نہیں مانتے۔ اسلامی

لباس، اسلامی داڑھی، اسلامی شکل وصورت کا مذاق اڑاتے ہیں۔

مشق

اختلاف:۔ پھوٹ، بگاڑ۔ اِختلاف رکھنا:۔ کسی عقیدہ کے مقابلہ میں اُلٹا عقیدہ ماننا گروہ:۔ ٹولی، جماعت۔ عوام:۔ موٹی سمجھ کے لوگ۔ اختیار کرنا:۔ قبول کرنا، اپنانا۔ سادہ لوح:۔ بھولا بھالا۔ نمائشی:۔ دکھاوے کی بات، دکھاوے کا کام۔ متاثر ہوکر:۔ نرم دل ہوکر۔ چوکھا:۔ تیز۔ آزاد خیال:۔ جو مذہبی قانون کا پابند نہ ہو۔ معجزہ:۔ نبی کا وہ کام جو لوگوں کی عقل کو حیران کردے۔

سوالات

۱ وہابی کسے کہتے ہیں اور وہابی مذہب کی تعلیم کیا ہے؟

۲ نیچری مذہب کا بانی کون ہے؟

۳ غیر مقلد اور دیوبندی میں کیا فرق ہے؟

قومی مسلمان

۲

غلام غوث :۔ قادیانی کون لوگ ہیں ؟

غلام نبی :۔ صوبۂ پنجاب کے ایک قصبہ قادیان میں مرزا غلام احمد نام کا ایک دجّال پیدا ہوا جس نے ایک طرف اسلامی عقیدوں کا انکار کیا اور دوسری طرف اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اس مرزا کے ماننے والوں کو قادیانی کہتے ہیں۔

غلام غوث :۔ مُسلمان تو وہی ہے جو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہوئے یہ عقیدہ رکھے کہ سرکار کے بعد اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ تو پھر بڑے تعجب کی بات ہے کہ مرزا نے جب ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانا تو اپنے کو مُسلمان کیوں کہلواتا رہا

غلام نبی :۔ مرزا تو ایک بدترین کافر و مرتد تھا لیکن چونکہ بغیر مُسلمان

کہلائے ہوئے وہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ نہ کرسکتا اسس لیے خود کو مُسلمان کہلواتا رہا۔

غلام غوث:۔ رافضی کون فرقہ ہے؟

غلام نبی:۔ یہ ایک پُرانا فرقہ ہے۔ جو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابیوں کا شدید دشمن ہے۔ اس فرقہ کے لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مانتے ہیں باقی تین یار یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین نہیں مانتے بلکہ ان حضرات کی شان مقدس میں گالی اور تبرّا بکتے ہیں۔

غلام غوث:۔ سرکار حیدر کرّار مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ تسلیم کیا تھا یا نہیں؟

غلام نبی:۔ بیشک سرکار حیدر کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تینوں حضرات کو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ

Scanned with CamScanner

تسلیم کیا۔ ان تینوں خلفاء کے ہاتھوں پر بیعت فرمائی۔ ان حضرات کے پیچھے مقتدی بن کر نمازیں پڑھتے رہے

غلام غوث:۔ تو پھر رافضی لوگ ان تینوں محترم صحابیوں کی خلافت کو تسلیم کیوں نہیں کرتے؟

غلام نبی:۔ رافضی کہتے ہیں کہ سرکار حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈر کی وجہ سے ان تینوں صحابیوں کی خلافت تسلیم کی تھی۔

غلام غوث:۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کا شیر اور ڈر کر ناحق بات تسلیم کرلے ایسا ہو نہیں سکتا۔

غلام نبی:۔ بے شک ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کا شیر ناحق بات تسلیم کرلے۔ وہ ہمیشہ وہی بات تسلیم کرے گا جو حق ہے تو جب شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صدیق اکبر حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھوں پر بیعت کی تو ثابت ہوگیا کہ ان تینوں حضرات کی خلافت قطعی طور پر حق ہے۔ ہاں جو لوگ سرکار حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کا شیر نہیں سمجھتے۔ وہ تینوں

خلفائے برحق کی خلافت بھی نہیں مانتے۔

غلام غوث:۔ بعض لوگ جو اپنے آپ کو سُنّی بتاتے ہیں اور چاروں یار کو برحق مانتے ہیں لیکن حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ بولتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں۔

غلام نبی:۔ جو شخص مسلمان کہلاتے ہوئے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی شان میں گستاخی کرے وہ رافضی ہے سُنّی ہرگز نہیں لہٰذا جو لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی دوسرے صحابی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں سُنّی نہیں بلکہ رافضی مستحق جہنم ہے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی عزّت کرنا سُنّی ہونے کے لیے لازم ہے۔

غلام غوث:۔ جو لوگ اپنے کو سُنّی کہلواتے ہوئے سرکار حیدر کرّار مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں ؟

Scanned with CamScanner

غلام نبی:۔ یہ لوگ خارجی ہیں، جہنم کے مستحق ہیں۔ سُنّی ہرگز نہیں۔
غلام غوث:۔ صلح کلیوں کا عقیدہ کیا ہے؟
غلام نبی:۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جتنے فرقے اپنے کو مسلمان کہلواتے ہیں وہ سب حق پر ہیں۔ کسی فرقے کے آدمی کو بُرا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔
غلام غوث:۔ ان کا یہ عقیدہ کیسا ہے؟
غلام نبی:۔ صریح باطل ہے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے۔ سرکار اقدس فرماتے ہیں۔ کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً۔ یعنی ایک فرقہ کے سوا باقی مسلمان کہلانے والے تمام فرقے ناری ہیں جہنمی ہیں۔ دیکھئے حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حق پر صرف ایک فرقہ ہے باقی فرقے جہنمی ہیں۔
غلام غوث:۔ کیا کسی کو برا کہنا درست ہے؟
غلام نبی:۔ چور اور ڈاکو کو اچھا کہا جائے گا یا بُرا؟
غلام غوث:۔ یہ دونوں تو بہت بُرے ہیں ان کو کون اچھا کہہ سکتا ہے؟
غلام نبی:۔ چور اور ڈاکو کی بُرائی بیان کرنا اور ان کی صحبت سے

ؔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰

لوگوں کو بچانا درست ہے یا نہیں؟

غلام غوث:۔ یہ کام تو بہت ضروری ہے تاکہ لوگ چوکنے رہیں۔

غلام نبی:۔ تو اب سنیئے۔ جو لوگ مولوی اور رہبر بن کر سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں لکھتے ہیں اور کتاب چھپوا کر پھیلاتے ہیں وہ ایمان کے چوٹے اور دین کے ڈاکو ہیں اسلامی قانون کی رو سے شیطان اور بے دین ہیں۔ ہم غلاموں کا فرض ہے کہ اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کی حمایت کریں۔ ایسے مولویوں اور رہبروں کی بیدینی سے عام مسلمانوں کو آگاہ کریں تاکہ مسلمان چوکنے رہیں اور ان سے اپنا ایمان وعقیدہ بچائے رکھیں۔

غلام غوث:۔ دہریہ کون لوگ ہیں؟

غلام نبی:۔ جس طرح بکری کی کھال پہنے ہوئے سؤر دیکھنے میں حلال بکری اور حقیقت میں ناپاک سؤر ہے۔ یوں ہی دہریئے دیکھنے میں مسلمان اور حقیقت میں کافر شیطان ہیں۔

غلام غوث:۔ دہریوں کا عقیدہ کیا ہے؟

غلام نبی:۔ دہریوں کا عقیدہ یہ ہے کہ دین و مذہب کوئی چیز نہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قربانی یہ سب بیکار کام ہیں۔

حرام اور حلال میں کوئی فرق نہیں۔

غلام غوث:۔ جب دہریئے سرے سے دین و مذہب کے مخالف ہیں تو مسلمان کیوں کہے جاتے ہیں

غلام نبی:۔ اسلامی شرع ان کو مسلمان نہیں مانتی اس لیے ہم لوگ بھی ان کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ لیکن چوں کہ وہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے مسلمانوں کی طرح ان کے نام ہوتے ہیں مسلمانوں میں شادی بیاہ کا رشتہ کرتے ہیں اس لیے دنیا انہیں مسلمان کہتی اور سمجھتی ہے۔

غلام غوث:۔ قومی مسلمانوں میں سب سے بڑھ کر خطرناک فرقہ کون ہے؟

غلام نبی:۔ جس فرقہ نے سُنّی مسلمانوں کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا اور جس سے سُنیّت کو شدید نقصان پہونچا اور پہونچ رہا ہے۔ وہ وہابی فرقہ ہے جو سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

غلام غوث:۔ ایسا کیوں؟

غلام نبی:۔ کہیں کہیں وہابی مولوی اپنی وہابیت پر پردہ ڈال کر مسلمانوں کی محفل میں ذکر میلاد شریف سناتے ہیں۔ کھڑے ہوکر یا نبی سلام علیک پڑھتے ہیں۔ نیاز والی چیزوں پر فاتحہ دیتے ہیں۔ سُنّی بن کر مسجد میں امامت کرتے ہیں اور مدرسے میں

سُنی بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ قادری چشتی کہلا کر سادہ لوح سُنیوں کو اپنا مرید بناتے ہیں۔ جب بھولے بھالے غافل سُنی ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں تب یہ مکار مولوی پیر دھیرے دھیرے اپنے باطل عقیدوں کی تعلیم دے کر چند دنوں میں انہیں پکا وہابی بنا دیتے ہیں۔

غلام غوث:۔ اگر وہابی نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

غلام نبی:۔ وہابی کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے اور باطل ہے۔ وہابی کے پیچھے نماز درست نہیں۔

غلام غوث:۔ بعض جگہ اگر دیوبندیوں کو وہابی کہہ دیا جائے تو وہ چڑھتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم دیوبندی ہیں وہابی نہیں۔

غلام نبی:۔ وہابی عقیدہ کی پہلی اور پرانی کتاب تقویۃ الایمان ہے جس کو مُلّا اسمٰعیل دہلوی نے وہابیت کی تبلیغ کے لیے لکھا ہے اس کتاب پر تمام دیوبندی ایمان رکھتے ہیں — دیوبندیوں کے بہت بڑے پیشوا مُلّا رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں تحریر کیا ہے کہ "اس (تقویۃ الایمان) کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب ثواب ہے۔"

فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۵۰

اب واضح ہو گیا کہ جو دیوبندی اپنے وہابی ہونے سے انکار کرے وہ نہایت مکار اور جھوٹا ہے۔

غلام غوث:۔ وہابیوں کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

غلام نبی:۔ وہابی لوگ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنے اور گستاخی لکھنے کے سبب بے دین ہیں اس لیے شرع کی رو سے ان کو سلام کرنا، ان سے مصافحہ کرنا ان کے یہاں شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا جائز نہیں۔ ان کا ذبح کیا ہوا جانور مُردار ہے جس کا گوشت کھانا جائز نہیں۔ ان سے میل جول، دوستی، محبت کرنا حرام ہے۔ ان کے جنازے کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ان سے اپنا دین و ایمان بچانا فرض ہے۔ اور یہی حکم قادیانی، نیچری، رافضی وغیرہ کے بارے میں بھی ہے۔ خود سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔ اے مسلمانو! تم بدعقیدہ مکاروں سے الگ رہنا ان کو اپنے سے الگ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں حق سے بہکا دیں۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارا عقیدہ بگاڑ دیں۔ مَعَاذَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

؎ مسلم شریف ص۱۰

مشق

صریح :۔ کھلم کھلا۔ خارجی :۔ اہل بیت کا دشمن فرقہ۔ حیدر :۔ شیر۔ کرّار :۔ بار بار حملہ کرنے والا۔ حیدر کرّار :۔ مراد حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ گرویدہ :۔ شیدا۔ مکّار :۔ دھوکہ دینے والا۔ دجّال :۔ بہت فریب دینے والا۔ موجب :۔ لازم کرنے والا۔ مقتدی :۔ امام کے پیچھے کھڑا ہونے والا۔ مصافحہ :۔ دو آدمی کا آپس میں ہاتھ ملانا۔ حکم شرعی :۔ شریعت کا فرمان۔ تبرّا :۔ بڑوں کو گالی دینا

سوالات

۱۔ کسی صحابی کی شان میں گستاخی کرنیوالا کون ہے ؟
۲۔ سب سے بڑھ کر خطرناک فرقہ کون ہے ؟
۳۔ وہابیوں کو بے دین کیوں کہا جاتا ہے۔ ؟

نوٹ :۔ دیوبندی مولویوں کے متعلق مزید معلومات کے لیے اسی کتاب کے آخر میں ضمیمہ کا صفحہ نمبر ۱۴۲ ملاحظہ کریں

Scanned with CamScanner

سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیارے نبی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آٹھویں پشت میں حضرت کعب بن لُؤی گزرے ہیں جن کا نام تم تعمیر ادب حصہ سوم میں پڑھ چکے ہو۔ انہیں حضرت کعب کے ایک صاحبزادے حضرت مُرّہ ہیں جن کی نسلِ پاک میں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اور حضرت کعب ہی کے ایک دوسرے بیٹے کا نام عَدِی ہے جس کی نسل میں حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے اس لیے آپ کو عدوی کہا جاتا ہے۔ اس بیان سے واضح ہو گیا کہ حضرت کعب بن لُؤی ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی دادا ہیں اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی دادا ہیں۔

حضرت سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیس سال کی عمر میں مسلمان ہو کر حضور پُر نور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تمام صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام میں سب سے اونچا مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے دن

مہاجرین اور انصار نے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی ہاتھوں پر بیعت کی اور آپ کو سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین تسلیم کیا۔ آپ نے دو سال تین ماہ گیارہ دن خلافت کے فرائض شاندار طریقہ پر انجام دیئے اور اسلام کی بنیادیں خوب مضبوط کر دیں۔

۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ھ مطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء کو آپ کا وصال ہوا۔ پھر مہاجرین اور انصار نے حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی ہاتھوں پر بیعت کی اور آپ کو سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ تسلیم کیا۔ آپ کے عہد خلافت میں ایران، شام، مصر، عراق فتح ہو کر اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔ آپ نے دس برس چھ ماہ بڑے رعب و داب سے حکومت کی۔ آپ کے عدل و انصاف کا زور دیکھ کر بکری اور شیر ایک گھاٹ سے پانی پیتے تھے۔ آپ عرب وشام، مصر و ایران، فلسطین و عراق کے تنہا شہنشاہ تھے۔ دنیا کے خزانے آپ کے مقدس قدموں کے نیچے تھے مگر آپ نے بہت سادہ زندگی بسر کی۔ آپ کے کرتے اور پائجامے میں پیوند لگے ہوتے تھے لیکن رعب و دبدبہ کا عالم یہ تھا کہ بڑے بڑے شیر دل بہادر آپ کا نام سن کر تھرا

اٹھتے تھے۔ ۲۶ ر ذی الحجہ ۲۳ھ مطابق ۳ ر نومبر ۶۴۴ء کو بدھ کے دن ایک خبیث ایرانی غلام ابو لؤلؤ کافر نے جب کہ آپ نماز فجر پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے زہر آلود خنجر سے آپ پر وار کیا جس سے آپ شدید طور پر زخمی ہو گئے اور تین دن کے بعد وصال فرمایا۔

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آپ سچے غلام اور جاں نثار صحابی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی غلامی کے صلہ میں آپ کو بڑے بڑے کمالات سے نوازا تھا۔ آپ کی جلیل الشان کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ آپ نے گھر بیٹھے ایک رقعہ لکھ کر ملک مصر کا خشک دریا رواں کر دیا۔

واقعہ یوں ہے کہ آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصر کا گورنر مقرر کیا۔ ایک دن مصر کے باشندے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! ہمارے ملک میں پہلے سے یہ رسم چلی آرہی ہے کہ جس سال دریائے نیل میں باڑھ نہیں آتی اور وہ خشک ہونے لگتا ہے تو ہم لوگ ایک کنواری لڑکی کو بہترین کپڑوں اور عمدہ زیوروں سے سجا کر اسے دریائے نیل کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ جب وہ لڑکی دریا میں پھینک دی جاتی ہے تو دریا بڑے جوش و خروش سے بہنے لگتا ہے۔ پانی کی خوب بہتات ہو جاتی ہے۔ پھر اسی پانی سے ہماری کھیتیاں سیراب ہوتی ہیں۔ امسال

Scanned with CamScanner

بھینٹ چڑھانے کا زمانہ قریب آگیا ہے اور اس وقت دریائے نیل خشک ہوتا جارہا ہے اگر اس کو بھینٹ نہ دی گئی تو وہ بالکل خشک ہوجائے گا اور ہم لوگ قحط سالی کی وجہ سے تباہ و برباد ہوجائیں گے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ پہلے جو کچھ بھی ہوا وہ ہوا لیکن اب یہاں اسلام آگیا ہے۔ اسلام کا مزاج خونی رسم کو کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔ مصری لوگ مجبور ہوکر دریائے نیل کو لڑکی کی بھینٹ نہ دے سکے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اب دریائے نیل میں صرف برائے نام پانی رینگ رہا ہے تو قحط سالی کے خوف سے وہ لوگ اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسری جگہ کوچ کرنے کی تیاری کرنے لگے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نازک معاملہ دیکھ کر سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں مدینہ منورہ ایک خط بھیجا جس میں دریائے نیل اور مصریوں کی خونی رسم کا حال تحریر کیا۔

حضرت سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان بھیجا کہ تم نے اس خونی رسم کو بند کرکے اچھا کیا۔ میں تمہارے پاس دریائے نیل کے نام ایک پرچہ بھیج رہا ہوں تم اس پرچہ کو دریائے نیل میں ڈال دو۔ پرچہ کا مضمون یہ تھا۔

مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى نِيْلِ مِصْرَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ مِنْ قَبْلِكَ فَلَا تَجْرِ وَاِنْ کَانَ اللّٰهُ اَنْ یُّجْرِیَكَ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ اَنْ یُّجْرِیَكَ ۔

اللہ تعالیٰ کے بندے مسلمانوں کے حاکم عمر کی طرف سے دریائے نیل کے نام یہ خط ہے ۔ اے دریا اگر تو اپنے آپ سے جاری رہتا ہے تو نہ جاری ہو اور اگر تجھے اللہ جاری رکھتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے جو اکیلا زبردست ہے درخواست کرتا ہوں کہ تجھے جاری کر دے ۔

سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا خط دریائے نیل میں ڈال دیا دنیا حیرت میں تھی کہ کاغذ کے اس پرچہ سے خشک دریا کیسے رواں ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا کرم کہ پرچہ پڑنے کے بعد دریائے نیل کے بہاؤ میں تیزی پیدا ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ رات گزر کر صبح ہوتے ہوتے اس میں سولہ گز پانی کھڑا بڑھ گیا۔ اور دریا موجیں مار کر بہنے لگا۔ نیز لڑکی کی بھینٹ دینے کی خونی رسم ہمیشہ کے لیے مٹ گئی۔

مشق

صلہ :- بدلہ، انعام۔ کرامت :- اللہ تعالیٰ کے ولی کا کام جس کو دیکھ کر عقل

Scanned with CamScanner

حیران رہے۔ **قحط**: کال، **قحط سالی**: قحط کا سال۔ **رقعہ**: پرچہ۔ **زہر آلود خنجر**: زہر میں بجھایا ہوا خنجر۔ **فعل معروف**: وہ فعل ہے جس کے فاعل کا ذکر کیا جائے۔ جیسے پڑھا اس نے۔ لکھتا ہے زید۔ ان مثالوں میں پڑھا، لکھتا ہے، فعل معروف ہے۔ **فعل مجہول**: وہ فعل ہے جس کے فاعل کا ذکر نہ کیا جائے۔ مثلاً پڑھا گیا، لکھا جاتا ہے۔ **نائب فاعل**: وہ اسم ہے جو فعل مجہول کے ساتھ فاعل کی جگہ لایا جائے۔ جیسے خط پڑھا گیا، روٹی کھائی گئی۔ روپیہ دیا جاتا ہے۔ ان مثالوں میں خط، روٹی، روپیہ نائب فاعل ہے

سوالات

۱۔ دریائے نیل کا واقعہ بیان کرو۔

۲۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال کب ہوا؟

۳۔ جب وہ لڑکی دریا میں پھینک دی جاتی ہے۔ اس جملہ میں فعل مجہول اور نائب فاعل متعین کرو۔

Scanned with CamScanner

برٹش گورنمنٹ

یہ تمہیں بتایا جا چکا ہے کہ انگریزوں کا اصلی ملک اور وطن انگلینڈ ہے۔ انگلینڈ میں زمانہ قدیم سے بادشاہی چلی آرہی ہے۔ وہاں کی حکومت کا نام برطانوی حکومت ہے۔ جسے انگریزی زبان میں برٹش گورنمنٹ کہتے ہیں۔ جب انگریزی ساہوکار اپنے وطن انگلینڈ سے ہندوستان آئے تو یہاں انہوں نے تجارتی کاروبار کا سلسلہ قائم کیا اور اس میں خوب ترقی کی۔ پھر بعد میں انہوں نے مغل بادشاہوں کی بے بسی اور کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے اپنی انگریز حکومت قائم کرلی۔

انگلینڈ کی حکومت برطانیہ نے اگرچہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی اس نئی حکومت کو جائز قرار دیا تھا اور ہندوستان کا انتظام درست رکھنے کے لیے کمپنی کے نام ہدایت و فرمان بھی بھیجتی رہی لیکن خود اس نے ہندوستان کی انگریزی حکومت کے اختیارات اپنے ہاتھ میں نہیں لیے بلکہ کمپنی ہی کے ہاتھ میں رہنے دیا۔ جس کے باعث کمپنی کے کرتا دھرتا اور حکام آزاد بن کر

ہندوستان میں اپنی من مانی حکومت کرتے رہے۔ چوں کہ کمپنی کے دورِ حکومت میں انگریز افسران ہندوستانیوں سے نوکروں اور غلاموں جیسا برتاؤ کرتے تھے۔ ہندوستانیوں کو ذلیل نگاہ سے دیکھتے تھے ان پر طرح طرح کا ظلم کرتے تھے۔ اس لئے عام ہندوستانیوں کا دل کمپنی راج سے پک گیا تھا جس کے نتیجے میں سب سے پہلے میرٹھ چھاؤنی میں ہندوستانی فوج نے ۱۶؍رمضان شریف سنہ ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۰؍مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو اتوار کے دن ایسٹ انڈیا حکومت کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا اور انگریز فوجی افسروں کو قتل کیا۔ پھر باغی فوج میرٹھ سے راتوں رات چل کر صبح سویرے ۱۷؍رمضان شریف سنہ ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۱؍مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو دہلی پہونچی اور انگریز حکمرانوں کو موت کے گھاٹ اتار کر سراج الدین بہادر شاہ ظفر کی بادشاہت اور حکومت کا اعلان کیا۔ میرٹھ اور دہلی کی طرح یوپی کے دوسرے اضلاع بریلی، کانپور، جھانسی، لکھنؤ، گورکھپور، اعظم گڈھ وغیرہ میں بھی بغاوت کی آگ پھیل گئی۔ جگہ جگہ انگریز افسران اور حکام مار ڈالے گئے۔ کئی ایک ضلع سے کمپنی کا راج ختم ہوگیا۔ اس موقع پر سُنّی مسلمانوں کے بڑے بڑے علما مثلاً حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی، حضرت مفتی صدرالدین دہلوی، مولانا فیض احمد بدایونی وغیرہ نے دہلی سے اسلامی فتویٰ جاری کیا کہ انگریزوں کے خلاف مسلمانوں پر جہاد کرنا فرض ہے۔ اس فتویٰ

سے مسلمانوں میں بڑا جوش پیدا ہوا۔ چنانچہ جب ۱۶ محرم ۱۲۷۴ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۸۵۷ء کو انگریزوں نے پنجاب کی سکھ فوج اور نیپال کی گورکھا فوج کی مدد سے دہلی پر حملہ کیا تو عام مسلمانوں نے بھی باغی فوج کے ساتھ انگریزوں کا مقابلہ کیا لیکن چوں کہ بہادر شاہ ظفر کے سمدھی مرزا الٰہی بخش اور شاہی طبیب حکیم احسن اللہ خاں کو انگریزوں نے دولت اور کرسی کی لالچ دیکر پھوڑ لیا تھا۔ یہ دونوں مسلمانوں کی خفیہ کارروائیوں سے انگریزوں کو آگاہ کردیا کرتے تھے۔ اس لیے دہلی کے مسلمان روز بروز پسپا ہوتے گئے یہاں تک کہ ۲۹ محرم ۱۲۷۴ھ مطابق ۲۹ ستمبر ۱۸۵۷ء کو انگریزوں نے شہر دہلی اور لال قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ پھر رفتہ رفتہ یوپی کے دوسرے اضلاع میں بھی انہوں نے بغاوت کی آگ بجھا کر کامیابی حاصل کرلی۔ اور اپنا اقتدار دوبارہ قائم کیا۔ دہلی پر قابو پاجانے کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں سے بہت سخت انتقام لیا۔ مغل خاندان کو نیست و نابود کردیا۔ جامع مسجد دہلی کی بہت بے حرمتی کی۔ مُغل شاہزادوں کو کھلے میدان میں قتل کرایا۔ بے شمار مسلمانوں کو نہایت بے دردی سے شہید کیا۔ حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی کا گھر اور جائیداد ضبط کرکے آپ کو جزیرۂ انڈمان لے جاکر قید کیا۔ آخری مغل بادشاہ سراج الدین بہادر شاہ ظفر پر جھوٹا مقدمہ چلا کر ہندوستان سے جلا وطن کیا اور رنگون

لے جاکر زندگی بھر کے لیے نظر بند کر دیا۔ جس زمانہ میں یہاں ہندوستان میں بغاوت ہوئی اس وقت انگلینڈ میں ملکہ وکٹوریہ کی بادشاہت تھی۔ جب ہندوستان کی بغاوت کا معاملہ ملکہ وکٹوریہ کے سامنے پیش ہوا تو اس نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کو ختم کر کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیے اور ہندوستانیوں کے نام ایک فرمان بھیجا جس کو لارڈ کیننگ نے ۴ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ مطابق یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو الٰہ آباد کے دربار میں پڑھ کر سنایا۔ اس میں لکھا تھا کہ

"ہندوستان کی سلطنت کا انتظام ملکہ وکٹوریہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے سب رعایا برابر سمجھی جائے گی۔ کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیا جائے گا"

ہندوستان میں انگلستان کے بادشاہوں کی حکومت ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۸۵۸ء سے ۲۷ رمضان شریف ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تک رہی پھر یہ ملک ۲۸ رمضان شریف ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو برٹش گورنمنٹ کے پنجے سے آزاد ہو کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ چھوٹے حصّے کا نام پاکستان اور بڑے حصّے کا نام بھارت ہے۔ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ ط اے اللہ ملک کے مالک! تو جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے حکومت

چھین لیتا ہے۔

مشق

اضلاع: ضلع کی جمع ہے۔ اقتدار: حکومت، طاقت۔ ضبط بے دخل کرنا۔ نظر بند کرنا: نگرانی میں رکھنا۔ ملکہ: بادشاہ کی بیوی، رانی۔ خفیہ: پوشیدہ۔ جلا وطن کرنا: کسی کو اس کے ملک سے باہر کرنا۔ جائز: درست۔

سوالات

۱۔ کن علمائے انگریزوں کے خلاف فتویٰ دیا؟
۲۔ بھارت اور پاکستان کس دن آزاد ہوئے؟
۳۔ حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ کہاں قید میں رکھے گئے؟

Scanned with CamScanner

سرکار ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چوتھی پشت میں حضرت مغیرہ بن قصی گزرے ہیں جن کا مشہور نام عبد مناف ہے۔ انہیں حضرت عبد مناف کے ایک صاحبزادے حضرت ہاشم ہیں جو ہمارے سرکار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پردادا ہیں اور حضرت عبد مناف ہی کا ایک دوسرا بیٹا عبد الشمس ہے جس کی نسل میں حضرت عثمان غنی سرکار ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ " حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عفان بن ابو العاص بن اُمیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک کان میں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی آواز جیسے ہی پہونچی فوراً اسلام قبول کر کے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوگئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیت عظام میں سب سے زیادہ بلند

Scanned with CamScanner

درجہ آپ کا ہے۔

آپ نے راہِ خدا میں بے شمار مال و دولت خرچ فرمایا۔ چنانچہ ایک مرتبہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور کی میرے گھر پر دعوت ہے۔ حضور اپنے دوستوں سمیت میرے غریب خانہ پر تشریف لا کر ما حضر تناول فرمائیں جب وقتِ مقررہ پر سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولت خانہ کی طرف چلنے کا قصد فرمایا تو اس موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار کے پیچھے ہو لیے اور سرکار کا ایک ایک قدم مبارک جو ان کے گھر کی طرف چلتے ہوئے زمین پر پڑ رہا تھا اسے گننے لگے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! میرے قدم کیوں گنتے جا رہے ہو؟ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں میں چاہتا ہوں کہ حضور کی تعظیم و توقیر کی خاطر ایک ایک قدمِ پاک کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چنانچہ آپ کے دولت خانہ تک پہونچنے میں حضور کے جتنے قدم مقدس پڑے اتنے غلام آپ نے راہِ خدا میں آزاد کیے۔ حضرات مہاجرین جب مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے۔ یہاں کا پانی انہیں پسند نہ آیا کیوں کہ کڑوا تھا۔ مدینہ شریف میں ایک

جامع المعجزات ص۶۵ بحوالہ سچی حکایات حصہ اول ص۲۳۳

شخص کے پاس رُومہ نام کا ایک کنواں تھا جس کا پانی میٹھا تھا اور مہاجرین کے لیے سازگار تھا لیکن کنویں کا مالک قیمت لے کر پانی دیتا تھا۔

حضرات مہاجرین غریب تھے ان کے پاس روپئے کہاں تھے جس سے پانی خرید کر پیتے۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لیے پینتیس ہزار ۳۵۰۰۰ روپئے میں رُومہ کنواں خریدا اور اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ سنہ ۹ھ مطابق سنہ ۶۳۰ء میں جب صحابہ کا تنگ دست لشکر کافروں سے جہاد کرنے کے لیے تبوک جانے کی تیاری کر رہا تھا اس وقت قحط اور تنگدستی کی وجہ سے عام صحابہ سخت پریشان تھے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوشحال صحابیوں کو راہِ خدا میں چندہ دینے کی ترغیب دی اس پر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو اونٹ مع ساز و سامان اور ایک ہزار اشرفی بارگاہِ رسالت میں پیش کر کے تنگ دست لشکر کی پریشانی دور کر دی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اِشْتَرَیٰ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَنَّۃَ مَرَّتَیْنِ، یَوْمَ رُوْمَۃَ وَیَوْمَ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ۔
یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مرتبہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ

ے حاکم ابن عدی، ابن عساکر بحوالہ الامن والعلیٰ ص ۲۱۲

علیہ وسلم سے جنت خریدی ہے۔ ایک مرتبہ رومہ کنواں کے دن اور دوسری بار لشکر کی تنگ دستی کے موقع پر۔

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بحر و بر، شمس و قمر، شجر و حجر، زمین و آسمان اور سارے جہان کا مالک بنایا ہے۔ ہمارے سرکار اپنے رب کے فضل سے جنت کے بھی مالک ہیں اور اختیار رکھتے ہیں کہ جس کو چاہیں جنت عطا فرمائیں، اور یہی عقیدہ صحابۂ کرام کا تھا کہ سرکار جنت کے مالک و مختار ہیں۔ چنانچہ جس وقت سرکار نے جنت بیچنے کا اعلان فرمایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار سے جنت خرید لی۔ تو اگر حضرت عثمان سرکار کو جنت کا مالک نہ سمجھتے تو سرکار سے کس طرح جنت خریدتے۔ ایک موقع پر حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار مصطفےٰ مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی۔ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ۔ اللہ کے رسول! میں حضور سے (جنت مانگتا ہوں) اور یہ مانگتا ہوں کہ میں جنت میں حضور کے ساتھ رہا کروں۔ تو اگر حضرت ربیعہ سرکار کو جنت کا مالک نہ جانتے تو پھر سرکار سے جنت کیسے مانگ سکتے تھے۔

اسلامی نونہالو! وہابی لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

ے مسلم شریف جلد اوّل صـ ۱۹۳

Scanned with CamScanner

علیہ وسلم ہمارے بھائی ہیں اور ہماری طرح ایک مجبور انسان ہیں۔ جنت پر رسول اللہ کا کوئی اختیار نہیں۔

پیارے بچو! وہابیوں کی یہ بولی اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم وہابیوں کی بکواس کو ہرگز نہ سننا۔ یہ لوگ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی اور غلام نہیں بلکہ شیطان کے غلام اور دیو کے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں ان کی گمراہیوں سے محفوظ رکھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسمت کے بہت بڑے دھنی تھے کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی شاہزادی حضرت رُقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ کے ساتھ کیا۔ جب سنہ ۲ھ میں حضرت رقیہ کا وصال ہو گیا تو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دوسری شاہزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کا نکاح کر دیا۔ آپ بفضلہ تعالیٰ نبی کے دو شاہزادیوں کے شوہر ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے وقت سے آج تک دنیا میں یہ شرف آپ کے سوا کسی اُمّتی کو نہیں ملا۔ ان دو شاہزادیوں کے شوہر ہونے کی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہتے ہیں۔ ذو کے معنیٰ والا، نورین کے معنیٰ دو نور۔ ذوالنورین کے معنیٰ دو نور والا۔ ایک نور حضرت رُقیہ اور دوسرا نور حضرت اُمّ کلثوم رضی

اللہ تعالیٰ عنہما۔

پیارے بچو!

جب سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شاہزادی حضرت رُقیہ اور حضرت اُمِ کلثوم نور ہیں اور پُرانے زمانے کے اہلِ حق مسلمانوں نے ان دونوں شاہزادیوں کو نور مانا اور ان کے شوہر حضرت عثمان کو ذوالنورین یعنی دو نور والا کہا تو اب اس نئے زمانے میں جو شخص خود سرکار کے نور ہونے کا انکار کرے وہ نرا جاہل اور پکا دیو کا بندہ ہے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یکم محرم ۲۴ھ مطابق ۱۱ر نومبر ۶۴۴ء کو تمام مہاجرین اور انصار نے حضرت عثمان ذوالنورین کے نورانی ہاتھوں پر بیعت کی اور آپ کو سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین تسلیم کیا۔ آپ نے چند روز کم بارہ برس تک خلافت کے فرائض انجام دیئے۔ آپ کے دورِ خلافت میں ایشیا اور افریقہ کے کئی ایک نئے ملک فتح ہوکر اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔

آپ کے دورِ خلافت میں ایک یہودی فتین عبداللہ بن سبا ظاہر میں مسلمان ہوگیا لیکن باطن میں منافق اور اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ اُس مُنافق یہودی نے بگلا بھگت بن کر مکہ معظّمہ، مدینہ منوّرہ، بصرہ، کوفہ اور مصر کا سفر کیا اور لوگوں کو اسلام کے نام پر باطل عقیدہ کی تعلیم

Scanned with CamScanner

دیتا رہا۔ مکہ شریف اور مدینہ طیبہ میں تو اس کی دال بالکل نہیں گلی لیکن بصرہ، کوفہ اور مصر کے بہت سے باشندوں کو اس نے اپنی گمراہی کی جال میں پھانس لیا اور ان کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف فساد و بغاوت پر ابھارتا رہا۔ چنانچہ آپ کی خلافت کے آخری زمانے میں جب بعض لوگوں نے آپ کی مخالفت کی تو سبائی گروہ ان کا ساتھی ہو گیا اور سب ایک لمبا جتھا بنا کر مدینہ طیبہ پہونچے اور باغی ہو کر آپ کو قتل کر دینے کی دھمکی دینے لگے۔ حضرات صحابۂ کرام بیچ میں پڑ کر آپ کے اور باغیوں کے درمیان تصفیہ کرا دیا۔ باغی لوگ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے لیکن اس موقع پر آپ کا چچازاد بھائی مروان بن حکم ایک سنگین شرارت کر بیٹھا۔ جب باغیوں کو معلوم ہوا تو مدینہ شریف کی طرف گھوم پڑے اور یہاں پہنچ کر آپ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ پھر ان ظالموں نے جی بھر کر آپ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے یہاں تک کہ ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۳۵ھ مطابق ۱۷ جون سنہ ۶۵۶ء کو جمعہ کے دن آپ کے مکان میں گھس کر آپ کو شہید کر دیا۔ آپ ایسے صابر اور بُردبار تھے کہ جب بعض صحابۂ کرام نے باغیوں سے جنگ کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو سختی سے روک دیا اور اپنی طرف سے خونریزی نہ ہونے دی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

۵۔ الاکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف۔

Scanned with CamScanner

مشق

تصفیہ : سمجھوتہ۔ شہادت : اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل ہونا۔
ماحضر : جو کھانا موجود ہے۔ فِتّین : بہت فساد برپا کرنے والا۔
سازگار : موافق۔ بُردُبار : دوسرے کی دھاندلی برداشت کرنیوالا

سوالات

۱۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے روپئے میں بیر رومہ خرید کر وقف کیا ؟

۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے ؟

۳۔ یہ کیسے ثابت ہوا کہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت کے مالک ہیں ؟

اردو زبان کی کہانی

ھندوستان ایک بہت ہی بڑا ملک ہے اس میں بے شمار قومیں آباد ہیں جن کی رنگ برنگ کی زبانیں ہیں۔ لیکن ھندوستان کی جس زبان کا جھنڈا سب سے اونچا ہے وہ "اُردو" ہے۔ دیکھو ایک سکھ دوسرے سکھ سے پنجابی زبان میں بات کرتا ہے۔ لیکن وہی سکھ اگر بنگالی ڈاکٹر سے گفتگو کرنا چاہے تو اسے پنجابی کے بجائے اردو بولنا پڑے گا۔ سندھی لوگ اپنے گھر کی چہار دیواری میں سندھی زبان استعمال کرتے ہیں لیکن جب دوکان پر بیٹھتے ہیں تو گاہکوں سے اردو زبان میں بات چیت کرتے ہیں۔ مارواڑی لوگ اپنے ماں بچوں سے تو گجراتی بولتے ہیں لیکن ریلوے اسٹیشن پہونچ کر انہیں اردو زبان سے کام لینا ہوتا ہے۔

مہاراشٹر کے رہنے والے اپنی برادری میں مرہٹی بولتے ہیں لیکن سکھ ڈرائیور سے کام لینے کے لیے انہیں ٹوٹی پھوٹی اُردو ہی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ راج نیپال کے پہاڑی باشندے اپنے بال بچوں سے نیپالی زبان میں بولتے ہیں لیکن بس کنڈکٹر سے ٹکٹ مانگتے وقت نیپالی کے بجائے

اردو بولنا پڑتا ہے۔ بنگالی ٹی ٹی اپنے ہم وطن سے بنگلہ میں بات چیت کرتا ہے مگر ٹرین کے پسنجروں سے جب اسے گفتگو کی ضرورت پڑتی ہے تو بے دھڑک اردو بولتا جاتا ہے اس سے پتہ چلا کہ ہندوستان کی برادریوں اور قوموں کے درمیان میل جول اور بات چیت کا ذریعہ صرف اردو زبان ہے۔ یہی وہ زبان ہے جس نے سارے ہندوستان کو ایک لڑی میں پرو رکھا ہے۔

اردو زبان کی بنیاد اس وقت سے پڑی ہے جب حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ نے پنجاب کو فتح کر کے اسے اپنی غزنوی حکومت کا ایک صوبہ قرار دیا اور لاہور میں اپنی فوجیں مستقل طور پر متعین کیں۔ اب یہاں مسلمان سپاہیوں، فوجی افسروں، سوداگروں اور پیشہ والوں کی آبادیاں قائم ہو گئیں۔ مسلمانوں کی مادری زبان فارسی تھی اور ہندوؤں کی بولی ہندی تھی۔ جب ان دو قوموں کا ایک ساتھ رہن سہن ہوا اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ضروریاتِ زندگی کے تعلقات بڑھے تو فارسی اور ہندی کے میل سے ایک تیسری زبان کا وجود ہوا جو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے اور اُسے اُردو کہا جاتا ہے۔

پنجاب پر حضرت سلطان محمود غزنوی کی نسل تقریباً پونے دو سو

برس تک حکومت کرتی رہی۔ اس طویل مدت میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے تعلقات بہت وسیع ہو گئے جن کی بدولت اردو زبان کی بنیاد مضبوط ہوتی گئی۔ پھر سلطان شہابُ الدین محمد غوری نے پنجاب پر حملہ کر کے غزنوی حکومت ختم کردی اور اپنی حکومت قائم کی۔ چند سال گزرنے کے بعد اس نے دہلی اور اجمیر بھی فتح کر کے انہیں غوری سلطنت میں شامل کر لیا۔ ۶۰۳ھ مطابق ۱۲۰۶ء میں جب سلطان شہاب الدین کا انتقال ہوا تو اس وقت سلطان کے غلام جنرل قطب الدین ایبک کو ہندوستان کا بادشاہ منتخب کیا گیا۔ سلطان قطب الدین نے لاہور کو دارالسلطنت بنایا اور بہار و بنگال تک اپنی حکومت وسیع کی۔ یہ سلطان ہندوستان کا پہلا مسلمان بادشاہ کہلاتا ہے۔ کیوں کہ اسی کے عہد میں ہندوستان میں ایک مستقل مسلم حکومت قائم ہوئی جو باہر کے کسی ملک کے ماتحت نہ تھی۔

سلطان قطب الدین کے انتقال کے تقریباً سال بھر کے بعد اس کے داماد حضرت شمس الدین التمش تختِ حکومت پر بیٹھے انہوں نے لاہور کے بجائے دہلی کو راجدھانی قرار دیا اور بہار و بنگال کو دوبارہ فتح کرنے کے بعد اڑیسہ کو بھی اپنی حکومت میں شامل کیا۔ ہندوستان کی یہ مسلم حکومت تقریباً ساڑھے چھ سو برس تک قائم رہی۔ اس درمیان میں تخت دہلی پر مختلف خاندانوں کے بادشاہ بیٹھ کر حکومت کرتے رہے۔

جب دہلی کے مسلمان بادشاہوں کی فیاضی، دریا دلی اور قدر دانی کا چرچا ایران، توران، خراسان، بخارا، کابل اور ترکستان پہونچا تو وہاں ہزاروں تجارت پیشہ اور راہل ہنر مسلمانوں کا قافلہ اپنا اپنا وطن چھوڑ کر ہندوستان کی طرف آتا رہا اور ملک کے مختلف حصّوں میں آباد ہوتا رہا پھر چوں کہ ان مسلمانوں کا سابقہ ہر جگہ ہندو پڑوسیوں سے تھا اس لیے ان دو قوموں کی آپس میں شب و روز بات چیت سے اردو زبان خوب پھلتی پھولتی رہی۔ یہاں تک مغل دورِ حکومت میں یہ زبان پنجاب، دہلی، یوپی، بہار، گجرات، دکن وغیرہ علاقوں پر چھاگئی۔ یہ واضح رہے کہ اردو زبان کے بڑھنے اور پھیلنے میں دہلی کے مسلم بادشاہوں کا کوئی حصّہ نہیں تھا۔ ان کی حکومت کی زبان فارسی تھی۔ سلطنت کے سارے کاروبار فارسی زبان میں انجام پاتے تھے۔ ہاں ہندوستان کے صوفیا، علماء، اور شعراء کا اردو زبان پر ضرور احسان ہے۔ صوفیائے کرام وعظ و نصیحت کی مجلس میں عوام سے اردو میں کلام فرماتے تھے۔ حضرات علماء اردو میں کتابیں لکھتے تھے۔ شاعر اردو زبان میں نظمیں لکھتے اور سناتے تھے۔

مغل حکومت ختم کرنے کے بعد جب انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کی تو انہوں نے ابتدا میں حکومت کی فارسی زبان برقرار رکھی لیکن انگریز گورنر جنرل لارڈ ولیم نے ملک میں اردو کا زور دیکھ کر سنہ ۱۲۴۸ھ

ہندوستان کی تواریخی ایٹلس مع چارٹ ص۱۰

مطابق ۱۸۳۲ئہ میں حکومت کی زبان فارسی کے بجائے اردو کر دی۔ اس طرح یہ زبان تحصیل، ڈاکخانہ، تھانہ کچہری وغیرہ مقامات پر پھیل گئی۔

انگریز لارڈ ولزلی نے شہر کلکتہ میں ۱۰ ذی الحجہ ۱۲۱۴ھ مطابق ۴ مئی ۱۸۰۰ئہ کو ایک مدرسہ فورٹ ولیم نام کا قائم کیا جس میں انگلینڈ سے آنے والے انگریز افسروں کو ہندوستانی زبان کی تعلیم دی جاتی تھی اور انہیں ہندوستانی رسم و رواج سے خوب واقف کرایا جاتا تھا تاکہ اپنے فرائض منصبی انجام دینے میں ٹھوکر نہ کھائیں پھر آگے چل کر اس کالج نے بیسیوں اردو کتابیں نئے طرز میں لکھوا کر چھپوائیں اور ہر طرف ان کی اشاعت کر کے جدید اردو بولنے لکھنے کا رواج قائم کیا۔ اس سے پہلے لوگ قدیم اردو میں کتابیں لکھتے تھے۔ قدیم اردو ایک بوجھل زبان تھی۔ لیکن فورٹ ولیم کالج کی کوششوں نے اردو کو ایک نہائی دھوئی صاف سلیس آسان زبان کی صف میں کھڑا کر دیا۔ کالج کے انگریز صدر ڈاکٹر گل کرسٹ نے جدید اردو کے فروغ کے لیے خود بھی کئی ایک کتابیں اپنے قلم سے لکھ کر شائع کیں پھر دوسرے لکھنے والوں نے بھی اس نئے طرز کو اختیار کیا یہاں تک کہ قدیم اردو کا سرے سے رواج ہی ختم ہو گیا۔

یہ واضح رہے کہ انگریز اس ملک کے باشندے نہیں تھے اُن کا وطن

ے اردو کے اسالیب بیان مطبوعہ حیدرآباد دکن ص ۲۵

تو یہاں سے بہت دور سات سمندر پار انگلینڈ میں تھا اور یہ بالکل کھلی بات ہے کہ بدیسیؔ ہونے کی وجہ سے اُن کو یہاں کسی زبان سے نہ محبّت ہو سکتی تھی نہ نفرت تو پھر انہوں نے اردو زبان کے پھیلانے اور ترقی دینے میں بھرپور کوشش کیوں کی، اردو کو اتنا بڑھاوا کیوں دیا کہ خود پڑھا اور دوسروں کو پڑھوایا اور کتابیں لکھیں اور لکھوائیں اور پھر اپنی انگریزی حکومت کی زبان بھی اُردو کر دی۔ بات یہ ہے کہ انگریزوں نے دیکھا پورے ہندوستان میں مقبولِ عام زبان صرف اردو ہے۔

اس زبان کی مدد سے ہندوستانی رعایا پر حکومت کرنا آسان ہے اس لیے اس زبان کے فروغ پر پورا زور لگایا اور کامیاب رہے۔

جب ہندوستان میں پریس قائم ہوا اور کتابیں مشین کے ذریعہ چھپنا شروع ہوئیں تو اس وقت سے اردو کتابیں لکھنے کا رواج بہت پھیلا، مسلمانوں، انگریزوں، ہندوؤں اور سکھوں میں بڑے بڑے صاحب قلم پیدا ہوئے جن کی اردو کتابیں ڈھاکہ سے گجرات اور کشمیر سے دکن تک ہندوستان کے کونے کونے میں پہونچیں۔ اس طرح یہ زبان بول چال لکھنے پڑھنے کے میدان میں سب سے آگے ہوگئی۔

ؔ بدیسی: غیر ملکی۔ فیروز اللغات حصّہ اوّل

مشق

منصب : عہدہ ۔ طرز : ڈھنگ ۔ جدید : نیا ۔ فیاضی : سخاوت ۔ قدردانی : دوسروں کی عزت کرنا ۔ دریادلی : فیاضی، سخاوت ۔ شاعر : منظوم کلام بنانے والا ۔ (اس کی جمع شعراء ہے ۔
ڈاکٹر ۔ فاضل ۔ گل گرسٹ : ایک انگریز کا نام

سوالات

۱۔ اردو زبان کی بنیاد کب سے پڑی ؟
۲۔ فورٹ ولیم کالج کب قائم ہوا اور اس نے اردو کے لیے کیا کام کیا ؟
۳۔ انگریزوں نے اردو کو ترقی کیوں دی ؟

Scanned with CamScanner

حضرت شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امیر المؤمنین شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس نام "علی" ہے۔ آپ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزند ہیں۔ دس سال کی عمر شریف میں آپ نے اسلام قبول فرمایا۔ اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تمام صحابہ اور اہل بیت میں سب سے اونچا مرتبہ آپ کا ہے۔

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی ہاتھوں پر بیعت کی اور ان کو سرکار کا خلیفۂ برحق تسلیم کیا۔ حضرت صدیق اکبر کے وصال کے بعد آپ نے حضرت فاروق اعظم کے نورانی ہاتھوں پر بیعت فرمائی اور ان کو سرکار کا خلیفۂ برحق مانا پھر آپ نے حضرت فاروق اعظم کی شہادت کے بعد

ے تاریخ الخلفاء ص۱۱۱

حضرت عثمان غنی کے نورانی ہاتھوں پر بیعت فرمائی اور ان کو سرکار کا خلیفۂ برحق تسلیم کیا۔ آپ کے اس مقدس عمل سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا تینوں خلفاء کی خلافت قطعی حق ہے کیوں کہ اگر آپ کے نزدیک ان حضرات کی خلافت حق نہ ہوتی تو آپ ہرگز ان کی بیعت نہ کرتے نہ ان کو خلیفہ مانتے بلکہ کھلّم کھلا انکار کر دیتے۔

پیارے بچو! بعض چھچھورے اور مکّار لوگ جو حضرت شیر خدا مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ کی عظمت کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت شیر خدا نے ڈر کے مارے ان تینوں خلفاء کی بیعت کی تھی۔ دل سے ان کو خلیفہ نہیں مانتے تھے۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔ خبردار! تم لوگ ایسے چھچھوروں کی بات پر کان نہ لگانا کیوں کہ یہ لوگ سرکار حیدر کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے جیسا بزدل اور مکّار سمجھتے ہیں۔ آپ کی بلند عظمت سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دوسرے دن ۹ ذی الحجہ ۳۵ھ مطابق ۱۸ جون ۶۵۶ء کو مدینہ شریف کے تمام صحابۂ کرام نے سرکار حیدر کرّار مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی ہاتھوں پر بیعت کی اور آپ کو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفۂ برحق تسلیم کیا۔ آپ نے چار سال نو ماہ خلافت کے فرائض نہایت عدل و انصاف

کے ساتھ انجام دیئے پھر آخر میں عبد الرحمن بن ملجم خارجی نے ۱۸ رمضان شریف سنہ ۴۰ھ مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۶۶۱ء کو جمعہ کے دن جب کہ آپ کاشانۂ مقدس سے نکل کر نماز فجر کے لیے مسجد کی طرف جا رہے تھے آپ پر تلوار چلائی جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے اور ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ مطابق ۲۷ جنوری سنہ ۶۶۱ء کو اتوار کی رات میں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت عثمان غنی کی طرح آپ بھی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داماد ہیں۔ سرکار نے اپنی چہیتی شاہزادی حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آپ سے نکاح کیا تھا۔ آپ کے بڑے شاہزادے سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چھوٹے شاہزادے سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدہ فاطمہ کے بطن نورانی سے ہیں۔ حضرت سیدہ کے وصال کے بعد آپ نے کئی عورتوں سے نکاح فرمایا تھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت امام محمد بن حنیفہ، حضرت عباس علمدار وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی دوسری بیویوں کے بطن پاک سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد و نسل کے ذریعہ اسلام کو خوب چمکایا۔ آپ کی نسل پاک میں ایسے ایسے باکمال حضرات پیدا ہوئے جو دین کے شہنشاہ کہے جاتے تھے اور جن کے مقدس قدموں کو بڑے بڑے تاجور چوما کرتے تھے۔

مشق

خلیفہ :۔ قریشی خاندان کا وہ شخص جو اسلام کی خدمت انجام دینے کے لیے مسلمانوں کا سب سے بڑا حاکم قرار دیا گیا ہو۔ (خلیفہ کی جمع خلفا، ہے) **برحق** :۔ حق پر۔ **فرزند** بیٹا۔ **قطعی** :۔ واقعی، یقینی۔ **کاشانہ** :۔ گھر۔ **شدید** :۔ سخت، بہت۔ **بُزدل** :۔ ڈرپوک۔ **حق** :۔ درست، صحیح، ٹھیک۔ **باکمال** :۔ کمال والا، خوبی والا۔ **تاجدار** :۔ تاج والے، بادشاہ۔

سوالات

۱۔ اگر صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی کی خلافت حق نہ ہوتی تو کیا سرکار حیدرِ کرار ان حضرات سے بیعت کرسکتے تھے؟

۲۔ سرکار حیدر کرّار نے کس تاریخ میں وصال فرمایا؟

۳۔ "چمکایا" فعل متعدی ہے یا لازم؟ اور اس کا مصدر کیا ہے؟

حضرت شیرِ خُدا اور آپ کی نسلِ مُقدس

پیارے بچو! سرکار حیدر کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر ذکرِ پاک تو تم پڑھ چکے اب ذیل میں آپ کے گھرانے کے چند حضرات کا تذکرہ لکھا جاتا ہے تم غور سے پڑھو اور یاد رکھنے کی کوشش کرو۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت شیرِ خدا کے فرزند اکبر ہیں۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا بیٹا قرار دیا تھا اس لیے آپ سید اور شہزادۂ رسول کہے جاتے ہیں آپ نے تین مرتبہ اپنا آدھا مال اور دو مرتبہ کل مال راہِ خدا میں خیرات فرمایا۔ حضرت شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد آپ تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ چھ ماہ آپ نے فرائضِ خلافت انجام دیئے پھر آخر میں مسلمانوں کے دو عظیم الشان لشکر آپس میں ٹکرانے کی تیاری کرنے لگے تو آپ نے سنہ ۴۱ھ مطابق سنہ ۶۶۱ء میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے

خلافت کی باگ ڈور انہیں سپرد کر دی اور ہزاروں مسلمانوں کو قتل ہونے سے بچالیا۔ سنہ ۵۰ھ[1] مطابق سنہ ۶۷۰ء[2] میں کسی دشمن نے آپ کو زہر پلا دیا۔ جس سے آپ کی شہادت ہو گئی۔

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت شیر خدا کے فرزند اصغر ہیں۔ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو بھی اپنا بیٹا قرار دیا تھا اس لیے آپ بھی سید اور شہزادہ رسول ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ جب یزید پلید سنہ ۶۰ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور اپنی بیعت کے لیے آپ کے نام فرمان جاری کیا تو آپ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا اور مدینہ شریف سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے پھر وہاں سے کوفہ کی طرف کوچ فرمایا۔ جب کوفہ بہت قریب آ گیا تو یزید کی ظالم فوجوں نے آپ کو اور آپ کے ہمراہیوں کو شہر میں داخل ہونے نہ دیا بلکہ کربلا کے تپتے میدان میں روک لیا اور یزید کی بیعت کے لیے آپ پر بہت کچھ دباؤ ڈالا۔ طرح طرح سے آپ پر سختی کی۔ یہاں تک کہ ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ مطابق ۱۲ اکتوبر سنہ ۶۸۰ء کو جمعہ کے دن آپ کے صاحبزادوں، بھتیجوں، بھانجوں، سوتیلے

[1] بعض روایت میں سنہ ۴۸ھ اور کسی میں سنہ ۴۹ھ ہے [2] مطابق سنہ ۶۷۰ء

Scanned with CamScanner

بھائیوں اور جاں نثار ساتھیوں کو شہید کر ڈالا مگر پھر بھی آپ نے یزید پلید کی بیعت منظور نہ فرمائی کیوں کہ وہ ظالم و فاسق تھا۔ آخر میں آپ نے بھی تاریخ مذکورہ میں ظہر کے وقت جامِ شہادت نوش فرمایا اور قیامت تک کے لیے مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ جو شخص اسلامی تعلیمات کو مٹائے، انصاف کا گلا گھونٹے اس کا مقابلہ کرو اس کی مخالفت کرو اور اس سے کبھی میل نہ کرو۔

پیارے بچو! محرم کے مہینے میں بہت سے جاہل مسلمان سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کا تعزیہ بناتے ہیں جس میں چھوٹی چھوٹی دو جھوٹی قبریں ہوتی ہیں وہ لوگ نویں محرم کی رات میں اور دسویں محرم کے دن میں ڈھول اور تاشے بجاتے ہوئے گلی کوچہ میں اس تعزیہ کا گشت کراتے ہیں لیکن چونکہ یہ سب کام شرع کے نزدیک ناجائز ہیں ان باتوں سے سرکار امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس روح کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے تم لوگ ان خرافات سے دور رہنا۔ تمہارے ماں باپ کو چاہیے کہ محرم میں سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نیاز فاتحہ دلائیں۔

سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا مقدس نام حضرت سید عبد القادر محی الدین جیلانی ہے۔ آپ

Scanned with CamScanner

شہر جیلان میں سنہ ٤٧٠ھ مطابق 1077ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا رحیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے شاہزادے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک میں سے ہیں۔ آپ بہت بڑے عابد و زاہد تھے۔ چالیس سال تک آپ نے اس طرح زندگی بسر کی کہ رات بھر ذکر الٰہی کرتے ہوئے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ آپ کے وعظ و تبلیغ سے پھر مردہ اسلام زندہ ہوگیا۔ آپ کے نورانی ہاتھوں پر پانچ ہزار سے زیادہ یہودی اور نصرانی مسلمان ہوئے اور ایک لاکھ سے زیادہ فساق و فجار، چور، ڈاکو، شرابی وغیرہ نے آپ کے مبارک ہاتھوں پر توبہ کی۔ آپ غریبوں، فقیروں، مسکینوں کی بہت دلجوئی کرتے تھے۔ آپ کے رعب و جلال کا عالم یہ تھا کہ بغداد کے بادشاہ اور حکمراں آپ سے کانپتے تھے۔ آپ کی کرامتیں بے شمار ہیں۔ آپ کی برکت سے مُردے زندہ ہوئے، اندھے بینا اور کوڑھی تندرست ہوئے۔ آپ کا وصال ربیع الاول سنہ ٥٦١ھ مطابق 1166ء میں ہوا۔ مزار شریف بغداد میں ہے۔

---

٥ بہجۃ الاسرار ص ٦٠

سرکارِ غازی میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام حضرت سالار مسعود غازی ہے۔ آپ حضرت شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے ہیں۔ آپ ۲۱ رجب ۴۰۵ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۰۱۵ء کو اتوار کے دن اجمیر شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ حضرت سلطان محمود غزنوی کی بہن اور سلطان ناصرالدین سبکتگین کی شاہزادی ہیں۔

چونکہ آپ کو اپنے آباء و اجداد کی طرح اسلام کی حمایت میں جہاد کا بڑا شوق تھا اس لیے آپ نے اپنے بچپن ہی میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ شہسواری، تیراندازی اور شمشیرزنی کا فن بھی سیکھا۔ آپ نے اسلام کی تبلیغ کی خاطر ہندوستان کے دور دراز شہروں اور آبادیوں کا سفر فرمایا۔ آخر میں بہرائچ تشریف لائے۔ اکیس راجگان نے بے شمار لشکر اکٹھا کر کے آپ پر چڑھائی کی۔ آپ کے ساتھیوں نے دل کھول کر ان کا مقابلہ کیا اور راہِ حق میں شہید ہو گئے۔ ۱۴ رجب ۴۲۴ھ مطابق ۱۵ جون ۱۰۳۳ء کو

ے سرکار غازی میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات مرآۃ مسعودی قلمی سے ماخوذ ہیں

اتوار کے دن عصر اور مغرب کے درمیان کافروں سے جنگ کرتے ہوئے
آپ نے بھی جام شہادت نوش فرمایا اس وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال
گیارہ ماہ تیئس دن کی تھی۔ آپ کا مزار شریف بہرائچ ریلوے اسٹیشن سے
اتر کی جانب ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قبر انور کو برکتوں
اور کرامتوں کا خزانہ بنایا ہے۔

سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام حضرت خواجہ سید معین الدین حسن چشتی ہے۔ ہندوستان
کے اولیائے کرام میں آپ کو چوٹی کا ولی مانا جاتا ہے۔ آپ حضرت سرکار امام
حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے ہیں۔ آپ نے اسلام کی تبلیغ و
اشاعت کے لیے شہر اجمیر میں قیام فرمایا۔ اس زمانہ میں اجمیر اور دہلی کا
حکمراں راجہ پرتھوی راج تھا۔ جس کو رائے پتھورا بھی کہتے ہیں۔ راجہ نے
آپ کی بڑی سخت مخالفت کی لیکن آپ نے اس کی کوئی پروانہ کی اور خوب
جم کر تبلیغ کا کام کرتے رہے۔

ایک مرتبہ رائے پتھورا یعنی پرتھوی راج نے آپ کی شان میں گستاخی
کے الفاظ استعمال کئے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ "ما رائے پتھورا

را زندہ گرفتار کردیم و بہ لشکر اسلام سپردیم “ یعنی ہم نے رائے پتھورا کو زندہ قید کیا۔ اور اسلامی لشکر کے حوالہ کیا۔ آپ کا یہ ارشاد پورا ہوا۔ چنانچہ جب سُلطان شہاب الدین محمد غوری اور راجہ پتھورا کے مابین دوبارہ جنگ ہوئی تو راجہ کی فوج ہار گئی اور راجہ زندہ گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا اور پھر اجمیر و دہلی پر اسلامی حکومت قائم ہوگئی۔

سرکار خواجہ غریبوں، مفلسوں، دکھیوں کی خبر گیری اور امداد بہت کرتے تھے اسی لیے آپ کو سرکار غریب نواز کہا جاتا ہے۔ آپ کا اسلامی اخلاق، آپ کی بزرگی اور کرامت کو دیکھ کر کثیر ہندو اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے۔ آپ نے اپنے شاگردوں اور مریدوں کو ہندوستان کے گوشے گوشے میں بھیج کر اسلام کی خوب اشاعت کی۔ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۲۳۶ء میں آپ کا وصال ہوا۔ انتقال کے بعد آپ کی مقدس پیشانی پر یہ عبارت قدرتی طور لکھی ہوئی تھی۔ مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِی حُبِّ اللّٰہِ۔ یعنی اللہ کے دوست نے اللہ کی محبّت میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار اجمیر شریف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قبر مقدس کو برکتوں اور کراماتوں کا بہتا ہوا دھارا بنایا ہے۔

ے اخیار الاخیار۔

سرکار مخدوم اشرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی ہے۔ ایران کے ایک مشہور شہر سمنان میں آپ ۷۰۸ھ مطابق ۱۳۰۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل مقدس سے ہیں۔ آپ کے آباء واجداد سمنان کے بادشاہ تھے۔ والد گرامی کے انتقال کے بعد آپ تخت حکومت پر بٹھائے گئے۔ آپ نے دس سال تک بڑے عدل وانصاف کے ساتھ حکمرانی کے فرائض انجام دیئے پھر ۷۳۳ھ مطابق ۱۳۳۲ء میں آپ نے حکومت چھوڑ کر درویشی اختیار کی اور پیر کی تلاش میں ہندوستان روانہ ہوئے اور پنڈوہ شریف ضلع مالدہ صوبہ بنگال پہونچ کر حضرت شیخ علاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مُرید ہوئے۔ صاحب کمال تو آپ پہلے ہی سے تھے پھر پیر و مرشد کی مزید تعلیم نے آپ کو کُندن و سونا بنا دیا۔ آپ نے اسلام کی تبلیغ اور دین پاک کی خدمت میں بڑی کوشش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کرامتوں کا خزانہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کی کرامتیں دیکھ کر گمراہوں کو ہدایت ملی اور بہت سے کافر مسلمان ہوئے۔ ۲۸ محرم ۸۰۸ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۴۰۵ء کو آپ نے کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

میں وصال فرمایا۔ آپ کی قبر مقدس قصبہ لبسکھاری سے جنوب کی سمت دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار کی برکت سے روگیوں کو شفا اور دکھیوں کو سُکھ عطا فرماتا ہے۔

مشق

مختصر :۔ تھوڑا۔ پژمردہ :۔ مرجھایا ہوا۔ فاسق :۔ نافرمان۔ فُسّاق :۔ حکم شرع کی نافرمانی کرنے والے لوگ۔ فاجر :۔ بدکار۔ فُجّار :۔ بدکار لوگ۔ غازی :۔ اسلام کی حمایت میں جنگ کرنے والا۔ جہاد :۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا۔ آباء :۔ باپوں۔ اجداد :۔ دادائوں۔ شہسواری :۔ گھوڑے کی سواری کا بہترین ڈھنگ۔ تیراندازی :۔ تیر چلانا۔ شمشیرزنی تلوار چلانا۔ مابین :۔ درمیان۔ فن :۔ گُن، ہنر۔ خبرگیری :۔ دیکھ بھال رکھنا۔ قدرتی طور پر :۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ کثیر :۔ بہت۔ گوشہ :۔ کونا۔ غریب نواز :۔ غریب کو دھنی بنانے والا۔ مزید :۔ بڑھی ہوئی۔ ھدایت :۔ ٹھیک راستہ۔ خرافات :۔ خلاف شرع ٹیپ ٹاپ کی باتیں۔

سوالات

۱ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس کی نسلِ پاک سے ہیں ؟

۲ سرکار غازی میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں پیدا ہوئے ؟ اور کہاں شہید ہوئے اور کس تاریخ و سنہ میں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا ؟

۳ "بنایا" کون فعل ہے اور اس کا مصدر کیا ہے ؟

سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی ہے۔ آپ شہر بریلی میں ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو شنبہ کے دن ظہر کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ نے چار برس کی ننھی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کیا اور چھ سال کی عمر میں منبر پر رونق افروز ہو کر مجمع کے سامنے میلاد شریف پڑھا۔ اردو فارسی پڑھنے کے بعد آپ نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا نقی علی خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عربی زبان میں دین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور تیرہ برس دس مہینے کی

عمر میں ایک دقاق عالم دین بن گئے۔ ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۸۶۹ء میں آپ کو عالم دین کی سند دی گئی اور اسی دن والد ماجد نے آپ کے علمی کمال اور پختگی کو دیکھ کر فتویٰ نویسی کی خدمت آپ کو سپرد کی جسے آپ نے ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء اپنے وصال کے وقت تک جاری رکھا۔

۵ رجادی الآخرہ ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۷ جون ۱۸۷۷ء کو آپ حضور پر نور مولانا سید آل رسول مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مُرید ہوئے اور حضرت مرشد سے باطنی تعلیم حاصل فرمائی۔ ذی الحجہ ۱۲۹۵ھ مطابق دسمبر ۱۸۷۸ء میں پہلی بار آپ نے حج ادا فرمایا اور مدینہ طیبہ حاضر ہو کر سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی۔ پھر دوسرا حج ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں ادا کیا آپ نے ڈھائی ماہ مکہ شریف میں قیام فرمایا۔ پھر ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق اپریل ۱۹۰۶ء میں سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ایک ماہ تک مدینہ طیبہ میں رہ کر بارگاہِ رسالت کی زیارت کرتے رہے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے بڑے بڑے علماء آپ کے علمی کمالات اور دینی خدمات کو دیکھ کر آپ کے نورانی ہاتھوں پر مُرید ہوئے اور آپ کو استاد و پیشوا مانا

آپ نے ہوش سنبھالنے کے بعد اپنی ساری زندگی اسلام کی خدمت اور سُنیت کی اشاعت میں صرف فرمائی اور تقریباً ایک ہزار کتابیں لکھیں جن

میں فتاویٰ رضویہ بہت ہی ضخیم کتاب ہے آپ نے قرآن مجید کا صحیح ترجمہ اردو میں تحریر فرمایا۔

آپ کے زمانے میں نیچریوں، مکّار صوفیوں، غیر مقلد وہابیوں، دیوبندی وہابیوں، قادیانیوں نے اسلام و سُنیّت کے خلاف دھوکے کا جال بچھا کر بھولے بھالے مسلمانوں میں خوب گمراہی پھیلا رکھی تھی۔ آپ نے دین و شریعت کی حمایت میں ان سب گمراہ گروہوں سے چومکھیا لڑائی لڑکر سب کے دانت کھٹّے کر دیئے اور حق و باطل کو خوب واضح کر کے دُودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا۔ آپ کے فتاویٰ اور کتابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں بھٹکے مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائی۔ بہت سے وہ علما، جو گمراہی کے سیلاب میں بہتے جا رہے تھے آپ کی رہنمائی سے انہوں نے حق قبول کیا اور سیدھی راہ پر ہو گئے۔

جب وہابیوں اور دیوبندیوں نے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور توہین کتابوں میں لکھ کر شائع کی اور مسلمانوں کا ایمان بگاڑنا شروع کیا تو آپ نے اٹل پہاڑ کی طرح جم کر سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا پرچم لہرایا اور مسلمانوں کو سرکار کی محبت و تعظیم کا سبق دیا اور گستاخ مُلّاؤں کو لوہے کے چنے چبوا دیئے۔ آپ کی مسلسل دینی خدمتیں اور علمی کارناموں کو دیکھ کر سُنی علماء و مشائخ اور عام مسلمان آپ کو

اپنا ایک عظیم دینی پیشوا مانتے ہیں اور آج بھی ان کے فتوؤں پر عمل کرتے ہیں۔ دین کی روشنی رکھنے والے علماء اور پیروں کا یہ فیصلہ ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتابوں میں قرآن و حدیث کی جو تعلیمات لکھی ہیں ان کو جو مانے وہ سُنّی مسلمان ہے اور جو آپ کی تعلیمات کی مخالفت کرے وہ بد دین اور گمراہ ہے۔

آپ نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو جمعہ کے دن دو بج کر اڑتیس منٹ پر وصال فرمایا۔ آپ کا مزار شریف شہر بریلی محلہ سوداگران میں ہے۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مشق

مُسَلسَل: لگاتار۔ رونق افروز: سجاوٹ بڑھانے والا۔
فتویٰ: شرعی حکم۔ فتاویٰ: فتویٰ کا جمع۔ فتویٰ نویسی: فتویٰ لکھنا
گمراہ: راہ سے بہکا ہوا۔ (جو سُنّی مذہب کے خلاف عقیدہ رکھے۔) گمراہ گر: گمراہ بنانے والا۔ پرچم: جھنڈا۔ باطنی علم: دل کو آئینہ بنانے والا
سَنَد: سرٹی فکٹ۔ کسی علم میں کامیاب ہونے کی تحریری گواہی۔ عظیم: بڑا۔
دقاق: بہت گہرے علم والا۔ زیارت: کسی ادب والے شخص یا چیز کو دیکھنا

Scanned with CamScanner

مشائخ :- پیر حضرات۔ مُرشد :- پیر۔

سوالات

۱ سرکار اعلیٰ حضرت کس تاریخ میں پیدا ہوئے اور آپ کو عالم ہونے کی سند کب دی گئی۔ ؟

۲ " مانتے ہیں " کون فعل ہے اور اس کا مصدر کیا ہے ؟

۳ مکہ مدینہ کے علمار نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو استاد کیوں مانا ؟

اَللّٰھُمَّ یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی اَوَّلِ خَلْقِ اللّٰہِ ط اَفْضَلِ خَلْقِ اللّٰہِ اَعْلَمِ خَلْقِ اللّٰہِ اَکْرَمِ خَلْقِ اللّٰہِ اَسْمَعِ خَلْقِ اللّٰہِ ط اَنْفَعِ خَلْقِ اللّٰہِ اَبْصَرِ خَلْقِ اللّٰہِ اَنْوَرِ خَلْقِ اللّٰہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَابْنِہِ السَّیِّدِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَشَهِیْدِ مَحَبَّتِہِ الشَّیْخِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضَا الْبَرِیْلَوِیِّ اَجْمَعِیْنَ ه وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

Scanned with CamScanner

ضمیمہ

از

حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ قادری
قادری منزل رضوی گلی محلہ بابوگنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد
(بہار)

ضمیمہ

۸۶/۹۲

خلیفہ حضور بدر العلماؒ اور حضرت علامہ میلسی صاحب قبلہ پاکستان

حضرت مولانا صوفی **عبد الصمد** القادری الرضوی النوری

سرپرست :۔ مدرسہ گلشن رضا، کوملی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

ضروری معلومات

شیخ الوہابیہ مُلا رشید احمد گنگوہی اور معلم الوہابیہ مُلا خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ کے ص۲ پر اللہ پاک کا جھوٹا ہونا ممکن لکھا اور اسی کتاب کے ص۵۱ پر لکھا کہ " الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ کہ شیطان و ملک الموت

عہ براہین قاطعہ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی ص۵۱۔ براہین قاطعہ کے اصل مصنف گنگوہی صاحب

Scanned with CamScanner

کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؛ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

استاذ الوہابیہ مُلّا قاسم نانوتوی نے سرکار مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کے بعد نئے نبی ہونے کو جائز قرار دیا اور سرکار دو عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا عوام کا خیال بتایا۔ اور خاتم النبیین کا ایک من گڑھت معنٰی خاتم ذاتی بتاکر قادیانی کے لیے دعوائے نبوت کا راستہ ہموار کرتے ہوئے اپنی کتاب تحذیر الناس کے صـ۳ پر لکھا کہ "سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنٰی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"، پھر اسی تحذیر الناس کے صـ۲۵ پر لکھا کہ "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

اسی طرح مرشد وہابیہ حکیم دیابنہ ملا اشرفعلی تھانوی نے سرکار

ہی ہیں انہوں نے اپنے مرید مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام چھپوایا۔ تذکرۃ الرشید ج۔۲ صـ۱۳۲ بحوالہ اظہار حقیقت از مفتی شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمۃ۔ عـ۲۔ تحذیر الناس صـ۳ اور صـ۲۵ مطبوعہ کتبہ فیض نزد جامع مسجد دیوبند۔ (یوپی) عـ۳۔ تحذیر الناس میں یہاں پر "صلعم" لکھا ہے۔ درود شریف کی جگہ صلعم لکھنا سخت حرام ہے۔ بہار شریعت حصہ سوم صـ۸۰

مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو صریح گالی دیتے ہوئے سرکار اقدس کے علوم غیبیہ کو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور چوپاؤں کے علم کے جیسا بتاتے ہوئے اپنی کتاب حفظ الایمان[۱] مطبوعہ دار الکتاب دیوبند کے صـ۱۵ پر یوں لکھا "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضورؐ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

مذکورہ بالا مُلّاؤں کے مذکورہ کفری عقائد و اقوال کی وجہ سے علمائے عرب و عجم مفتیان حل و حرم نے ان چاروں مولویوں پر نام بنام کافر و مرتد خارج از اسلام ہونے کا شرعی فتویٰ دیا اور ان میں سے ہر ایک کے بارے میں صاف

---

[۱] ملا اشرفعلی تھانوی نے ۱۳۱۹ھ میں کتابچہ حفظ الایمان لکھا اور اس کے بعد تقریباً چالیس سال تک یہ زندہ رہا اس مدت میں علمائے اہلسنت نے بار بار یاد دہانی کی مگر اس کے باوجود بھی اسے توبہ و رجوع کرنے کی توفیق نہ ملی اور بے توبہ مرگیا۔ اس کے ماننے والے وہابی، دیوبندی تبلیغی وغیرہ آج بھی اس ناپاک کتابچہ کو کثیر تعداد میں چھاپ رہے ہیں اور مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ ؎ حفظ الایمان میں یہاں پر "صـ" لکھا ہے۔ درود شریف کی جگہ "صـ" لکھنا بھی محض ناجائز و حرام ہے۔ (بہار شریعت صـ۱۵) مطبوعہ اشاعت الاسلام دہلی۔

صاف فرمایا مَنْ شَكَّ فِی کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ ۔ یعنی جو (واقف حال ہو کر) ان کے کافر اور مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ حسام الحرمین کا مطالعہ کریں ۔

پھر کتاب الصوارم الہندیہ مطبوعہ برقی پریس مراد آباد (یوپی) میں بہار بنگال، یوپی، پنجاب، برما، مدراس، گجرات، کاٹھیاواڑ، بلوچستان، بمبئی، سرحد دکن، کوکن، سیالکوٹ، لاہور اور سندھ وغیرہ کے ڈھائی سو سے زیادہ مفتیان کرام، علمائے اسلام اور مشائخ عظام نے مذکورہ بالا خُبَثَائے اَرْبَعَہ کے کافر و مرتد خارج از اسلام ہونے کی تحریری تصدیق کی اور یہ بھی تحریر کیا کہ مَنْ شَكَّ فِی کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ جو بھی ان لوگوں کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

مولوی کفایت اللہ دہلوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی الیاس کاندھلوی، مولوی عبد الشکور کاکوروی لکھنوی۔ ملا حسین احمد ٹانڈوی اجودھیا باشی، مرتضیٰ حسن دربھنگی، محمود الحسن دیوبندی، انور کشمیری، مولوی زکریا سہارنپوری

علہ مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلدوں کا پیشوا کافر و مرتد تھا تجانب اہل السنۃ صـ ۳۴۱ مطبوعہ کرنیل گنج کانپور یوپی، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، مولوی حسین احمد ٹانڈوی اجودھیا باشی، مولوی کفایت اللہ دہلوی، مولوی عبد الشکور کاکوروی، مولوی منظور نعمانی سنبھلی یہ سب وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا اور کافر و مرتد تھے۔ تجانب اہل السنۃ صـ ۳۳۳

منظور نعمانی، ملا طیب دیوبندی وغیرہم زندگی بھر مذکورہ بالا چاروں ملاؤں کو اپنا امام و پیشوا مانتے رہے اور ان کی حمایت و طرفداری کرتے ہوئے ان کے کفری عقیدے کی کھل کر تبلیغ کرتے رہے۔ لہٰذا یہ سب لوگ بھی انھیں مذکورہ بالا ملاؤں کی طرح کافر و مرتد اور اسلام سے خارج ہیں اور یہ لوگ ساری کائنات سے بدتر مخلوق ہیں۔

نمایندہ وہابیہ ناظم تعلیمات دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی کا

فیصلہ کن بیان

سنی مسلمانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے تو صرف سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ کے اکابر پیشوائے اسلام اور بنگال تا پشاور کے مشاہیر علماء کرام کے مقدس فتاویٰ ہی کافی ووافی ہیں۔ لیکن یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ اور سرکار اعلیحضرت کی کرامت جلیلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شک وشبہ میں گرفتار مُذَبْذَب حضرات کی ہدایت کا سامان پیدا فرماتے ہوئے نمائندہ وہابیہ کے قلم سے بھی حق لکھوا دیا اور حسام الحرمین کی تصدیق کرادی چنانچہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی تحریر کرتے ہیں ـــــــ اگر

(مولانا احمد رضا) خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند (مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی اشرفعلی تھانوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی) واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انھوں نے سمجھا تو (مولانا احمد رضا خاں صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے جیسے علمائے اسلام جب مرزا (غلام احمد) صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ **جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔**

اشد العذاب از مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی صہ ۱۳

یہ بیان کسی سنی عالم کا نہیں بلکہ ناظم تعلیمات دیوبند کا فرمان والاشان ہے لہٰذا وہابی دیوبندی حضرات ضد ہٹ اور تعصب سے بے پرواہ ہو کر اس کو غور سے پڑھیں اور خوب سمجھ لیں کہ ان کے مولانا مرتضیٰ حسن دربھنگی صاحب کے نزدیک۔

اگر اعلیٰحضرت امام احمد رضا۔ مولوی گنگوہی، نانوتوی، وغیرہ پیشوایان وہابیہ کو کافر و مرتد نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے اور جس طرح علمائے اسلام پر مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر و مرتد کہنا فرض تھا ٹھیک اسی

طرح اعلیٰحضرت پر ان مولویوں کو کافر کہنا فرض تھا۔

بحوالہ سوانح اعلیٰحضرت قدیم مطبوعہ مکتبہ نوریہ براؤں شریف
صـ ۲۰۲/۲۰۳

کتبہ فقیر سراپا تقصیر عبدالصمد القادری عفی عنہ مورخہ ۲ر شعبان المعظم
سنہ ۱۴۱۹ھ یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

○

مجاہد اعظم حضرت علامہ مولانا سیّد کفایت علی کافیؔ مُرادآبادی
علیہ الرحمۃ والرضوان

حضرت علامہ مولانا سید کفایت علی کافیؔ مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شہر مرادآباد کے معززین سادات کرام کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ کے جلیل فاضل ہو کر شاعری میں یگانہ مقام حاصل کیا۔ علم حدیث، فقہ، اصول، منطق، فلسفہ میں یگانۂ روزگار تھے۔ آپ کا نعتیہ کلام غزل کے پیرائے میں ہے۔ سرکار اعلیٰحضرت نے بھی آپ کی تعریف کی ہے۔

Scanned with CamScanner

جب تحریکِ آزادیٔ ہند شروع ہوئی تو گویا علامہ کافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاشمی خونِ جوش میں آیا اور علامہ نے حوالیٔ مرادآباد میں فرنگی سامراج کے خلاف علم جہاد بلند فرمایا جدھر آپ کا رخ ہوا برطانوی سامراج کے پرخچے اڑتے گئے۔ سلطان بہادر شاہ ظفر نے آپ کو بلایا اور جہاد کے مشورے لیے مولانا جنرل بخت خاں، شیخ افضل صدیقی، شیخ بشارت علی خاں، مولانا سبحان علی، نواب مجد الدین، مولانا شاہ احمد اللہ مدراسی کی معیت میں مختلف محاذوں میں انگریزوں کو شکستیں دیں۔ رامپور اور مرادآباد کے اکثر معرکے سر کیے۔ بالآخر انگریزوں کے پٹھو کلاں فخر الدین اور بعض خائنوں کی سازش سے ۶ رمضان المبارک ۱۲۷۴ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۸۵۸ء کو علامہ گرفتار کر لیے گئے اور مرادآباد جیل سے متصل برسرِ عام انگریزوں نے آپ کو سولی کے تختہ پر لٹکا دیا۔ پھانسی کے وقت مندرجہ ذیل اشعار بڑے ترنم اور ذوق سے پڑھ رہے تھے۔

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

ہم صفیرو باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا!
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو
اس تن بے جان پر خالی کفن رہ جائے گا

انقلاب دور گو ہوگا جہاں میں لاکھ بار
سکۂ دینِ نبی کا پر چلن رہ جائے گا!

نام شاہانِ جہاں مٹ جائے گا لیکن یہاں
نام پاک مصطفےٰ اور پنجتن رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحب لولاک کے اوپر دُرُود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

یاالٰہی گر نہ پوری ہو ہماری آرزو
دستِ حسرت سینہ پر زیر کفن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافی ولیکن حشر تک
نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

مشق

اطلس:۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ **کمخواب**:۔ زریں تاروں سے بنا ہوا ایک کپڑا۔ **نازاں**:۔ ناز کرنے والا۔ **انقلاب**:۔ تغیر و تبدل۔ گردش۔ **پنجتن**:۔ یعنی رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)، حضرت فاطمہ زہرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) **سخن**:۔ بات۔ **ھم صفیرو**:۔ ہم آواز ہمدم، ساتھی۔ **دست حسرت**:۔ افسوس کا ہاتھ۔

عہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

حمدِ باری تعالیٰ و نعتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

ازسرکارِ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا — تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکمِ برایا تمہیں قاسمِ عطایا
تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا — کوئی تم سا کون آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا — تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا — کرو قسمتِ عطایا

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا — نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا — یہ نہ پوچھ کیسے پایا

نعت شریف

از سرکار اعلیحضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

قبریں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

لا و ربّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

Scanned with CamScanner

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فزوں
اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مشق

مسند :۔ تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہ۔ رفعت :۔ رتبے کی بلندی، بزرگی، عزت۔
طلعت :۔ چہرہ (پاک) لاوَرَبّ العرش :۔ عرش کے رب کی قسم۔

(اس میں لا زائدہ اور واو قسمیہ ہے۔) **کونین**: دونوں جہاں۔ **مستغنی**:
بے پرواہ۔ **نجدی**: عبدالوہاب نجدی کا پیروکار۔ **وہابی**: مولوی اسمٰعیل دہلوی کا ماننے والا۔
فضل: بزرگی۔ **نقص**: عیب، برائی۔ **جویاں**: ڈھونڈنے والا۔
فزوں: بڑھا ہوا، زیادہ۔ **بیڑا**: ناؤ، کشتی۔ **نجم**: ستارہ۔
عِترت: قریبی رشتہ دار، بیٹیاں۔ **اکسیر**: کیمیا۔ (وہ شئ جو تانبے کو سونا
اور رانگے کو چاندی بنا دے۔ **الفت**: پیار، محبت، دوستی۔ **مَدّاح**: تعریف
کرنے والا۔ **مِدحت**: تعریف۔

نعت شریف

از۔ امام المناظرین حضور شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان۔

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی
ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی

جس وقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرورت
بت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

چہرہ ہے ترا آئینۂ حسنِ الٰہی
دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

جس وقت ہوئی بزمِ جہاں میں تری آمد
سجدے کو ترے جھک گیا اللہ کا گھر بھی

کیا وصف تیرے چہرۂ انور کا ادا ہو
تلوے ہیں تیرے غیرتِ خورشید قمر بھی

حق نے تمہیں قادر کیا اور غیب کا عالم
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی

ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں
اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی

بجتے ہیں تیرے ڈنکے فلک عرشِ بریں پر
معمور تیرے ذکر سے ہے بحر بھی بر بھی

سرداروں کے سر خم ہیں درِ پاک پہ تیرے
ساجد تیری سرکار میں ہے دل بھی جگر بھی

ذرّہ تیرے کوچے کا اگر جلوہ نما ہو
ٹل جائے گا سورج بھی مقابل سے قمر بھی

مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک
قبضہ میں تیرے ارض و سما خشک بھی تر بھی

بھر دے مری جھولی کو نواسوں کا تصدق
سگ ہوں ترا محتاج تیرا دست نگر بھی

سگ ہوں میں عُبَیدِ رضوی غوث و رضا کا
آگے سے میرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی

مشق

طَالب :۔ مشتاق۔ بشر :۔ آدمی، انسان۔ خلد :۔ جنت، فردوس۔ حُسنِ الٰہی :۔ قدرتی حُسن۔ جلوہ :۔ نمودار ہونا، رونق۔ بزمِ جہاں :۔ دنیا کی خوشی کی محفل۔ وصف :۔ خوبی۔ غیرتِ خور :۔ آفتاب کو شرما دینے والا۔ رَشکِ قمر :۔ ایسا خوبصورت جس پر چاند کو بھی رشک آئے۔ غیب کا عالم :۔ غیب کا جاننے والا۔ تصوّر :۔ خیال۔ قلب :۔ دل۔ فلک :۔ آسمان۔

معمور :۔ بھرا ہوا، لبریز۔

سرِخم :۔ جھکا ہوا سر۔ کوچے :۔ گلی۔ جلوہ نُما :۔ ظاہر ہونا۔ مُقابل :۔ سامنے، روبرو۔ قمر :۔ چاند۔ خُدائی :۔ دُنیا، جہاں۔ مملوک خدا :۔

خدا کے بندے۔ **ارض و سما**:۔ زمین و آسمان۔ **خشک**:۔ سوکھا، بلا پانی۔ یعنی خشکی کا حصہ۔ **تر**:۔ گیلا، بھیگا ہوا۔ یعنی پانی والا حصہ۔ **تصدّق**صدقہ۔ **دست نگر**:۔ محتاج، حاجت مند۔ **عُبید**:حضور شیر بیشۂ اہلسنت کا تخلص ہے

شیر ببر:۔ ایک قسم کا بہت بڑا شیر جو افریقہ میں ہوتا ہے اور اس کی گردن پر بالوں کے گچھے ہوتے ہیں۔ **سگ**:۔ کُتّا۔

اس کتاب کے مصنف حضور بدرُ العلماء علیہ الرحمۃ کے مرشد اجازت امام المناظرین مظہر اعلیحضرت حضور شیر بیشۂ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی قدس سرہٗ شاعری بھی فرماتے تھے مگر بہت کم۔ رنگون کے دوسرے سفر کے دوران ایک دن جناب شمسُ الحق صاحب قادری رضوی حشمتی آئے اور عرض کی کہ حضرت کل ایک نعتیہ مشاعرہ ہے تو سب کی خواہش ہے کہ حضرت قبلہ اس میں شرکت فرمائیں۔ حضرت نے عذر فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ حضور اس نعتیہ طرحی مشاعرہ کے لیے نعت شریف ہی لکھ دیں۔ مصرع طرح ہے

ع "دیکھے تیرا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی"

حضرت نے وعدہ فرمایا اور دوسرے روز صبح مندرجہ بالا نعت شریف

ان کو لکھ کر عنایت فرمائی۔

نعت شریف

از ۔ خلیفۂ اعلیٰحضرت بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ ہدایت رسول صاحب قبلہ رامپوری

(علیہ الرحمۃ والرضوان)

مجھے بھی دکھا وہ ادا تاج والے
کہ جس پر ہے پیارا خدا تاج والے

نہ تجھ میں خدا ہے نہ تو ہے خدا میں
نہ تو ہے خدا سے جدا تاج والے

تجھے کون سمجھے، تجھے کون بوجھے
تو بیشک ہے سرِ خدا تاج والے

زمانہ کی کشتی کا حکمِ خدا سے
تو ہے ناخدا با خدا تاج والے

درودوں کے قابل سلاموں کے لائق
تیری شان صلِ علیٰ تاج والے

ترا پاک نائب ترا سچا وارث
ترا بندہ احمد رضا تاج والے

ترے دشمنوں کے کلیجوں میں دل میں
لگاتا ہے تیر رسا تاج والے

سدا سُنّیوں پر ہو رحمت کی بارش
وہابی پہ بجلی گرا تاج والے

صحابہ کے دشمن رہیں خوار ہر جا
مُحبّوں پہ فضلِ خُدا تاج والے

نہ لے کافروں سے مدد کوئی سُنّی
صلح کل کا فتنہ مٹا تاج والے

زمانہ میں جب تک زمانہ ہے باقی!
رہے نام احمد رضا تاج والے

ترے واسطے میں ہدایت کی تیری
یہی ہے خدا سے دُعا تاج والے

مشق

تاج والے :- شاہی ٹوپی والے۔ سرِّ خُدا :- خدا کے بھید۔ ناخدا
ملاح۔ باخدا :- خدا کی قسم صَلِّ علیٰ :-

نائب :- قائم مقام۔ تیرا بندہ :- تیرا غلام۔ (یہاں پر بندہ سے مراد
غلام ہے نہ کہ عابد جیسا کہ جہلا ، وہابیہ بتاتے ہیں۔ تیر رسا :- پہونچنے والا تیر۔ سدا۔
ہمیشہ۔ خوار :- ذلیل۔ ھرجا :- ہر جگہ۔ مُحِبّوں :- محبت کرنے والے۔
صلح کُل :- وہ شخص جو ہر مذہب وملت اور دوست ودشمن سے یکساں سلوک رکھے
فتنہ :- گمراہی۔ ھنگامہ :- فساد ، جھگڑا۔

Scanned with CamScanner

نعت شریف

از سرکار اعلیحضرت قدس سرہٗ

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ میرے آقا ترے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اُف رے مُنکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا!

مشق

نِعمتیں :۔ نعمت کی جمع ہے۔ مال و دولت، ثروت۔ **سمت** :۔ جانب، طرف، اُور۔ **مُنشئِ رَحمت** :۔ رحمت کا لکھنے والا۔ **قلمدان** :۔ قلم دوات وغیرہ رکھنے کا چھوٹا سا بکس۔ **ناکام** :۔ محروم، ناکامیاب، نامراد۔
پُرارمان۔ امیدوں سے بھرا ہوا معمور :۔ لبریز، بھرا ہوا۔ **للہ الحمد** :۔ سب تعریف خدا کے لائق، خدا کا شکر ہے۔ **اُف رے** :۔ (کلمہ حیرت) آہ رے، اوہ رے، اللہ رے۔ **مُنکِر** :۔ انکار کرنے والا۔ **تعصُّب** :۔ بے جا طرفداری جوش زیادتی، مستی، تیزی۔ **کم بخت** :۔ بدنصیب۔ **ہوش و خرد** :۔ عقل و شعور۔

نعت شریف

از سرکار اعلیحضرت بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز
چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

مفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو
باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

عاقلو! ان کی نظر سیدھی رہے
بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

مشق

لطف: عنایت، مہربانی۔ وَعدۂ دیدار: دیکھنے کا وَعدہ۔ نقد: وہ رقم جو فوراً ادا کی جائے۔ دام: قیمت، نرخ۔ بے نشانوں: بے پتہ۔ سَاز: باجا۔ چہچہا: خوش الحانی، پرندوں کا خوشی میں آکر بولنا۔ کہرام: رونا، آہ و نالہ، واویلا۔ سائلو!: بھکاریو! مفلسو، غریبو، محتاجو۔ باغِ خُلد: جنت کا چمن۔ اکرام: کرم، بخشش، عطا۔ بوروں دیوانوں عَفو: بخشِش

نعت شریف

از۔ سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذرے جھڑ کر تری پیزاروں کے — تاجِ سر بنتے ہیں سیاروں کے
ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم — خلعتِ زر بنیں پُشتاروں کے
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر — ماتھے گِھس جاتے ہیں سرداروں کے
مجرمو! چشمِ تبسم رکھو — پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے
جان و دل تیرے قدم پر دارے — کیا نصیبے ہیں تیرے یاروں کے
صدق و عدل و کرم و ہمت میں — چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے
بہرِ تسلیم علی میدان میں — سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ
بول بالے مری سرکاروں کے

مشق

پیزاروں :۔ یہ پیزار کی جمع ہے۔ پیزار کا معنیٰ "جوتی"، کفش، نعلین"۔
خلعت :۔ وہ پوشاک جو بادشاہ یا امرا کی طرف سے بطورِ عزت افزائی ملے۔
زر :۔ سونا۔ **پُشتارہ** :۔ بوجھ، گٹھا۔ **مجرموں** :۔ جرم کرنے والے
خطا کاروں۔ **چشم** :۔ آس، امید۔ **تبسُّم** :۔ مسکراہٹ، ایسی ہنسی جس
میں ہونٹ نہ کھُلیں۔ **انگاروں** :۔ یہ انگار کی جمع ہے۔ انگار کے معنیٰ چنگاری،
آگ۔ **وارے** :۔ نچھاور کئے۔ **صدق** :۔ سچ، راستی۔ **عدل** :۔ انصاف
کرم :۔ بزرگی، بخشش، مہربانی۔ **ہمّت** :۔ دلیری، شجاعت۔ **بھر** :۔ واسطے۔
تسلیم :۔ سلام کرنا، آداب۔

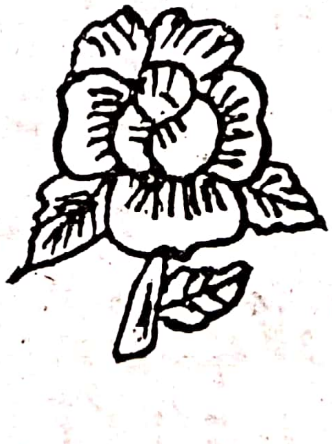

نعت شریف

از۔ حضرت علامہ حسن بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

گناہ گار پہ جب لطف آپ کا ہوگا
کیا بغیر کیا، بے کیا، کیا ہوگا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہوگا

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ
نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا

کسی کے پلہ پہ یہ ہوں گے وقتِ وزنِ عمل
کوئی امید سے منہ ان کا تک رہا ہوگا

کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسُول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا

شکستہ پا ہوں مرے حال کی خبر کردو
کوئی کسی سے یہ رو رو کے کہہ رہا ہوگا

خدا کے واسطے جلد ان سے عرض حال کرو
کسے خبر ہے کہ دم بھر میں ہائے کیا ہوگا

پکڑ کے ہاتھ کوئی حال دل سنائے گا
تو رو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر
کوئی صراط پران کو پکارتا ہوگا

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی
مرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

دعائے امت بدکار ورد لب ہوگی
خدا کے سامنے سجدہ میں سر جھکا ہوگا

Scanned with CamScanner

غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے
عدوّ حضور کا آفت میں مبتلا ہوگا
میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنّت میں بسترا ہوگا۔

مشق

لطف :۔ مہربانی، عنایت۔ بیڑی :۔ لوہے کی زنجیر جو مجرموں کو ڈالتے ہیں۔ صدا :۔ آواز۔ جحیم :۔ دہکتی ہوئی آگ، دوزخ کی آگ۔ شکستہ پا :۔ ٹوٹا ہوا پیر۔ کوثر :۔ بہشت کی ایک نہر، جنّت کا حوض۔ صراط :۔ راستہ۔ اہلِ اسلام کے عقائد کے مطابق ایک پُل جو دوزخ اور بہشت کے درمیان بال سے باریک اور تلوار سے تیز بنا ہوا ہے۔ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ :۔ جاؤ تم میرے علاوہ کے پاس۔ اَنَا لَهَا :۔ میں اسی لیے ہوں۔ عدو :۔ دشمن۔ آفت :۔ پریشانی۔ فضل مولیٰ :۔ اللہ کا فضل۔

نعت شریف

از۔ شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور حجۃ الاسلام حامد رضا صاحب قبلہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشک فام دو
دن ہے کھلا ہوا مگر وقتِ سحر ہے شام دو

عارضِ نور بار سے بکھری ہوئی ہٹی جو زلف
ایک اندھیری رات میں نکلے مہ تمام دو

ہاتھوں سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام
دستِ حسن حسین سے اور ملیں گے جام دو

نامِ خدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مہرِ غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو

نامِ حبیب کی ادا جاگتے سوتے ہو ادا
نامِ محمدی بنے جسم کو یہ نظام دو

اب تو مدینے لے بلا گنبدِ سبز دے دکھا
حامد و مصطفیٰ ترے ہند میں ہیں غلام دو

مشق

گیسوئے :۔ زلف، کاکل مُشک فام :۔ جس کا رنگ مثل مشک کے ہو۔ کالا سیاہ۔ عَارض :۔ رخسارہ، گال، رُخ۔ نور بار :۔ نور برسانے والا زلف :۔ بالوں کا لچھ جو کان کے پاس کنپٹی پر لٹکتا ہے۔ مہ تمام :۔ پورا چاند، مکمل چاند۔ جام :۔ پیالہ۔

منقبت

از۔ حضرت مولانا جمیلُ الرَّحمٰن رضوی بریلوی علیہ الرحمۃ

خُدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

بلیات وغم افکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
سروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوث اعظم کا

Scanned with CamScanner

مُرِیدِی لَاتَخَف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمہ غوث اعظم کا

شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب امراض مہلک سے
عجب دَارُ الشفاء ہے آستانہ غوث اعظم کا

وہ کہہ قُم بِاِذنِ اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیاءِ موتیٰ غوث اعظم کا

محرر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو ارشاد والا غوث اعظم کا

رہے پابندِ احکام شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

میری جاں کندنی کا وقت راحت سے بدل جائے
سرہانے اگر ہو جائے پھیرا غوث اعظم کا

رہائی مل گئی اس کو عذاب قبر و محشر سے
یہاں پر مل گیا جس کو سہارا غوث اعظم کا

یہ سنتے ہی نکیرین اس پہ کچھ سختی نہیں کرتے
لکھا ہوتا ہے جس کے دل پہ طغرا غوث اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں
فقط اک شرط ہے ہو نام لیوا غوث اعظم کا

فرشتو! روکتے کیوں ہو مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا

یہ قیدی چھوٹ رہے ہیں اس لیے میدان محشر میں
خدا خود بانٹتا ہے آج صدقہ غوث اعظم کا

ٹھکانہ اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم کا

صدائے صور سُن کر قبر سے اُٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا

رسولُ اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن
رسول اللہ کا پیارا ہے پیارا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بے حد کرم مجھ پر
خدا کا، رحمۃ للعٰلمین کا، غوث اعظمُ کا

جمیل قادری سو جان سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

مشق

بلیات:۔ بلائیں، مصیبتیں۔ **غم**:۔ رنج، دکھ، افسوس۔ **افکار**:۔ فکر کی جمع افکار ہے۔ اس کا معنیٰ رنج، غم۔ **مریدی لاتخف**:۔ میرے مرید خوف مت کر۔ **لاج**:۔ عزت، آبرو۔ **مُعَمّہ**:۔ پوشیدہ، مخفی، مبہم۔ **دَارُالشّفاء**:۔ ہسپتال، شفاخانہ۔ **باذنِ اللہ**:۔ اللہ کے حکم سے **شیرخواری**:۔ وہ عمر جس میں بچّہ دودھ پیتا ہے۔ **جاں کندنی**:۔ نزع کی حالت، دم توڑنا۔ **سرہانے**:۔ سرہانے۔ **طغرا**۔ نشانی، علامت۔

لحد :۔ قبر، مزار، تربت، قبر کے اندر کا وہ گڈھا جس میں مردے کو رکھا جاتا ہے۔ مخالف :۔ دشمن، رحمۃ للعٰلمین :۔ سارے عالم کے لیے رحمت۔

منقبت

در شانِ سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از حضرت علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

خفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

ہے تیری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

Scanned with CamScanner

گلشن ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابرِ کرم زور برسنا تیرا

کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغِ عالم
تختۂ گلشنِ فردوس ہے روضہ تیرا

ظلِ حق غوث پہ ہے غوث کا سایہ تجھ پر
سایہ گستر سرِ خدام پہ سایہ تیرا

کیوں نہ بغداد میں جاری ہو تیرا چشمۂ فیض
بحر بغداد ہی کا نہر ہے دریا تیرا

کرسی ڈالی تیری تختِ شہ جیلاں کے حضور
کتنا اونچا کیا اللہ نے پایا تیرا

جب سے تو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر
اولیاء سر پہ قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

محی الدین غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے
اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

مشق

مُحرُومُ :- ناکام، نامید، مایوس۔ خُفتگان :- خفتہ کی جمع ہے جس کا معنیٰ سویا ہوا۔ خوابیدہ۔ بحرِ حقیقت :- حقیقت کا دریا۔ تیراک :- وہ شخص جو اچھی طرح تیرنا جانتا ہو۔ شاداب :- سرسبز، ہرا بھرا، تروتازہ۔ ابرِ کرم۔ بخشش کا بادل۔ مُعطّر :- خوشبودار۔ روضہ :- وہ مقبرہ جس پر گنبد بنا ہوا ہو۔ گلشنِ فردوس :- جنت کا باغ۔ ظلِّ حق :- خدا کا سایہ۔ سایہ گستر :- مہربان، توجہ کرنے والا، حمایت کرنے والا۔ سرِ خدّام :- خادموں کے سر۔ چشمہ :- پانی کا سوتا۔ محی الدّین۔ دین کو زندہ کرنے والا۔ (یہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے۔ مُعینُ الدّین :- دین کی مدد کرنے والا (یہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے۔

منقبت

در شانِ سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ

از حضرت علامہ ابوالبرکات حکیم محمد نعیم الدین صاحب قبلہ صدیقی قادری رضوی گورکھپوری علیہ الرحمۃ متوفی ۷ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

اے امامِ اہلسنت تاجدارِ علم وفن
خوب کی تجدیدِ ملت تو نے اے سرِ چمن

نائبِ شاہِ دنیٰ ہو جانشینِ اولیاء
رونقِ بزمِ طریقت واقفِ سرِ علن

یادگارِ بو حنیفہ غوث اعظم کے شبیہ
نازشِ مردانِ حق ہو زینتِ باغ و چمن

تیرے علم وفن کا ہے وہ دبدبہ جاہ شکوہ
جھک گئے سب تیرے آگے فیلسوفانِ زمن

نقشبندی قادری چشتی سہروردی کے تم
ہو امیرِ کارواں مقبولِ ربِ ذوالمنن

دینِ حق کی خدمت واحیائے سنت کے سبب
اعلیٰ حضرت آپ کو کہتے ہیں سب اہلِ سنن

کیوں نہ ہو چرچا تمہارا باعثِ کیف وسرور
محسنِ ایمان ودیں ہو صاحبِ خلقِ حسن

عظمتِ شانِ نبی کا تم نے وہ خطبہ دیا
جان وتن میں نور آیا بڑھ گئی دل کی لگن

بدنہادوں بدعقیدوں سے ہمیں نفرت ہوئی
اے جزاک اللہ عنا آپ کے ہیں یہ منن

فرش سے پاؤں اٹھا جب تم چلے سوئے جناں
عرش پہ دھومیں مچیں لو آگیا فخرِ زمن

آپ کی حالت کو اک عرصہ ہوا لیکن حضور
ہو وہی خورشیدِ تاباں جس کی پھیلی ہے کرن

عشقِ محبوبِ خدا کی تم کو وہ خوشبو ملی
جس کی بوئے مست سے ہے منفعل مشکِ ختن

مصطفیٰ پیارے کے در سے تم کو وہ شوکت ملی
جس پہ ہوتا ہے نچھاور تاجِ شاہی کا پھبن

بارگاہِ نور سے تم کو وہ تابانی ملی
جس کے آگے ہے خجل دُرِّ عدن لعلِ یمن

اہلِ حق اصحابِ سنت ہیں تمہارے جاں نثار
کینہ پرور اہلِ باطل تم سے رکھتے ہیں جلن

کیا کہوں کیسے سناؤں آپ کو رنج و الم
اہلِ حق ہیں کشمکش میں اور شیطاں ہے مگن

ملتِ بیضا پہ آیا ہے بلاؤں کا ہجوم
ہر طرف اک شور و شر ہے آگیا دورِ فتن

پاسبانِ دین و ملت بے بسی کے ہیں شکار
بحرِ غم میں ہے سفینہ اور دریا موجزن

امتِ خیر الوریٰ ہے بے قرار و اشکبار
اب ذرا پردہ ہٹا کھول دو بندِ کفن

پھر وہی تیرا قدم ہو تیری محفل کی بہار
رنگ لائے گلستاں کافور ہو رنج و محن

بارگاہِ ناز میں حسنِ عقیدت سے حضور
پیش کرتے ہیں سلامی ہم سبھی اہلِ سنن

آپ فرمائیں دعا ہم بینواؤں کے لیے
شر و ضر سے ہو امن حق پہ رہیں ہم گامزن

اے سراپا خیر و برکت رہبرِ حق زندہ باد
پیکرِ رشد و ہدایت خوبرو شیریں سخن

عرض کرتے ہیں سبھی حلقہ بگوشانِ جناب
ہم غریبوں پر رہو دارین میں سایہ فگن

نغمہ سنجی زمزمہ خوانی مرا مقصد نہیں
ہے مجھے محبوب یوں ہی آپ کا ذکرِ حسن

آپ کے اوصاف تک کس کی رسائی ہو بھلا
ہو نبی کے معجزہ بس ختم ہے اس پر سخن

عرض کرتا ہے نعیمؔ قادری باصد ادب!
ہم پہ برساؤ شہا اب خاص نعمت کی بھرن

مشق

تاجدار :۔ بادشاہ، تاج والا۔ تجدید :۔ نئے سرے سے کام شروع کرنا۔ ملت :۔ دین۔ سرو :۔ ایک مشہور سیدھا مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ خوشنمائی کی وجہ سے معشوق کے قد کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ چمن :۔ وہ جگہ جہاں سبزہ پھول وغیرہ ہوئیں۔ شاہِ دنیٰ :۔ طریقت :۔ راستہ، تصوف کی اصطلاح میں تزکیۂ باطن، صوفیوں کا طریقہ جس سے روحانی کمال حاصل ہوتا ہے۔ سر و علن :۔ ظاہر اور باطن۔ نازش :۔ ناز، فخر۔ زینت :۔ زیبائش، خوبصورتی، سجاوٹ۔ دبدبہ :۔ رعب، شان و شوکت۔ جاہ :۔ منصب، عزت، بزرگی۔ شکوہ :۔ رعب، داب، شان و شوکت۔ فیلسوفان :۔ یہ فیلسوف کا جمع ہے۔ معنیٰ ہے، حکیم، دانشمند۔ عالم، فاضل زمن :۔ وقت، زمانہ۔ امیرِ کارواں :۔ قافلے کا سردار۔ ذوالمنن :۔ بخشش اور احسان کرنے والا۔ احیائے سنت :۔ سنت کو زندہ کرنا۔ اہل سنن :۔ سنی جماعت والے لوگ۔ کیف :۔ نشہ، خمار۔ سرور :۔ فرحت، شادی، ہلکا ہلکا نشہ۔ محسن :۔ احسان کرنے والا

عَظمتِ شانِ بھلائی کرنے والا، سخی، فیاض۔ خُلقِ حسن :۔ اچھی عادت۔ عظمتِ شانِ نبی :۔ نبی کی شان کی عظمت۔ بد نہادوں :۔ بدسرشت، بدخو، بدنہاد کی جمع ہے۔ جَزاکَ اللہُ عنّا :۔ بدلہ دے اللہ پاک آپ کو ہم لوگوں کی جانب سے۔ سوئے جناں : جنت کی طرف۔ فخرِ زمن :۔ زمانے کا شان و شوکت۔ رحلت :۔ کوچ، موت، انتقال۔ خورشیدِ تاباں :۔ چمکتا ہوا سورج۔ مُنفعِل :۔ اثر قبول کرنے والا، نادم۔ مشکِ خُتن :۔ خُتن کا مشک۔ (خُتن ایک علاقہ جہاں کا مشک مشہور ہے۔ پھبن :۔ زیبائش، سجاوٹ، آرائش۔ تابانی :۔ روشنی، نور، چمک۔ خجل :۔ شرمندہ، نادم، شرمسار۔ درِعدن عدن کی موتی۔ (عرب کے جنوب مغربی کونے میں ایک چھوٹا سا جزیرہ نما) لعلِ یمن۔ یمن کا لعل۔ جاں نثار :۔ جان قربان کرنے والا، وفادار۔ کینہ پرور :۔ بغض رکھنے والا، حاسد۔ رنج والم :۔ دکھ درد، کشمکش :۔ کھینچا تانی، دشواری، دقت۔ ملّت بیضاء :۔ کنایۃً مسلمان قوم۔ شوروشر :۔ فتنہ فساد، لڑائی جھگڑا، ہنگامہ، بلوہ۔ بے حسی :۔ سفینہ :۔ کشتی، ناؤ۔ اشک بار :۔ آنسو بہانے والا۔ بندِ کفن :۔ کفن کا بندھن۔ کافور ہونا :۔ غائب ہوجانا۔ اڑجانا۔ رنج ومحن :۔ درد، تکلیف، مصیبت، دکھ۔ بینواؤں :۔ فقیروں، بے کسوں۔ شوروشر :۔ جھگڑا، لڑائی۔ گامزن :۔ چلنے والا۔ زندہ باد :۔

جیتے رہو، سلامت رہو۔ **پیکر رشد وھدایت** :۔ رشد و ہدایت کے پیکر۔ **حَلقہ بگوشاں** :۔ غلامی اور اطاعت کرنے والے۔ **خوبرو** :۔ خوبصورت، حسین، جمیل۔ **سایہ فگن** :۔ حفاظت یا مدد کرنے والے۔ **نغمہ سنجی** :۔ ترنم، گیت گانا۔ **زمزمہ خوانی** :۔ راگ گانے والا۔ **محبُوب** :۔ پیارا۔ **اَوصاف** :۔ وصف کی جمع۔ معنیٰ: کمال، ہنر، جوہر۔ **مُعجزہ** :۔ جو انسانی طاقت سے باہر ہو۔ وہ خلاف قانونِ قدرت بات جو نبی سے ظاہر ہو۔ **شہا** :۔ اے بادشاہ۔

منقبت

در شانِ تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم

عَلیھما الرّحمۃ وَالرضوان

از۔ حکیم قدرت اللہ صاحب نوری اشرف بریلوی۔

جانشینِ بوحنیفہ کیا ہوا ملتا نہیں — نائبِ غوث الوریٰ شانِ رضا ملتا نہیں
صورت و سیرت میں ایسا رہنما ملتا نہیں — یعنی تنویرِ رخِ احمد رضا ملتا نہیں!
جس کو دستارِ ولایت شیرخواری میں ملی — وہ ہمیں نوری میاں کا لاڈلا ملتا نہیں

Scanned with CamScanner

جس کے دامن کی ہوا میں تھا سکونِ زندگی
وہ طبیبِ اُمتِ خیر الوریٰ ملتا نہیں

جس نے گمراہوں کو راہِ حق دکھائی رات دن
وہ انیس ملتِ خیر الوریٰ ملتا نہیں

جس کے کردار و عمل سے فیض پاتا تھا جہاں
ایسا کوئی نائب غوث الوریٰ ملتا نہیں

دین و ملت کے لیے تھی وقف جس کی زندگی
ایسا حامی دین کا اب دوسرا ملتا نہیں

جس کی سیرت کے اجالے میں ملے راہِ نجات
ایسا کوئی پیکر رشد و ہدیٰ ملتا نہیں

جذب ہو جس کی نگاہوں میں جمالِ مصطفےٰ
ایسا کوئی شیخ کامل دوسرا ملتا نہیں

خُلق میں ایثار میں اور سیرت و کردار میں
مفتیٔ اعظم کا ثانی دوسرا ملتا نہیں

اُسوۂ سرکار تھا جس کا لباسِ زندگی
ایسا شیدائے حبیب کبریا ملتا نہیں

جس کے چہرے سے ہو ظاہر جلوۂ غوث الوریٰ
ایسا کوئی آئینہ اب دوسرا ملتا نہیں

ہر عمل جس کا شریعت کے مُطابق ہو رہا
وہ طریقت آشنا مردِ خدا ملتا نہیں

سُنیت کی آبرو رکھی ہے جس نے ہر نفس
وہ امام اہلسُنت باخدا ملتا نہیں

جس کے آگے زورِ باطل لرزہ براندام تھا
وہ مجاہد مردِ مومن کیا ہوا ملتا نہیں

سائلو! دوڑو چلو مے خانۂ نوری کھلا
کون کہتا ہے دلی ہر مدعا ملتا نہیں

تھی نظر جس کی غلاموں پہ بہ اندازِ کرم
وہ ہمیں اشرفؔ رضا کا لاڈلا ملتا نہیں

Scanned with CamScanner

مشق

جَانشِین :۔ جگہ پر بیٹھنے والا، خلیفہ، نائب۔ تنویر :۔ روشنی، نور، چمک۔ طبیب :۔ حکیم، علاج کرنے والا۔ انیس :۔ انس رکھنے والا۔ محبت کرنیوالا۔ کردار :۔ طرز، طریقہ، چلن، خصلت۔ حَامِئ دین :۔ دین کا مددگار، دین کا حمایتی۔ خُلق :۔ عادت، خصلت۔ اس کا جمع اخلاق ہے۔ جذب :۔ کشش، کھچاوٹ۔ ایثار :۔ قربانی۔ آشنا :۔ واقف کار، شناسا۔ ھرنفس :۔ ہر سانس، ہردم، ہر گھڑی۔ ھرمُدَّعا :۔ ہر مطلب، ہر مقصد، ہر خواہش۔ اندَازِکرم :۔ بخشش کا انداز۔ لرزہ براندَام :۔ وہ جس پر کپکپی طاری ہو۔ کانپنے والا۔

منقبت

درشانِ رئیس الاتقیا محبوبِ اصفیا حضور بدر العلما مصنفِ کتاب ہٰذا

علیہ الرحمۃ (بموقع عرس چہلم حضور بدرِ ملت)

از۔ حضرت علامہ ابوالبرکات حکیم محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مُقتدائے اہلسُنت ہم سے رخصت ہوگئے
آہ وہ میرِ شریعت ہم سے رخصت ہوگئے

جن کو عشقِ مصطفٰے نے لے لیا آغوش میں
وہ شہیدِ عشق و الفت ہم سے رخصت ہوگئے

شانِ دُرویشی عیاں تھی جن کے حال وقال سے
آہ وہ شیخِ طریقت ہم سے رخصت ہوگئے

مفتیٔ اعظم کے پیارے بزمِ رضوی کے نقیب
بدرِ دین و بدرِ ملت ہم سے رخصت ہوگئے

Scanned with CamScanner

عندلیبانِ چمن ہیں بے قرار و اشکبار !!
باغبانِ اہلسنّت ہم سے رخصت ہو گئے !!

جن کی علمی شخصیّت کا ہے زمانہ معترف
آہ وہ علمی جلالت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کا فتویٰ اور تقویٰ واجب تقلید ہے
آہ وہ زیب امامت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کے علم و فضل کا شہرہ ہے ہند و پاک میں
آہ وہ بدر فضیلت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی تصنیفات کے مرہونِ منت ہیں سبھی
آہ وہ سرتاجِ ملت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی حق گوئی صَداقت پہ جھکا باطل کا سر
آہ وہ دُرِ صَداقت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کا صبر و حلم تھا آئینۂ سبطِ رسُول
آہ وہ جانِ مُروّت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی بخشش اور فیاضی تھی رشکِ اہلِ دل
آہ وہ جود و سخاوت ہم سے رخصت ہو گئے

Scanned with CamScanner

لاورب العرش تھے وہ پیکرِ لطف و کرم
آہ وہ کنزِ عنایت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کا ارشاد و عمل تھا مشعلِ راہِ نجات
آہ وہ شمعِ ہدایت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی پاکیزہ مقدس شخصیت تھی ظلِ حق
وہ مقدس پاک طینت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کے وعظ و پند میں تھا جذبۂ احیائے حق
وہ حیاتِ قوم و ملت ہم سے رخصت ہو گئے

اے نعیم قادری کہہ دے یہ تاریخِ وصال
وہ معظم تھے بعظمت ہم سے رخصت ہو گئے

مشقِ سبق

مقتدا :- پیشوا، رہنما۔ **آغوش** :- گود، بغل۔ **شہید** :- عاشق، فدا، قربان۔ **درویشی** :- فقیروں کی طرح رہنا۔ **نقیب** :- تشہیر کرنے والا، خبر دینے والا، بادشاہ کی سواری کے آگے آگے آواز لگانے والا۔ **عندلیبانِ چمن** :- باغ کی بلبلیں۔ **باغبان** :- باغ کا محافظ۔ **معترف** :- اعتراف کرنیوالا،

اقرار کرنے والا۔ جلالت: بزرگی، عظمت، شان و شوکت، دبدبہ۔
تقلید: پیروی، کسی کے قدم بقدم چلنا۔ بدرِ فضیلت: علم و فضل کا
چاند۔ سرِ تاجِ ملت: دین کے آقا۔ باطل: جھوٹ، بے اصل، غلط
ناحق۔ دُرِّ صداقت: سچائی کی موتی۔

مُصطفٰے خیرُ الوریٰ ہو

ازسرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصطفٰے خیرُ الوریٰ ہو
سرورِ ہر دوسرا ہو

اپنے اچھوں کا تصدّق
ہم بدوں کو بھی نباہو

کس کے پھر ہو کر رہیں ہم
گر تمہیں ہم کو نہ چاہو

بد کریں ہر دم بُرائی
تم کہو ان کا بھلا ہو

ہم وہی بے شرم و بد ہیں
تم وہی کانِ حیا ہو

عمر بھر تو یاد رکھا
وقت پر کیا بھولنا ہو

وقتِ پیدائش نہ بھولے
کیفَ یَنسیٰ کیوں قضا ہو

تم کو غم سے کیا تعلق!   بے کسوں کے غمزدہ ہو
حق درود دیں تم پہ بھیجے   تم مدام اس کو سراہو
وہ عطا دے تم عطا لو   وہ وہی چاہیں جو چاہو
برتو او پاشد تو برما   تا ابد یہ سلسلہ ہو

کیوں رضا مشکل سے ڈریے
جب نبی مشکل کشا ہو!

عله
سُنّیم من نعرہ اللہ اکبر می زنم + دم ز بوبکر و عمر عثمان و حیدر می زنم
قادریم نعرہ یا غوث اعظم می زنم
دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

پیغام شیر بیشۂ اہلسنّت علیہ الرحمۃ والرضوان

عہ

اے مسلمانو! اٹھو دین کی حفاظت کے لیے
کوششیں دل سے کرو مذہب و ملت کے لیے

کوشش کفار ہے دیں کی اہانت کے لیے
غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کے لیے

مصطفیٰ کی بھولی بھیڑو! بھیڑیوں سے تم بچو!
جو کرے توہین اللہ و نبی کی دوستو!

اپنے ایماں کی حفاظت ان کے حملوں سے کرو
غوث اعظم ہیں مدد پر ان کا دامن تھام لو

فرض ہے پہلے عقائد کی درستی مومنو!
پھر کرو کوشش نمازوں کے لیے تم مومنو!

مصطفیٰ کے دین پر ثابت قدم گر تم رہو
اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ قول حق ہے غالب تم رہو

مومنو! رب ہے تمہارا خالق ارض و سما
سنیو! آقا تمہارے ہیں محمد مصطفیٰ عہ

قادریو! تم کو مژدہ سر پہ ہیں غوث الوریٰ
رضویو! خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا

محفل میلاد اقدس مستحب ہے، اور ثواب!
جو مسلماں اس میں آئے بخشا جائے بے حساب

شرک ٹھہراتا ہے اس کو نجدی خانہ خراب
سنیو! نجدی سے رکھو احتراز و اجتناب!

اے عبید قادری محشر میں تجھ کو خوف کیا
جب شفاعت کرنے والے ہیں حبیب کبریا

دو جہاں میں سر پر سایہ ہے جناب غوث کا
نزع و محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا

عہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

Scanned with CamScanner

مدارسِ اسلامیہ پر بدرِ ملّت کا احسانِ عظیم

از علامہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی صدر سنّی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف راجستھان۔

اس بھری دنیا میں انسانوں کی کمی نہیں نام کے انسان تو جتنا تلاش کروگے اتنے ہی مل جائیں گے کہ ان سے برتاؤ کرنا خود ایک مسئلہ بن جائے گا۔ مگر اس کثیر انسانوں کی بھیڑ میں ایسے راسخ العقیدہ کامل الایمان مرد مجاہد وفادارِ دین وملت کی طلب میں بڑا سرگرداں ہونا پڑے گا تب جاکر کوئی اپنے مقصد طلب میں کامیاب ہوگا۔ افراد کی جمعیت میں وہ حضرات قابل ستائش ہیں جنہوں نے اپنی حرکت وعمل سے دین وسُنیت کی اشاعت کے لیے فکری تحریک کو فروغ دیا

سلام اس پیکر اخلاص کو جس نے خلوص کے چراغ جلائے۔ سلام اس پیکر صداقت پر جس نے صدق وصفا کی شمع روشن کی۔ سلام اس عالم ربانی کو جس نے علم کی آبرو رکھی۔ سلام اس عامل شریعت کو جس نے قدم قدم پر عملی نقوش چھوڑے۔ سلام اس مفتیٔ اسلام کو جس نے شانِ افتاء کی ہر طریقہ سے حفاظت

کی۔ سلام اس شیخ طریقت کو جس نے مسند ارشاد و ہدایت کو کبھی زمانہ کے طوفان سے داغدار نہ ہونے دیا۔ سلام اس نادر مصنف پر جس کی تحریر کی ہر ہر سطر سے حق و صداقت اور ہدایت کی خوشبو مہک رہی ہے۔ سلام ملت کے اس عظیم سپوت کو جن کی وفات کی خبر سن کر اکابر علمائے کرام کی چشمان مبارک سے آنسوؤں کے قطرات موتی بن کر ٹپکنے لگے۔ میری مراد پیکر رشد و ہدایت حامیٔ اہلسنت ماحیٔ فتن باطلہ عالم باعمل مفتی بے بدل حضرت علامہ شاہ مفتی محمد بدر الدین احمد قادری رضوی نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات ہے جن کی حیات و خدمات آج جماعت اہلسنت میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

علامہ موصوف حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے شعر

خدا را بر آں بندہ بخشائش است!! [1]

کہ خلق از وجودش در آسائش است (بوستاں[2] ص۸۷)

کے حقیقی مصداق تھے اس لیئے آپ کے وجود مسعود سے لاکھوں افراد فیضیاب ہوئے۔ علمی اور عملی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ وہ علم و حکمت کی انجمن تھے۔ آج بظاہر وہ ہم میں موجود نہیں مگر ان کی ایک ایک خوبی رہ رہ کر یاد آ رہی ہے۔ وہ ایسے چراغ تھے جن سے ہزاروں چراغ روشن ہو گئے وہ ایک باکمال مدرس تھے جن کے علمی فیض نے سیکڑوں باصلاحیت مدرس پیدا

[1] ترجمہ:۔ اس بندہ پر اللہ عزوجل کا انعام ہے۔ کہ مخلوق جس کے وجود سے آرام میں ہے۔

کردیئے ۔ ان کی زندگی کے کئی یادگاری نمونے ہیں، انمٹ نقوش ہیں ۔ ملت کے سعادت مند افراد ضرور ضرور اس باوفا خداترس عاشق رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرتے رہیں گے ۔

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا

یوں تو میری نگاہ میں ان کے بہت سے بے مثال کارنامے ہیں لیکن مدارس اسلامیہ کے لیے سُنّی تعلیمی نصاب بنام "تعمیر ادب" (چھ حصے) علامہ موصوف کا وہ عظیم اور نادر روزگار کارنامہ ہے جو ناقابل فراموش ہے ۔ حالاں کہ علامہ موصوف کے مرتبہ نصاب سے پہلے بھی اہلسنت کے علماء کرام نے بڑے اچھے انداز میں نصاب تیار کیا اور ان کی کاوشیں بھی قابل تعریف ہیں ۔ مولیٰ اسے شرف قبول عطا فرمائے ۔

(آمین)

مگر جو خوبی اور بے مثالی ادب و علم کا مجموعہ حضرت کا مرتبہ نصاب ہے اس کی مثال انگوٹھی کے نگینہ جیسی ہے ۔ وقت کی نباضی جو اس میں ہے وہ بہت نرالی ہے ۔ سُنیت کے جو جام اس میں پلائے گئے ہیں اس سے عشق کی مستی طاری ہوتی ہے ادب کے جو درس اس میں دیئے گئے ہیں عقیدت و محبت میں اپنی مثال آپ ہیں ۔ باطل فرقوں کا گھراؤ اس طور پر کیا گیا ہے کہ اسے مقید

کر کے ساکت و جامد کر دیا گیا ہے۔ عصری علوم نے خلاف اسلام جو افکار پھیلائے تھے ان کا ابطال کر کے ایمانی چاشنی سے طلبہ کو آراستہ کر دیا گیا تاریخی نمونے بایں طور پیش کئے گئے ہیں کہ متعلم میں تاریخی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مشقی سوالات میں علمی گتھیوں کو سلجھا دیا گیا ہے۔ ہر حصہ میں نعتِ رسول پاک علیہ السّلام سے حبّ رسول اکرم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی شراب بھر بھر کر پلائی گئی ہے۔ مجموعی طور پر اس نصاب کو پڑھ کر سمجھنے والا پختہ سنّی ہو جاتا ہے بلکہ مکّار و عیّار کو جواب دینے کا حوصلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے میری نظر میں سب سے بہتر اور عمدہ اور اہم نصاب ہے۔ ہر جگہ اسے جاری کیا جائے۔ راجستھان کے اکثر مدارس میں یہ نصاب جاری و ساری ہے۔ آپ کا یہ کارنامہ جماعت اہلسنّت پر بہت بڑا احسان ہے آنے والی نسلوں کے لیے باطل کی پر فریب چال و جال سے محفوظ کرنے کا ایک ایمانی و روحانی حصار قائم کر دیا گیا ہے۔ اسے عام سے عام تر کیا جائے۔ آپ کا روحانی فیض گھر گھر پہنچایا جائے۔ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے

حضرت مولانا عبدُالصّمد صاحب قادری رضوی خلیفۂ حضور بدرِملّت

علیہ الرحمۃ لائق مبارک باد ہیں کہ انھوں نے قبلہ موصوف علیہ الرحمۃ کے قلمی جواہر پارے طباعت کر کے دور دور تک پھیلانے کا بیڑا اٹھایا ہے اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے یہ سعادت مندی کا طریقہ وطیرہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس مشن میں خوب، خوب کامیابی عطا فرمائے۔ امید سے زیادہ کامرانی عطا فرمائے حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر صبح قیامت تک اپنی رحمتوں کے پھول برسائے۔ ان کے طفیل ہم غربائے اہلسنت کے ایمان و آبرو جان و مال کی حفاظت کے ساتھ آخری وقت کلمۂ حق نصیب فرمائے (آمین ثم آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم الف الف مرۃ بعدد کل ذرّۃ۔

ولی محمد رضوی عفی عنہ

خادم سنّی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف راجستھان

شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

نوٹ:۔ مذکورہ بالا مضمون "معارف بدر العلما" میں شامل کرنے کے لیے مفتی صنا قبلہ نے ماہ شعبان ۲۱ھ میں رفیع گنج روانہ کیا تھا بفضلہٖ تعالیٰ مذکورہ نمبر کی تیاری جاری ہے مولائے کریم اس میں عظیم کامیابی مرحمت فرمائے۔ فقط قادری۔

مصنف علیہ الرحمۃ کے دو نصیحت آموز مکتوب

از بڑھیا ۱۱ ربیع الاول شریف ۱۴۱۰ھ

بنام محمد اسلام صاحب بمبئی

برادر ایمانی محمد اسلام خاں وعلیکم السّلام ثم السّلام علیکم

آپ کا لفافہ ملا۔ غلام غوث رمنگرا والے کے پاس دین و ایمان کی حفاظت کے لیے ایک عدد تعویذ بھیج رہا ہوں۔ مولانا محمد یونس خانصاحب سے اس تعویذ کی نقل تیار کرا کر آٹھ عدد تعویذ آپ کو دیا جائے

اگر آپ بیوی والے ہیں تو بیوی کو پردہ میں رکھیے۔ غیر مرد کے سامنے ہرگز ہرگز نہ ہوں۔ اور اپنے بچوں کو خدا و رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سکھائیے۔ ان کو بچپن ہی میں نماز کی تعلیم دیں اور تاکید رکھیں کہ آپ کی بیوی نماز پڑھے۔ حیا باختہ بے پردہ عورت کو اپنی بیوی کے پاس نہ آنے دیں۔ بمبئی کی دنیا میں عورتوں لڑکیوں کا حال بہت برا ہے۔ دین کا تقاضا ہے کہ اپنے بال بچوں کو جہنم سے بچاؤ ان کو اسلامی راستے پر چلاؤ۔

ان کو خلاف شرع لباس پہننے سے روکو

غلام غوث کو ساتھ لے کر آپ مولانا محمد یونس صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام پیش کریں اور ان سے وضو صحیح کرائیں۔ فقط والسّلام

بدرالدین احمد

رمضان المبارک سنہ ۱۴۰۶ھ

از بڑھیا

بنام والدہ اورنگ زیب بھائی یار علوی رمنگرہ ضلع گونڈہ

جناب والدہ صلاح الدین (برادر اورنگ زیب)

سلام مسنون!

مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے لڑکے علاء الدین کا رشتۂ نکاح کسی وہابی مسلک کی لڑکی سے قائم کیا جارہا ہے۔ سنی مذہب کے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہابی مذہب والے کے یہاں رشتہ قائم کرنا حرام سخت حرام ہے۔ آپ براؤں شریف کی خانقاہ سے مرید ہیں۔ علاء الدین کے والد جناب کمال الدین صاحب حضرت خلیفہ صاحب سے مرید ہیں۔ سنی پیر سے مرید ہوتے ہوئے سرکار مدینہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن وہابیوں سے نکاح کا رشتہ قائم کرنا یہ کیسے گوارہ ہوسکتا ہے! ماں ہونے کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے لڑکے علاء الدین کو اپنا فیصلہ سنادیں کہ بیٹا! وہابی کے یہاں رشتہ نہیں کرنا ہے۔ اگر تو نہیں مانے گا تو میں تجھ سے الگ ہوجاؤں گی۔ میں تجھے چھوڑ دوں گی۔ مگر پیارے مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کا دامن نہیں چھوڑوں گی۔ ضد میں آکر اپنا ایمان برباد نہیں کرنا ہے۔

فقط والسلام۔

بدر الدین احمد

عظیم خوشخبری

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینؔ اعلان کے مُطابق تعمیرادب کے مکمل حصے تصحیح کتابت کے ساتھ منظرِعام پر آگئے ہیں اوراس کے ساتھ ہی ساتھ حضور بدرالعلماء کی تصنیف "تعمیرقواعد" حصہ اول و دوم جو اردو قواعد میں ایک نادر اور نایاب تحفہ ہے۔ وہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکارِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء مع تصحیح کتابت فاروقیہ بک ڈپو مٹیا محل دہلی ۶ کے ذریعہ چھپ گئی ہے۔

افادۂ مسلمین کی خاطر اس حصہ پنجم کے آخر میں بطور ضمیمہ ضروری معلومات کے عنوان سے کچھ مفید تحریر کا اضافہ کیا گیا ہے اوراس کے ساتھ علمائے ربانیین کی تحریر فرمودہ کچھ نعتوں اور منقبتوں کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ فرزندان اہلسنت حفظ کرکے میلاد شریف، عرس اور نیاز وغیرہ کی محافل میں پیش کرکے ایمان تازہ کریں اور سب سے اخیر میں محبِّ گرامی حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ صدر سنی تبلیغی جماعت باسنی راجستھان کا حضور بدرِ ملت پر تحریر

فرمودہ مضمون "مدارس اسلامیہ پر بدر ملت کا احسان عظیم" بھی شامل کتاب کیا گیا ہے تاکہ مصنّف علیہ الرحمۃ کے کچھ حالات سے قارئین آگاہ ہوں۔ مولائے کریم اس خدمت دینی کو بطفیل سرکار مصطفیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام قبول فرمائے اور ہم سب کے لیے مغفرت اور بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ اور اس دینی کام میں جن جن حضرات نے حصّہ لیا اور اپنا تعاون پیش کیا ان سب کو بالخصوص محترم المقام حضرت مولانا مفتی غلام محیُ الدّین صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ العالی بانیٔ مدرسہ غوثیہ بدر العلوم اور بدر القرآن بہرائچ شریف کو اجر جزیل اور جزائے جمیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ بجاہِ سَیِّدِ المُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ۔ فقط۔

گدائے کوئے رضوی۔ عبد الصّمد القادری خادم مدرسہ گلشن رضا رضا نگر کولمبی ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

۱۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

ایک ضروری اعلان

تعمیر ادب مکمل سیٹ آج کئی سالوں سے ناشرین کی لاپرواہی کی وجہ سے کتابت کی غلطیوں سے پٹا ہوا چھپ رہا تھا فقیر قادری نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود مولیٰ تبارک و تعالیٰ کے فضل اور سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے پرانے نسخوں سے ملا ملا کر تصحیح کرنے کے بعد کہنہ مشق کاتب سے اپنی نگرانی میں کتابت کروانے کے بعد ہندوستان میں مدرسہ قادریہ رضویہ سید العلوم مقام چمن شاہ کٹھور صفدر گنج ضلع بارہ بنکی یوپی کے ذریعہ طبع کروایا جو موجودہ تمام نسخوں کے مقابلے میں صحیح ترین اور اضافہ شدہ نسخہ ہے۔

لہٰذا تعمیر ادب کتاب خریدتے وقت تصحیح شدہ نسخے کو خریدیں اس کتاب کی اہمیت کا پتہ حضور مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمہ کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے جو مضامین بدر ملت کے صفحہ ۱۵ پر مرقوم ہے۔ "اہلسنت و جماعت کے چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لیے کوئی نصاب نہ تھا اس لیے مکاتب و مدارس اہلسنت میں صلح کلیوں اور بدمذہبوں کی گمراہ کن کتابیں پڑھائی جا رہی تھیں تو حضرت مولانا بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی قدس سرہ نے اردو زبان کی تعلیم کے لیے تعمیر ادب لکھا اور دینیات کی تعلیم کے لیے مجھ سے نورانی تعلیم لکھوایا جو بحمدہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئیں اور ہند و پاک کے علاوہ افریقہ امریکہ اور فرانس و برطانیہ وغیرہ میں بھی داخل نصاب ہو چکی ہیں"

المعلن فقیر عبد الصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی
مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)
۲۵ ربیع الاول شریف ۱۴۲۶ھ مطابق ۵ مئی ۲۰۰۵ء بروز پنجشنبہ مبارکہ۔

MADARSA QADRIYA RAZVIA SAYYED-UL-ULOOM
Safdarjang
Barahbanki
(U.P.)

Scanned with CamScanner

طالبِ دُعا
محمّد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

+916204351217

5:28 pm ✓

Scanned with CamScanner